بسم اللہ الرحمن الرحیم ۷۸۶ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

صدّقت الرؤیا انا کذالک نجزی المتصدقین

(ہمنے تیری رویا کی سچائی کو ظاہر کر دیا۔ اسی طرح ہم تصدیق کرنیوالوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔) (الہام الٰہی بر مسیح موعودؑ)

کتاب

مکاشفات

مع تعبیر نامہ خواب

یعنی

حضرت مسیح موعودؑ و مہدی معہود و حجۃ اللہ فی الارض جری اللہ فی حلل الانبیاء
سیدنا و مرشدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام و علیٰ آلہ و اصحابہ

کے

جملہ رویا و کشوف حضور مغفور کی کتابوں، اشتہاروں و دیگر تحریروں

سے

خاکسار ابو الفضل محمد منظور الٰہی احمدی جنجوعہ خلف میاں محمد خاں صاحب مرحوم و مغفور

نے

بعہد خلیفۃ المومنین صدیق ثانی علامہ دوراں حامی دین متین سیدنا و مولنا
حاجی الحرمین الشریفین حضرت حکیم مولنا مولوی نور الدین صاحب بھیروی ثم القادیانی

ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۳۱ ہجری المقدس مطابق ماہ جون سنہ ۱۹۱۳ء و سنہ ۲۶ احمدی میں

جمع و مرتب کر کے

اسٹیم پریس لاہور میں حافظ مظفر الدین صاحب کے اہتمام سے چھپوایا

تعداد جلد (۱۰۰۰) قیمت ۴ر

مکرّم برادران

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ :- جیسا کہ میں اپنا ارادہ ظاہر کر چکا تھا۔ **البشریٰ** جلد دوم کے ساتھ ہی بقیہ تمام رویا شائع کرنے کا خیال تھا۔ مگر دوسری جلد کی خلاف توقع حجم کی زیادتی نے مجبور کر دیا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے جملہ رویا و کشوف وغیرہ علیحدہ ہی شائع کر دیئے جاویں تاکہ جو مقصد ان کی اشاعت سے ہے یعنی جماعت کے حصہ کثیر کو اس کا فائدہ پہنچانا وہ پورا ہو جاوے۔ ہماری جماعت ایک غربا کی جماعت ہے اس لئے اپر زیادہ قیمت کی کتاب کا بوجھ ڈالنا مجھے ناپسند معلوم ہوا۔ کیونکہ پیشتر ہی سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے سبب سے قوم پر چندوں کا بوجھ ہے +

البشریٰ جلد دوم کا پہلا حصہ یعنی صرف الہامات علیحدہ چھپ رہے ہیں اور امید ہے کہ انشاء اللہ دو ایک ماہ کے اندر اندر شائع ہو جاوینگے۔ کوشش ہو رہی ہے کہ ہر ایک الہام کی تشریح اس کے ساتھ ہی حتی الوسع حضرت اقدسؑ کے اپنے الفاظ میں دیجاوے تاکہ ہماری جماعت کے نئے ممبروں کو استفادہ پہنچے۔ اور پرانے بھائی اپنے ایمان کے نور کو جلا دے سکیں +

اگر احباب کرام میری اس ناچیز کوشش کی تکمیل میں بذریعہ

کثرت اشاعت مدد دیں

تو انشاء اللہ میں ڈائری حضرت مسیح موعودؑ کو بھی جلد شائع کرنے کے قابل ہو سکونگا۔ ورنہ آہستہ آہستہ تو یہ کام ہو ہی رہا ہے۔ والسلام +

خاکسار محمد منظور الٰہی انچارج تارگھر محکمہ ریلوے۔ نولکھا لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

البشریٰ جلد دوم حصہ دوم

رؤیا و کشوف حضرت مسیح موعودؑ

(۱) ۱۲ر اکتوبر ۱۹۰۲ء کو الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے" پھر فرمایا کہ پھر مجھے کشفی رنگ میں وہ بادشاہ دکھائے بھی گئے وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور چھ سات سے کم نہ تھے (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۸ صفحہ ۱۰-۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۲ء)

(۲) ۳۰ر نومبر ۱۹۰۵ء فرمایا۔ میرے ایک چچا صاحب فوت ہو گئے تھے عرصہ ہوا مینے ایک مرتبہ انکو عالم رؤیا میں دیکھا۔ اور اُن سے اس عالم کے حالات پوچھے کہ کس طرح انسان فوت ہوتا ہے اور کیا ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ اُسوقت عجیب نظارہ ہوتا ہے جب انسان کا آخری وقت قریب آتا ہے۔ تو دو فرشتے جو سفید پوش ہوتے ہیں سامنے آتے ہیں۔ اور وہ کہتے آتے ہیں مولا بس! مولا بس۔ اور پھر وہ قریب آکر دونوں انگلیاں ناک کے آگے رکھدیتے ہیں اور کہتے ہیں "اے روح جس راہ سے آئی تھی اُسی راہ سے واپس نکل" (الحکم جلد ۹ نمبر ۴۳ صفحہ ۲ مطبوعہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۵ء)

(۳) ایک بار ہم نے کرشن جی کو دیکھا کہ وہ کالے رنگ کے تھے اور پتلی ناک کشادہ پیشانی والے ہیں کرشن جی نے اُٹھکر اپنی ناک ہماری ناک سے اور اپنی پیشانی ہماری پیشانی سے ملاکر چسپاں کردی (الحکم جلد ۲ نمبر ۷ صفحہ ۱، ۱۸۹۸ء)

(۴) مجھے یاد ہے کہ شاید چوبیس برس کا عرصہ گزرا ہوگا۔ کہ مینے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک جگہ شیطان سیاہ رنگ اور بدصورت کھڑا ہے۔ اول اس نے میری طرف توجہ کی اور مینے اسکے منہ پر طمانچہ مارکر کہا کہ دور ہو اے شیطان تیرا مجھ میں حصہ نہیں اور پھر وہ ایکدوسرے کی طرف گیا اور اسکو اپنے ساتھ کرلیا اور جس کو ساتھ کرلیا۔ اس کو میں جانتا تھا۔ اتنے میں آنکھ کھل گئی۔ اسی دن یا اسکے بعد اس شخص کو مرگی پڑی جس کو مینے خواب میں دیکھا کہ شیطان نے اسکو ساتھ کرلیا تھا اور صرع کی بیماری میں گرفتار ہوگیا۔ اس سے مجھے یقین ہوگیا کہ شیطان کی ہمراہی کی تعبیر مرگی ہے (نور القرآن حصہ دوم صفحہ ۸۲ حاشیہ بار دوم ۱۸۹۶ء)

(۵) ۳۰ جون ۱۹۰۴ء۔ فرشتوں پر ذکر چل پڑا۔ تو حضور ع نے فرمایا کہ یہ خواب میں ہمیشہ خوبصورت لڑکوں کی صورت و شکل میں نظر آتے ہیں۔ اس پر حضور ع نے اپنے چند ایک سابقہ رؤیا بیان فرمائے جو حسب ذیل ہیں ایک فرشتہ ایک چبوترہ پر بیٹھا ہے اور ایک عجیب روٹی نان کی مثل چمکتی ہوئی اُسکے ہاتھ میں ہے وہ روٹی بہت ہی عمدہ اور اعلیٰ قسم کی نظر آتی ہے مجھے وہ روٹی دیکر کہتا ہے کہ یہ تمہارے لئے اور تمہارے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے اس رؤیا کو عرصہ قریباً ۳۰ سال کا ہوگیا ہوگا (البدر جلد سوم نمبر ۲۷ صفحہ ۴ مطبوعہ ۱۶۔ جولائی ۱۹۰۴ء)

(۶) ۱۳ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ حضرت اقدس ع نے بعد نماز مغرب فرمایا کہ شاید کوئی ۳۰ برس کا عرصہ گزرا ہوگا۔ کہ مینے ایک خواب دیکھا کہ اب جس مقام پر مدرسہ کی عمارت ہے (ڈھاب کے کنارے پر) وہاں بڑی کثرت سے بجلی چمک رہی ہے فرمایا۔ بجلی چمکنے کی یہ تعبیر ہوتی ہے کہ وہاں آبادی ہوگی (اخبار البدر جلد اول نمبر ۸ صفحہ ۵۸)

(۷) مینے ایک مرتبہ رؤیا دیکھا۔ کہ میرے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے مینے ایک شخص کو دیا کہ اسے پڑھو تو اس نے کہا کہ اسپر اواھن لکھا ہوا ہے مجھے اس سے کراہت آئی مینے اسے کہا کہ تو مجھے دکھا جب مینے پھر ہاتھ میں لیکر دیکھا تو اُس پر لکھا ہوا تھا اردت ان استخلف فخلقت آدم (ترجمہ) مینے ارادہ کیا کہ خلیفہ مقرر کروں پس مینے آدم ع کو پیدا کیا (الحکم جلد ۵ نمبر ۴۴ صفحہ ۲ مطبوعہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء)

(۸) ایک کشف میں دیکھا کہ ایک فرشتہ میرے سامنے آیا اور وہ کہتا ہے کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں۔ تب مینے اسکو کہا کہ تم کہاں سے آئے ہو تو اسنے عربی زبان میں جواب دیا اور کہا کہ

جئت من حضرت الوتر

یعنی میں اسکی طرف سے آیا ہوں جو اکیلا ہے تب میں اسکو ایک طرف خلوت میں لے گیا اور مینے کہا کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں مگر کیا تم بھی پھر گئے تو اسنے کہا کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں تب میں اس حالت سے منتقل ہوگیا (الحکم جلد اول نمبر اول صفحہ ۸ مطبوعہ ۸۔ اکتوبر ۱۸۹۷ء)

(۹) دو دفعہ ہمنے رؤیا دیکھا کہ بہت سے ہندو ہمارے آگے سجدہ کرنیکی طرح جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اوتار ہیں اور کرشن ہیں اور ہمارے آگے نذریں دیتے ہیں (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۵ صفحہ ۸ مطبوعہ ۲۴۔ اپریل ۱۹۰۲ء)

(۱۰) ہمنے کشف میں دیکھا کہ قادیان ایک بڑا عظیم الشان شہر بنگیا۔ اور انتہائی نظر سے بھی پرے تک بازار نکل گئے اونچی اونچی دو منزلی چو منزلی یا اس سے بھی زیادہ اونچے اونچے چبوتروں والی دکانیں عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں اور موٹے موٹے سیٹھ بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کو رونق ہوتی ہے بیٹھے ہیں۔ اور ان کے

آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں روپوں اور اشرفیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں۔ اور قسما قسم کی دکانیں
خوبصورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں یکے بگھیاں ٹم ٹم فٹن پالکیاں گھوڑے شکرم پیدل اسقدر بازار میں
آتے جاتے ہیں کہ مونڈھے سے مونڈھا بھڑ کر چلتا ہے اور راستہ بمشکل ملتا ہے۔ (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۵ صفحہ ۸
مطبوعہ ۲۴-اپریل ۱۹۰۲ء)

(۱۱) حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ کا قول ہے کہ رأیت ربی علےٰ صورۃ ابی یعنے مینے اپنے رب کو
اپنے باپ کی شکل پر دیکھا مینے بھی اپنے والد صاحب کی شکل پر اللہ تعالےٰ کو دیکھا۔ انکی شکل بڑی بارعب
تھی۔ انہوں نے ریاست کا زمانہ دیکھا ہوا تھا۔ اسلئے بڑے بلند ہمت اور عالی حوصلہ تھے۔ غرض مینے دیکھا
کہ وہ ایک عظیم الشان تخت پر بیٹھے ہیں اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ خدا تعالےٰ ہے (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۷ صفحہ ۷
مطبوعہ ۱۰ مئی ۱۹۰۲ء) یہ تمام خدا تعالےٰ کے تمثلات ہوتے ہیں ورنہ وہ تو جسم سے پاک ہے پیغمبر خداؐ
نے ایکدفعہ خدا کا ہاتھ اپنے شانہ پر دیکھا (البدر جلد اول نمبر ۱ صفحہ ۸۶)

(۱۲) ایک دفعہ اس سے پہلے بھی ایسا ہی اتفاق ہوا تھا کہ میری ضعف کی حالت میں ایک نبی گزشتہ
نبیوں میں سے کشفی طور پر مجھ کو ملے اور مجھے بطور ہمدردی اور نصیحت کے کہا کہ اسقدر دماغی محنت کیوں
کرتے ہو اس سے تم بیمار ہو جاؤ گے (فتح اسلام صفحہ ۴ حاشیہ اڈیشن دوم مطبوعہ جولائی ۱۸۹۷ء)

(۱۳) ایکدفعہ کشفی طور پر للولف باللعف روپیہ مجھے دکھلائے گئے پھر اردو میں الہام ہوا کہ ماجھے خاں کا بیٹا اور
شمس الدین پٹواری ضلع لاہور بھیجنے والے ہیں" (تریاق القلوب صفحہ ۳۷)

(۱۴) تخمیناً پچیس برس کے قریب عرصہ گزر گیا ہے کہ میں گورداسپورہ میں تھا کہ مجھے یہ خواب آئی کہ میں ایک
جگہ چارپائی پر بیٹھا ہوں۔ اور اسی چارپائی پر بائیں طرف میرے مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم غزنوی
بیٹھے ہیں جنکی اولاد اب امرتسر میں رہتی ہے اتنے میں میرے دل میں محض خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک تحریک
پیدا ہوئی کہ مولوی صاحب موصوف کو چارپائی سے نیچے اتار دوں چنانچہ مینے اپنی جگہ کو چھوڑ کر مولویصاحب کی جگہ کیطرف
رجوع کیا یعنی جس حصہ چارپائی پر وہ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اس حصے میں مینے بیٹھنا چاہا تب انہوں
نے وہ جگہ چھوڑ دی اور وہاں سے کھسک کر پائینتی کی طرف چند انگلی کے فاصلے پر ہو بیٹھے تب پھر میرے
دل میں ڈالا گیا۔ کہ اس جگہ سے بھی ہیں انکو اٹھا دوں پھر میں انکی طرف جھکا تو وہ اس جگہ کو بھی چھوڑ کر پھر
چند انگلی کے مقدار پر پیچھے ہٹ گئے پھر میرے دل میں ڈالا گیا کہ اسجگہ سے بھی انکو اور زیادہ پائینتی کی طرف کیا
جائے تب پھر وہ چند انگلی پائینتی کی طرف کھسک کر ہو بیٹھے۔ القصہ میں ایسا ہی انکی طرف کھسکتا گیا۔ اور وہ
پائینتی کی طرف کھسکتے گئے یہانتک کہ انکو آخر کار چارپائی سے اترنا پڑا۔ اور وہ زمین پر جو محض خاک تھی۔ اور

اسپر چیٹائی وغیرہ کچھ بھی نہ تھی اتر کر بیٹھ گئے اتنے میں تین فرشتے آسمان سے آئے ایک کا نام ان میں سے خیراتی تھا۔ وہ بھی انکے ساتھ زمین پر بیٹھ گئے اور میں چارپائی پر بیٹھا رہا تب مینے اُن فرشتوں اور مولوی عبد اللہ صاحب کو کہا کہ آؤ میں ایک دعا کرتا ہوں تم آمین کرو تب مینے یہ دعا کی کہ

رب اذهب عنی الرجس وطهرنی تطهيراً

اسکے بعد وہ تینوں فرشتے آسمان کی طرف اٹھ گئے اور مولوی عبد اللہ صاحب بھی آسمان کی طرف اٹھ گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔ اور آنکھ کھلتے ہی مینے دیکھا کہ ایک طاقت بالا مجھکو ارضی زندگی سے بلند تر کھینچکر لے گئی اور وہ ایک ہی رات تھی جس میں خدا نے بتمام وکمال میری اصلاح کر دی۔ اور مجھ میں وہ تبدیلی واقع ہوئی کہ جو انسان کے ہاتھ سے یا انسان کے ارادہ سے نہیں ہو سکتی (تریاق القلوب ۱۹۰۲ء صفحہ ۹۴-۹۵)

(۱۵) اور انہیں دنوں میں شاید اس رات سے اول یا اس رات کے بعد مینے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے مگر خواب میں محسوس ہؤا کہ اسکا نام شیر علی ہے اسنے مجھے ایک جگہ لٹا کر میری آنکھیں نکالی ہیں۔ اور صاف کی ہیں اور میل اور کدورت ان میں سے پھینکدی۔ اور ہر ایک بیماری اور کوتہ بینی کا مادہ نکال دیا ہے اور ایک مصفا نور جو آنکھوں میں پہلے سے موجود تھا مگر بعض مواد کے نیچے دبا ہؤا تھا۔ اسکو ایک چمکتے ہوئے ستارے کی طرح بنا دیا ہے اور یہ عمل کر کے پھر وہ شخص غائب ہو گیا۔ اور میں اس کشفی حالت سے بیداری کی طرف منتقل ہو گیا (تریاق القلوب صفحہ ۹۵)

(۱۶) مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی جب وفات پا گئے اور تھوڑے ہی دن ان کی وفات پر گزرے تھے انکو خواب میں دیکھا تو مینے انکے پاس اپنی یہ خواب بیان کی کہ مینے دیکھا ہے کہ میرے ہاتھ میں ایک نہایت چمکیلی اور روشن تلوار ہے جس کا قبضہ میرے ہاتھ میں اور نوک کی طرف آسمان میں ہے اور نہایت چمکدار ہے۔ اور اس میں سے ایک چمک نکلتی ہے جیسا کہ آفتاب کی چمک اور میں کبھی اسکو دائیں طرف چلاتا ہوں اور کبھی بائیں طرف اور ہر ایک دفعہ جو میں وار کرتا ہوں تو مجھے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے کناروں تک وہ تلوار اپنی لمبائی کی وجہ سے کام کرتی ہے اور میں ہر وقت محسوس کرتا ہوں کہ آفتاب کی بلندی تک اسکی نوک پہنچتی ہے اور وہ ایک بجلی کی طرح ہے جو ایکدم میں ہزاروں کوس چلی جاتی ہے اور گو وہ دائیں بائیں میرے ہاتھ سے پڑتی ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ ہاتھ تو میرا ہے مگر قوت آسمان سے ہے اور ہر ایک دفعہ جو میں دائیں طرف یا بائیں طرف اسکو چلاتا ہوں تو ہزارہا انسان زمین کے کناروں تک اس سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ خواب بھی جو مینے عبد اللہ صاحب مرحوم کے پاس بیان کی اور مضمون یہی تھا اور شاید اُسوقت اور الفاظ میں بیان کی گئی ہو یا یہی الفاظ ہوں۔ عبد اللہ صاحب مرحوم نے میری خواب کو سن کر بیان کیا کہ اسکی تعبیر یہ

ہے کہ تلوار سے مراد اتمام حجت اور تکمیل تبلیغ اور دلائل قاطعہ کی تلوار ہے اور یہ جو دیکھا کہ وہ تلوار دائیں طرف زمین کے کناروں تک مار کرتی ہے سو اس سے مراد دلائل روحانیہ ہیں جو از قسم خوارق اور آسمانی نشانوں کے ہونگے اور یہ جو دیکھا کہ ایسا ہی وہ بائیں طرف بھی زمین کے کناروں تک مار کرتی ہے تو اس سے مراد دلائل عقلیہ وغیرہ ہیں جن سے ہر ایک فرقہ پر اتمام حجت ہوگا پھر بعد اسکے انہوں نے فرمایا کہ جب میں دنیا میں تھا۔ تو میں امیدوار تھا کہ ایسا انسان دنیا میں بھیجا جائیگا بعد اسکے آنکھ کھل گئی (تریاق القلوب صفحہ ۹۵)

(۱۷) ۱۸۷۲ء ایکدفعہ مینے خواب میں دیکھا کہ میرے بھائی غلام قادر صاحب سخت بیمار ہیں سو یہ خواب بہت سے آدمیوں کو سنایا گیا چنانچہ اسکے بعد وہ سخت بیمار ہوگئے تب مینے انکے لئے دعا شروع کی تو دوبارہ مینے خواب میں دیکھا کہ ہمارے ایک بزرگ فوت شدہ انکو بلا رہے ہیں۔ اس خواب کی تعبیر بھی موت ہوا کرتی ہے چنانچہ انکی بیماری بہت بڑھ گئی۔ اور وہ ایک مشت استخوان سے رہ گئے اسپر مجھے سخت قلق ہوا اور مینے ان کی شفا کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف توجہ کی جس سے میری تین غرضیں تھیں (۱) میں دیکھنا چاہتا تھا کہ میری دعا قبول ہوتی ہے یا نہیں (۲) میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ اللہ تعالےٰ ایسے بیمار کو بھی تندرست کرتا ہے یا نہیں (۳) میں یہ بھی دیکھنا چاہتا تھا کہ ایسی منذر خواب جو انکی موت کی نسبت تھی رد ہو سکتی ہے یا نہیں سو جب میں دعا میں مشغول ہوا تو مینے کچھ دنوں کے بعد خواب میں دیکھا کہ برادر مذکور پورے تندرست کی طرح بغیر سہارے کے مکان میں چل رہے ہیں چنانچہ بعد میں اللہ تعالےٰ نے انکو شفا بخشی۔ اور وہ اس واقعہ کے پندرہ برس تک زندہ رہے (نزول المسیح صفحہ ۲۱۷)

(۱۸) ایکدفعہ مینے ۱۸۷۳ء میں باوا نانک صاحب کو خواب میں دیکھا کہ انھوں نے اپنے تئیں مسلمان ظاہر کیا ہے اور مینے دیکھا کہ ایک ہندو انکے چشمہ سے پانی پی رہا ہے پس مینے اس ہندو کو کہا کہ یہ چشمہ گدلا ہے ہمارے چشمے سے پانی پیو تیس برس کا عرصہ ہوا ہے جب کہ مینے یہ خواب یعنے باوا نانک صاحب کو مسلمان دیکھا اسی وقت اکثر ہندوؤں کو سنایا گیا تھا اور مجھے یقین تھا کہ اسکی کوئی تصدیق پیدا ہو جائے گی چنانچہ ایک مدت کے بعد وہ پیشگوئی بکمال صفائی پوری ہوگئی اور تین سو برس کے بعد باوا نانک کا اصل چولا ڈیرہ نانک میں دستیاب ہوگیا جس پر اسلامی تعلیم درج ہے (نزول المسیح صفحہ ۲۰۴)

(۱۹) ۲۰ دسمبر ۱۸۸۲ء بروز شنبہ کشف دیکھا کہ لدھیانہ کے شہر کی طرف نظر لگی ہوئی تھی اور ایک شخص نامعلوم الاسم کی ارادت صادقہ خدا نے میرے پر ظاہر کی ہو جو باشندہ لدھیانہ ہے اس عالم کشف میں اسکا تمام پتہ و نشان سکونت بتلا دیا جو اب مجھ کو یاد نہیں رہا صرف اتنا یاد رہا کہ سکونت خاص لدھیانہ اور اسکے بعد اسکی صفت میں یہ لکھا ہوا پیش کیا گیا

سچا ارادہ تمند اصلہا ثابت و فرعہا فی السّماء (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۴ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

(۲۰) ۱۸۸۲ء جبکہ دلیپ سنگھ کی پنجاب میں آنیکی خبر مشہور تھی تب مجھے دکھلایا گیا کہ دلیپ سنگھ اپنے اس ارادہ میں ناکام رہیگا۔ اور وہ ہرگز ہندوستان میں قدم نہیں رکھیگا چنانچہ اسی کے مطابق ایک اشتہار بھی فروری ۱۸۸۲ء میں چھاپکر شائع کردیا چنانچہ دلیپ سنگھ عدن سے واپس ہؤا۔ اور اسکی عزت و آسائش میں بہت خطرہ پڑا (نزول المسیح صفحہ ۲۲۶)

(۲۱) ایکدفعہ ۱۸۸۶ء میں مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیارپور کے فرش کو آگ لگی ہوئی ہے اور اُس آگ کو اِس عاجز نے بار بار پانی ڈالکر بجھایا ہے اسی وقت میرے دل میں خدا تعالےٰ کی طرف سے بیقین کامل یہ تعبیر ڈالی گئی کہ شیخصاحب پر اور انکی عزت پر سخت مصیبت آویگی۔ اور وہ مصیبت اور بلا صرف میری دعا سے دور کی جاوے گی مینے اس خواب سے شیخصاحب موصوف کو بذریعہ ایک مفصّل خط کے اطلاع دیدی تھی چنانچہ اسکے چھ ماہ بعد شیخ مہر علی صاحب ایک ایسے الزام میں پھنس گئے کہ انہیں پھانسی کا حکم دیا گیا ایسے نازک وقت میں اسکے بیٹے کی درخواست سے دعا کی گئی اور رہائی کی بشارت اسکے بیٹے کو لکھی گئی۔ چنانچہ اسکے بعد وہ بالکل رہا ہوگئے (نزول المسیح صفحہ ۲۰۱)

(۲۲) ۱۸۸۷ء واقعہ مندرجہ کشف نمبر ۱ کے پندرہ برس بعد میرے بھائیصاحب کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں امرتسر میں تھا اسی جگہ مینے خواب میں دیکھا کہ اب قطعی طور پر انکی زندگی کا پیالہ پُر ہوچکا ہے چنانچہ مینے یہ خواب حکیم محمد شریف امرتسری کو سنایا اور اپنے بھائیصاحب کو بھی ایک خط لکھا کہ آپ امور آخرت کیطرف متوجہ ہوں۔ چنانچہ انھوں نے عام گھر والوں کو اس مضمون سے اطلاع دی اور پھر چند ہفتہ میں اس جہان سے گزر گئے (نزول المسیح صفحہ ۲۱۸)

(۲۳) تقریباً ۱۸۹۰ء۔ علی محمد خانصاحب نواب جھجر نے لدھیانہ میں ایک غلہ منڈی بنائی تھی۔ کسی شخص کی شرارت کے سبب انکی منڈی بے رونق ہوگئی اور بہت نقصان ہونے لگا تب انھوں نے دعا کے لئے میری طرف رجوع کیا۔ لیکن پیشتر اسکے کہ نوابصاحب کی طرف سے میرے پاس کوئی خط اس خاص امر کے لئے دعا کے بارے میں آتا مینے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر پائی کہ اس مضمون کا خط نوابصاحب کی طرف سے آریگا چنانچہ مینے اس واقعہ کی خبر اپنے خط کے ذریعے سے نواب محمد علیخان صاحب مرحوم کو قبل از وقت دیدی اور ایسا اتفاق ہؤا کہ اسطرف سے تو میرا خط روانہ ہؤا۔ اور اسی دن انکی طرف سے اسی مضمون کا خط میریطرف روانہ ہوگیا جو مینے خواب میں دیکھا تھا جس کی روانگی کی مینے اسی وقت انکو خبر دیدی تھی

کہ گویا ایک ہاتھ سے انھوں نے ڈاک میں چٹھی ڈالی۔ اور دوسرے ہاتھ سے وہی خط میرا انکو ملگیا جس میں اس روانہ شدہ چٹھی کا مع مضمون اسکے ذکر تھا تب تو نواب محمد علیخان خط کو پڑھکر ایک عالم سکتہ میں آگئے۔ اور تعجب کیا کہ یہ راز کا خط جس کو میںنے ابھی ڈاک میں روانہ کیا۔ کیونکر اسکا حال ظاہر کیا گیا۔ اس علم غیب نے انکے ایمان کو بہت قوت دی چنانچہ انہوں نے بارہا مجھے جتلایا کہ اس خط سے خدا پر میرا ایمان بہت بڑھ گیا اس خط کو وہ ہمیشہ اپنی کتاب جیبی میں بطور تبرک رکھا کرتے تھے ایک مرتبہ انھوں نے خلیفہ محمد حسین کو بھی جو وزیر اعظم پٹیالہ تھے بڑی تعجب سے وہ خط دکھایا اور موت سے ایکدن پہلے پھر اس خط کو مجھے دکھایا کہ میںنے اپنی جیبی کتاب میں رکھ لیا تھا۔ اور اس نشان کے ساتھ دوسرا نشان یہ ہے کہ جب عالم کشف میں انکا دوسرا خط مجھکو ملا جس میں بہت بیقراری ظاہر کی گئی تھی تو میںنے اس جواب کے خط کو پڑھکر انکے لئے دعا کی اور مجھ کو الہام ہوا کہ **کچھ عرصہ کے لئے یہ روک اٹھا دیجاویگی۔ اور ان کو اس غم سے نجات دی جائے گی** یہ الہام انکو اسی خط میں لکھکر بھیجا گیا تھا جو زیادہ تر تعجب کا موجب ہوا۔ چنانچہ وہ الہام جلد تر پورا ہوا (نزول المسیح صفحہ ۲۱۸)

(۲۴) ۷ اکتوبر ۱۸۹۲ء سے بعد کی رات جب کہ یہ عاجز (حضرت مسیح موعودؑ) نور افشاں کے جواب میں اس بات کو دلائل شافیہ کے ساتھ لکھ چکا کہ درحقیقت روحانی قیامت کے مصداق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور کسی قدر نعت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو درحقیقت احاطہ بیان سے خارج ہے ان عبارات میں درج کرچکا اور نیز بطور نمونہ کچھ مناقب و محامد صحابہ کرام رضؓ بھی اسی ثبوت کے ذیل میں تحریر کرچکا۔ تو وہ ۷ اکتوبر ۱۸۹۲ء کا دن تھا پھر جب میں رات کو بعد تحریر نعت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور مناقب اور محامد صحابہ رضی اللہ عنہم سویا تو مجھے ایک نہایت مبارک و پاک رؤیا دکھایا گیا وہ یہ تھا ہو کہ میں ایک وسیع مکان میں ہوں جسکے نہایت کشادہ اور نہایت وسیع دالان ہیں اور نہایت مکلف فرش ہو رہے ہیں اور اوپر کی منزل ہے اور میں ایک جماعت کثیر کو ربانی حقائق و معارف سنا رہا ہوں اور ایک اجنبی اور غیر معتقد مولوی اس جماعت میں بیٹھا ہے جو ہماری جماعت میں سے نہیں ہے مگر میں اسکا حلیہ پہچانتا ہوں کہ وہ لاغر اندام اور سفید ریش ہے۔ اس نے میرے اس بیان میں دخل بیجا دیکر کہا کہ یہ باتیں کنہ باری میں دخل ہے اور کنہ باری میں گفتگو کرنے کی ممانعت ہے تو میںنے کہا کہ اے نادان! ان بیانوں کو کنہ باری سے کچھ تعلق نہیں یہ معارف ہیں اور میںنے اسکے بیجا دخل سے دل میں بہت رنج کیا اور کوشش کی کہ وہ چپ رہے مگر وہ اپنی شرارتوں سے باز نہ آیا تب میرا غصہ بھڑکا اور میںنے کہا۔ کہ اس زمانہ کے بدذات مولوی شرارتوں سے باز نہیں آتے خدا ان کی پردہ دری کریگا اور ایسے ہی چند الفاظ اور بھی کہے جواب مجھے یاد نہیں رہے تب میںنے اسکے بعد کہا

کہ کوئی ہے کہ اس مولوی کو اس مجلس سے باہر نکالے تو میرے ملازم حامد علی نام کی صورت پر ایک شخص نظر آیا اس نے اٹھتے ہی اس مولوی کو پکڑ لیا۔ اور دھکے دیکر اُسکو اس مجلس سے باہر نکالا۔ اور زینہ کے نیچے اُتار دیا تب میں نے نظر اٹھاکر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہماری جماعت کے قریب ایک وسیع چبوترے پر کھڑے ہیں۔ اور یہ بھی گمان گزرتا ہے کہ چہل قدمی کر رہے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ جب مولوی کو نکالا گیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم اُسی جگہ کے قریب ہی کھڑے تھے مگر اسوقت نظر اٹھاکر دیکھا نہیں۔ اب جو دیکھا تو معلوم ہؤا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کتاب آئینہ کمالات اسلام یعنے یہی کتاب اور یہ مقام جو اُسوقت چھپا ہؤا معلوم ہوتا ہے اور آنجناب صلے اللہ علیہ وسلّم نے اپنی انگشت مبارک اُس مقام پر رکھی ہوئی ہے کہ جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کے محامد مبارکہ کا ذکر اور آپؐ کی پاک اور پُر اثر اور اعلےٰ تعلیم کا بیان ہے اور ایک انگشت اس مقام پر بھی رکھی ہوئی ہے کہ جہاں صحابہ رضی اللہ عنہم کے کمالات اور صدق اور وفا کا بیان ہے اور آپ تبسّم فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

هٰذا لی وهٰذا لاصحابی

یعنی یہ تعریف میرے لئے ہے اور یہ میرے اصحاب کے لئے اور پھر بعد اسکے خواب سے الہام کی طرف میری طبیعت متنزّل ہوئی اور کشفی حالت پیدا ہوگئی تو کشفاً میرے پر ظاہر کیا گیا کہ اس مقام میں جو خدا تعا کی تعریف ہے اسپر اللہ تعالےٰ نے اپنی رضا ظاہر کی اور پھر اُسکی نسبت یہ الہام ہؤا کہ

هٰذا الثناء لی

اور یہ رات منگل کی تھی اور تین بجے پر پندرہ منٹ گزرے تھے (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۱۵/۲۱۷ سنہ ۱۸۹۲ء)

(۲۵) ۷۔ دسمبر سنہ ۱۸۹۲ء کو ایک رؤیا دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ بنگیا ہوں یعنی خواب میں ایسا معلوم کرتا ہوں کہ وہی ہوں اور خواب کے عجائبات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض اوقات ایک شخص اپنے تئیں دوسرا شخص خیال کر لیتا ہے سو اُسوقت میں سمجھتا ہوں کہ میں علیؓ مرتضیٰ ہوں اور ایسی صورت واقعہ ہے کہ ایک گروہ خوارج کا میری خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے یعنے وہ گروہ میری خلافت کے امر کو روکنا چاہتا ہے اور اُس میں فتنہ انداز ہے تب مینے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہیں اور شفقت اور تودد سے مجھے فرماتے ہیں کہ یا علی دعهم وانصارهم وزراعتهم

یعنے اے علی ان سے اور ان کے مددگاروں اور انکی کھیتی سے کنارہ کر اور ان کو چھوڑ دے اور ان سے منہ پھیر لے اور مینے پایا کہ اس فتنہ کے وقت صبر کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجھ کو فرماتے ہیں اور اعراض کے لئے تاکید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو ہی حق پر ہے مگر ان لوگوں سے ترک خطاب بہتر ہے اور کھیتی سے مراد مولویوں

سکھ پیراڈوں کی وہ جماعت ہے جو انکی تعلیموں سے اثر پذیر ہے جس کی وہ ایک مدت سے آبپاشی کرتے چلے آئے ہیں پھر بعد اسکے میری طبیعت الہام کی طرف منخدہ ہوئی اور الہام کے رُو سے خدا تعالےٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ ایک شخص مخالف میری نسبت کہتا ہے۔ ذرونی اقتل موسٰی یعنی مجھکو چھوڑو تا میں موسیٰ کو یعنے اس عاجز کو قتل کردوں۔ اور یہ خواب رات کے تین بجے قریباً بیس منٹ کم میں دیکھی تھی اور صبح بدھ کا دن تھا (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۱۸-۲۱۹)

(۲۶) ۱۸۹۲ء میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا اور میں ایک سوراخدار برتن کی طرح ہو گیا ہوں یا اس شے کی طرح جسے کسی دوسری شے نے اپنی بغل میں دبا لیا ہو اور اُسے اپنے اندر بالکل مخفی کر لیا ہو یہانتک کہ اس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو اس اثناء میں مینے دیکھا کہ اللہ تعالےٰ کی روح مجھ پر محیط ہو گئی اور میرے جسم پر مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کر لیا یہانتک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا اور مینے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضا اسکے اعضا اور میری آنکھ اسکی آنکھ اور میرے کان اسکے کان اور میری زبان اسکی زبان بنگئی تھی میرے رب نے مجھے پکڑا اور ایسا پکڑا کہ میں بالکل اس میں محو ہو گیا اور مینے دیکھا کہ اسکی قدرت اور قوت مجھ میں جوش مارتی اور اسکی الوہیت مجھ میں موجزن ہے حضرت عزت کے خیمے میرے دل کے چاروں طرف لگائے گئے۔ اور سلطان جبروت نے میرے نفس کو پیس ڈالا سو نہ تو میں ہی رہا اور نہ میری کوئی تمنا ہی باقی رہی میری اپنی عمارت گر گئی اور رب العالمین کی عمارت نظر آنے لگی اور الوہیت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی اور میں سر کے بالوں سے ناخن پا تک اسکی طرف کھینچا گیا پھر میں ہمہ مغز ہو گیا جس میں کوئی پوست نہ تھا۔ اور ایسا تیل بن گیا کہ جس میں کوئی میل نہیں تھی۔ اور مجھ میں اور میرے نفس میں جدائی ڈالدی گئی پس میں اس شے کی طرح ہو گیا جو نظر نہیں آتی یا اس قطرہ کی طرح جو دریا میں جا ملے اور دریا اُسکو اپنی چادر کے نیچے چھپا لے۔ اس حالت میں میں نہیں جانتا تھا کہ اس سے پہلے میں کیا تھا اور میرا وجود کیا تھا۔ الوہیت میری رگوں اور پٹھوں میں سرایت کر گئی اور میں بالکل اپنے آپ سے کھویا گیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے میرے سب اعضا اپنے کام میں لگائے اور اس زور سے اپنے قبضہ میں کر لیا کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں چنانچہ اسکی گرفت سے میں بالکل معدوم ہو گیا اور میں اسوقت یقین کرتا تھا کہ میرے اعضا میرے نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کے اعضا ہیں اور میں خیال کرتا تھا کہ میں اپنے سارے وجود سے معدوم اور اپنی ہویت سے قطعاً نکل چکا ہوں اسکوئی شریک اور منازع روک کرنیوالا نہیں رہا خدا تعالےٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا۔ اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شیرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ

...کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اسکے خلق پر قادر ہوں پھر مینے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا

ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو مینے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر مینے منشاء حق کے موافق اسکی ترتیب و تفریق

انا زينا السمآء الدنيا بمصابيح

پھر مینے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر جاری ہوا (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴-۵۶۵)

اردت ان استخلف فخلقت آدم انا خلقنا الانسان فی احسن تقويم

(۲۷) ایک رات یہ بھی دیکھا کہ ایک فرشتہ بلند آواز سے لوگوں کے دلوں کو اس کتاب کی طرف بلاتا ہے اور کہتا ہے۔ هذا كتاب مبارك فقوموا للاجلال والاكرام (ضمیمہ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲ دربارہ کتاب آئینہ کمالات اسلام)

(۲۸) ۲۵ فروری ۱۸۹۳ء آج رات مینے شیخصاحب (شیخ مہر علی) کی باتوں سے سخت دردمند ہو کر آسمانی فیصلہ کے لئے دعا کی خواب میں مجھکو دکھلایا گیا کہ ایک دوکاندار کی طرف مینے کسی قدر قیمت بھیجی تھی کہ وہ ایک عمدہ اور خوشبودار چیز بھیجدے اسنے قیمت رکھکر ایک بدبودار چیز بھیجدی وہ چیز دیکھکر مجھے غصہ آیا اور مینے کہا کہ جاؤ دوکاندار کو کہو کہ وہی چیز دے ورنہ میں اس دغا کی اُسپر نالش کرونگا۔ اور پھر عدالت سے کم سے کم چھ ماہ کی اسکو سزا ملے گی اور امید تو زیادہ کی ہے تب دوکاندار نے شاید یہ کہلا بھیجا کہ یہ میرا کام نہیں یا میرا اختیار نہیں اور ساتھ ہی یہ کہلا بھیجا کہ ایک سودائی پھرتا ہے اسکا اثر میرے دلپر پڑ گیا اور میں بھول گیا اور اب وہی چیز دینے کو طیار ہوں

اسکی مینے یہ تعبیر لی کہ شیخصاحب پر یہ ندامت آنیوالی ہے اور انجام کار وہ نادم ہونگے اور ابھی کسی دوسرے آدمی کا انکے دلپر اثر ہے پھر مینے توجہ کی تو مجھے یہ الہام ہوا

انا نرى تقلب وجهك فى السماء نقلب فى السماء ما قلبت فى الارض انا معك نرفعك درجات

یعنے ہم آسمان پر دیکھ رہے ہیں کہ تیرا دل مہر علی کی خیر اندیشی سے بددعا کی طرف پھر گیا سو ہم بات کو اسی طرح آسمان پر پھیر دینگے جس طرح تو زمین پر پھیریگا ہم تیرے ساتھ ہیں تیرے درجات بڑھا ئینگے (اشتہار مطبوعہ ریاض ہند قادیان ۱۸۹۳ء و ضمیمہ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲)

(۲۹) آج جو ۱۰ اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۲۴ ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ ہے صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کیحالت میں مینے دیکھا کہ میں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں۔ اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اسکے چہرے پر سے خون ٹپکتا ہے میرے سامنے آکر کھڑا ہو گیا مینے نظر

اٹھاکر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے گویا انسان نہیں ملائک شداد غلاظ میں سے ہے اور اسکی ہیبت دلوں پر طاری تھی اور میں اسکو دیکھتا ہی تھا کہ اسنے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے اور ایک اور شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے تب مینے اسوقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے شخص کی سزادہی کے لئے مامور کیا گیا ہے مگر مجھے معلوم نہیں رہا کہ وہ دوسرا شخص کون ہے ہاں یہ یقینی طور پر یاد رہا ہے کہ وہ دوسرا شخص انہیں چند آدمیوں میں سے تھا جنکی نسبت میں اشتہار دے چکا ہوں۔ اور یہ یکشنبہ کا دن اور ۴ بجے صبح کا وقت تھا (برکات الدعا صفحہ ۳۴ سنہ ۱۸۹۳ء)

(۳۰) ۴- مئی سنہ ۱۸۹۳ء وانی رأیت ان ھٰذا الرّجل یؤمن بایمانی قبل موتہ واثبت کانہ ترک قول التکفیر وتاب وھٰذہ رؤیای وارجوا ان یجعلھا ربی حقًّا (حجۃ الاسلام صفحہ ۱۳ مطبوعہ سنہ ۱۸۹۸ء بار دوم دربارہ محمد حسین بٹالوی)

(۳۱) ۵- ستمبر سنہ ۱۸۹۴ء اس تحریر کے لکھنے کے بعد یعنی سعد اللہ مغضوب کا جواب لکھنے کے بعد مجھ پر نیند غالب ہوگئی اور میں سو گیا اور خواب میں دیکھا کہ اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب ایک جگہ لیٹے ہوئے ہیں اور انکی گود میں ایک بچہ کھیلتا ہے جو انہیں کا ہے اور وہ بچہ خوش رنگ خوبصورت ہے اور آنکھیں بڑی بڑی ہیں مینے مولویصاحب سے کہا کہ خدا نے بعوض محمد احمدؐ آپ کو وہ لڑکا دیا کہ رنگ میں شکل میں طاقت میں اس سے بدرجہا بہتر ہے اور میں دل میں کہتا ہوں کہ یہ تو اور بیوی کا لڑکا معلوم ہوتا ہے کیونکہ پہلا لڑکا تو ضعیف الخلقت بیمار سا اور نیمجاں سا تھا۔ اور یہ تو قوی ہیکل اور خوش رنگ ہے اور پھر میرے دل میں یہ آیت گزری جسکا زبان سے سنا یاد نہیں اور وہ یہ ہے

ما ننسخ من آیۃ او ننسھا نات بخیر منھا او مثلھا الم تعلم ان اللہ علی کل شیئ قدیر

اور میں جانتا ہوں کہ یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے اس عدوّ الدین کا جواب ہے کیونکہ اس نے عیسائیوں کا حامی بنکر اسلام پر حملہ کیا۔ اور وہ بھی بیجا اور بے ایمانی سے بھرا ہوا حملہ اور ایک جزو اس خواب کی رہ گئی مینے دیکھا کہ اس بچہ کے بدن پر کچھ پھنسی یا ثؤلوں کی مشابہ بخارات نکل رہے ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ اسکا علاج جلدی اور ایک اور چیز ہے واللہ اعلم (نور الحق حصہ اول صفحہ ۲۰۴ سنہ ۱۳۱۱ھ) (دربارہ عبد الحی)

(۳۲) ۱۲ دسمبر سنہ ۱۸۹۴ء بروز بدھ وار مینے خواب میں دیکھا گویا میں محمد حسین کے مکان پر گیا ہوں اور میرے ساتھ ایک جماعت ہے اور ہمنے وہیں نماز پڑھی اور مینے امامت کرائی اور مجھے خیال گزرا کہ مجھ سے نماز میں یہ غلطی ہوئی ہے کہ مینے ظہر یا عصر کی نماز میں سورہ فاتحہ کو بلند آواز سے پڑھنا شروع کر دیا تھا پھر مجھے معلوم ہوا کہ مینے سورہ فاتحہ بلند آواز سے نہیں پڑھی بلکہ صرف تکبیر بلند آواز سے کہی۔ پھر

جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ محمد حسین ہمارے مقابل پر بیٹھا ہے اور اسوقت مجھے اسکا سیاہ رنگ معلوم ہوتا ہے اور بالکل برہنہ ہے پس مجھے شرم آئی کہ میں اسکی طرف نظر کروں پس اسی حال میں وہ میرے پاس آگیا میں نے اسے کہا کہ کیا وقت نہیں آیا کہ تو صلح کرے اور کیا تو چاہتا ہے کہ تجھ سے صلح کیجائے اسنے کہا کہ ہاں پس وہ بہت نزدیک آیا اور بغل گیر ہوا اور وہ اسوقت چھوٹے بچے کی طرح تھا پھر مینے کہا کہ اگر تو چاہے تو ان باتوں سے درگزر کر جو مینے تیرے حق میں کہیں جن سے تجھے دکھ پہنچا۔ اور خوب یاد رکھ کہ مینے کچھ نہیں کہا مگر صحت نیت سے اور ہم ڈرتے ہیں خدا کے اس بھاری دن سے جب کہ ہم اسکے سامنے کھڑے ہونگے۔ اس نے کہا کہ مینے درگذر کی تب مینے کہا کہ گواہ رہ کہ مینے وہ تمام باتیں تجھے بخشدیں جو تیری زبان پر جاری ہوئیں۔ اور تیری تکفیر اور تکذیب کو مینے معاف کیا اسکے بعد ہی وہ اپنے اصلی قد پر نظر آیا اور سفید کپڑے نظر آئے پھر مینے کہا جیسا کہ مینے خواب میں دیکھا تھا آج وہ پورا ہوگیا پھر ایک آواز دینے والے نے آواز دی کہ ایک شخص جس کا نام سلطان بیگ ہے جان کندن میں ہے مینے کہا کہ اب عنقریب وہ مرجائیگا کیونکہ مجھے خواب میں دکھلایا گیا ہے کہ اسکی موت کے دن صلح ہوگی پھر مینے محمد حسین کو یہ کہا کہ مینے خواب میں یہ دیکھا تھا کہ صلح کے دن کی یہ نشانی ہے کہ اسدن بہاؤالدین فوت ہوجائیگا محمد حسین نے اس بات کو سن کر نہایت تعظیم کی نظر سے دیکھا اور ایسا تعجب کیا جیسا کہ ایک شخص ایک واقعہ صحیحہ کی عظمت سے تعجب کرتا ہے اور کہا یہ بالکل سچ ہے۔ اور واقعی بہاؤالدین فوت ہوگیا پھر مینے اسکی دعوت کی اور اسنے ایک خفیف عذر کے بعد دعوت کو قبول کر لیا۔ اور پھر مینے اسکو کہا کہ مینے خواب میں یہ بھی دیکھا تھا کہ صلح بلاواسطہ ہوگی سو جیسا کہ دیکھا تھا۔ ویسا ہی ظہور میں آگیا اور یہ بدھ کا دن اور تاریخ ۱۲ر دسمبر ۱۸۹۷ء تھے (سراج منیر صفحہ ۷۰-۷۱)

(۳۴) ۱۸۹۶ء مینے عالم کشف میں اسکے متعلق دیکھا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا اور اس ہاتھ کے چھونے سے اس محل میں سے ایک نور ساطعہ نکلا جو اردگرد پھیل گیا اور میرے ہاتھوں پر بھی اسکی روشنی پڑی تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا وہ بلند آواز سے بولا کہ

اللہ اکبر خربت خیبر

اسکی تعبیر یہ ہے کہ اس محل سے میرا دل مراد ہے جو جائے نزول و حلول انوار ہے اور وہ نور قرآنی معارف ہیں۔ اور خیبر سے مراد تمام خراب مذہب ہیں جن میں شرک اور باطل کی ملونی ہے اور انسان کو خدا کی جگہ دی گئی یا خدا کی صفات کو اپنے کامل محل سے نیچے گرا دیا ہے سو مجھے جتلایا گیا کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھلجائیگا اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائے گی جب تک کہ اپنا دائرہ پورا کرے پھر میں اس کشفی حالت سے الہام کی طرف منتقل کیا گیا اور مجھے یہ الہام ہوا

ان اللہ معک ان اللہ یقوم اینما قمت

یعنی خدا تیرے ساتھ ہے خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے جہاں تو کھڑا ہو (اشتہار ۱۴ دسمبر ۱۸۹۶ء دربار جلسہ مہوتسو ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۶-۱۷)

(۳۴) ۲۹ جولائی ۱۸۹۷ء کو مینے خواب میں دیکھا کہ ایک صاعقہ مغرب کی طرف سے میرے مکان کی طرف چلی آتی ہے اور نہ اسکے ساتھ کوئی آواز ہے اور نہ اُس نے کچھ نقصان کیا ہے۔ بلکہ وہ ایک ستارہ روشن کی طرح آہستہ حرکت سے میرے مکان کی طرف متوجہ ہوئی ہے اور میں اسکو دور سے دیکھ رہا ہوں اور جبکہ وہ قریب پہنچی تو میرے دل میں تو یہی ہے کہ یہ صاعقہ ہے مگر میری آنکھوں نے صرف ایک چھوٹا سا ستارہ دیکھا جس کو میرا دل صاعقہ سمجھتا ہے پھر بعد اسکے میرا دل اس کشف سے الہام کی طرف منتقل کیا گیا اور مجھے الہام ہوا کہ ماھذا الا تھدید الحکام یعنی یہ جو دیکھا اسکا بجز اس کے کچھ اثر نہیں کہ حکام کی طرف سے کچھ ڈرانیکی کارروائی ہوگی اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوگا پھر بعد اسکے الہام ہوا۔ قد ابتلی المومنون

(ترجمہ) مومنوں پر ایک ابتلا آیا یعنے بوجہ اس مقدمہ کے تمہاری جماعت ایک امتحان میں پڑیگی پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا کہ لیعلمن اللہ المجاھدین منکم ولیعلمن الکاذبین۔ یہ میری جماعت کی طرف خطاب ہے کہ خدا نے ایسا کیا تا خدا تمہیں جتلادے کہ تم میں سے وہ کون ہے کہ اسکے ماموری کی راہ میں صدق دل سے کوشش کرتا ہے اور وہ کون ہے جو اپنے دعوے بیعت میں جھوٹا ہے سو ایسا ہی ہوا کہ ایک گروہ تو اس مقدمہ اور دوسرے مقدمہ میں جو مسٹر ڈوئی کی عدالت میں فیصلہ ہوا۔ صدق دل سے اور کامل ہمدردی سے تڑپتا پھرا اور انہوں نے اپنی مالی اور جانی کوششوں میں فرق نہیں رکھا اور دکھ اٹھا کر اپنی سچائی دکھلائی اور دوسرا گروہ وہ بھی تھا کہ ایک ذرہ ہمدردی میں شریک نہ ہو سکے ولنکے لئے وہ کھڑکی بند ہے جو ان صادقوں کے لیئے کھولی گئی پھر یہ الہام ہوا کہ

صادق آں باشد کہ ایام بلا
میگذارد با محبت با وفا

یعنے خدا کی نظر میں صادق وہ شخص ہوتا ہے کہ جو بلا کے دنوں کو محبت اور وفا کے ساتھ گذارتا ہے پھر اسکے بعد میرے دل میں ایک موزون کلمہ ڈالا گیا لیکن نہ اسطرح پر کہ جو الہام جلی کی صورت ہوتی ہے بلکہ الہام خفی کے طور پر دل اس مضمون سے بھر گیا اور وہ یہ تھا

گر قضارا عاشقے گردد اسیر ❊ بوسد آں زنجیر را کز آشنا

یعنی اگر اتفاقاً کوئی عاشق قید میں پڑجائے تو اس زنجیر کو چومتا ہے جس کا سبب آشنا ہوا پھر اسکے بعد یہ الہام ہوا
انّ الذی فرض علیک القراٰن لرادّک الیٰ معاد انی مع الافواج اٰتیک بغتۃً ۔ یاتیک نصرتی انی انا الرحمٰن ذوالمجد والعلےٰ
(ترجمہ) یعنے وہ قادر خدا جس نے تیرے پر قرآن فرض کیا پھر تجھے واپس لائیگا یعنے انجام بخیر وعافیت ہوگا میں اپنی فوجوں کے سمیت (جو ملائکہ ہیں) ایک ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤنگا۔ میں رحمت کرنے والا ہوں میں ہی ہوں جو بزرگی اور بلندی سے مخصوص ہے یعنے میرا ہی بول بالا رہیگا پھر بعد اسکے یہ الہام ہوا کہ **مخالفوں میں پھوٹ اور ایک شخص متنافس کی ذلت اور اہانت اور ملامت خلق** (اور پھر اخیر حکم ابراء) یعنے بے قصور ٹھہرانا پھر بعد اسکے الہام ہوا

وفیہ شیئ

یعنے بریّت تو ہوگی مگر اس میں کچھ چیز ہوگی یہ اس نوٹس کی طرف اشارہ تھا جو بری کرنیکے بعد لکھا گیا تھا کہ طرز مباحثہ نرم چاہیئے) پھر ساتھ ہی اسکے یہ بھی الہام ہوا

بلجت اٰیاتی

کہ میرے نشان روشن ہونگے اور انکے ثبوت زیادہ سے زیادہ ظاہر ہونگے اور پھر الہام ہوا

لواء فتح

یعنے فتح کا جھنڈا پھر اسکے بعد الہام ہوا

انما امرنا اذا اردنا شیئا ان نقول لہ کن فیکون

یعنے ہمارے امور کے لئے ہمارا یہی قانون ہے کہ جب ہم کسی چیز کا ہوجانا چاہتے ہیں تو ہم کہتے ہیں ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے (تریاق القلوب صفحہ ۹۱)

(۳۵) **شروع اکتوبر ۱۸۹۷ء** میں مجھے دکھایا گیا کہ میں ایک گواہی کے لئے ایک انگریز حاکم کے پاس حاضر کیا گیا ہوں تو اس حاکم نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ کے والد کا کیا نام ہے لیکن جیسا کہ شہادت کے لئے دستور ہے مجھے قسم نہیں دی

پھر ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۷ء کو مجھے خواب میں دکھلایا گیا کہ اس مقدمہ کا سپاہی سمن لیکر آیا ہے یہ خواب مسجد میں عام جماعت کو سنا دی گئی تھی آخر ایسا ہی ظہور میں آیا اور سپاہی سمن لیکر آگیا اور معلوم ہوا کہ اڈیٹر اخبار ناظم الہند لاہور نے مجھے گواہ لکھا دیا ہے جس پر مولوی رحیم بخش صاحب پرائیویٹ سکرٹری نواب بہاولپور نے لائبل کا

مقدمہ ملتان میں کیا تھا سو جب میں ملتان میں پہنچکر عدالت میں گواہی کے لئے گیا تو ویسا ہی ظہور میں آیا حاکم کو ایسا سہو ہو گیا کہ قسم دینا بھول گیا اور اظہار شروع کر دیئے (نزول المسیح صفحہ ۲۲۱ و تریاق القلوب صفحہ ۸۷)

(۳۶) ۱۸۹۷ء میں مینے دو مرتبہ باوا نانک صاحب کو کشفی حالت میں دیکھا ہے اور انکو اس بات کا اقراری پایا ہے کہ انھوں نے اسی نور سے روشنی حاصل کی ہے یعنی اسلام سے (اشتہار سردار راج اندر سنگھ متوجہ ہو کر سنیں" مطبوعہ ۱۸- اپریل ۱۸۹۷ء)

(۳۷) ۶ ر فروری ۱۸۹۸ء روز یکشنبہ مینے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالےٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں مینے بعض لگانیوالوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جوابدیا کہ

یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے

میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اسنے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلیگا یا یہ کہا کہ اسکے بعد کے جاڑے میں پھیلیگا لیکن نہایت خوفناک نمونہ تھا جو مینے دیکھا (ایام الصلح صفحہ ۱۲۱ و اشتہار ۶ر فروری ۱۸۹۸ء)

(۳۸) یکم اگست ۱۸۹۸ء صبح کی نماز کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا کہ مینے خواب میں دیکھا کہ ایک ڈاڑھ کا حصہ جو بوسیدہ ہو گئی ہے اسکو مینے منہ سے نکالا اور وہ بہت صاف تھا اور اُسے ہاتھ میں رکھا (الحکم جلد ۲ نمبر ۲۲ ۱۸۹۸ء)

(۳۹) ۲۶ ر ستمبر ۱۸۹۸ء صبح بعد نماز فجر۔ فرمایا رات مینے دیکھا کہ ایک بڑا پیالہ شربت کا پیا اس کی حلاوت اسقدر ہے کہ میری طبیعت برداشت نہیں کرتی۔ باایں ہمہ میں اسکو پیئے جاتا ہوں اور میرے دل میں یہ خیال بھی گزرتا ہے کہ مجھے پیشاب کثرت سے آتا ہے اتنا میٹھا اور کثیر شربت میں کیوں پی رہا ہوں مگر اسپر بھی میں اس پیالے کو پی گیا (الحکم جلد ۲ نمبر ۲۹ ۱۸۹۸ء)

(۴۰) ۴ر اکتوبر ۱۸۹۸ء صبح بعد نماز فجر فرمایا کہ رات کو بعد تہجد لیٹ گیا۔ تو تھوڑی سی غنودگی کے بعد دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سرمہ چشم آریہ کے چار ورق ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ آریہ لوگ اب خود اس کتاب کو چھپوا رہے ہیں (الحکم جلد ۲ نمبر ۳۰ ۱۸۹۸ء)

(۴۱) ۱۸۹۸ء جب ٹیکس لگایا گیا اور اسپر عذرداری کی گئی تو کاغذات حساب آمد و اخراجات کے متعلق دیکھ رہے تھے تو اسوقت مجھ پر ایک کشفی حالت طاری ہو کر دکھایا گیا کہ سندو تحصیلدار بٹالہ جسکے پاس یہ مقدمہ ٹیکس کا تھا بدل گیا اور اسکی عوض مینے ایک اور شخص کرسی پر بیٹھے دیکھا جو مسلمان تھا اور اس کشف

کے ساتھ بعض امور ایسے ظاہر ہوئے جو نیک انجام اور فتح کی بشارت دیتے تھے تب مینے اُسی وقت یہ کشف حاضرین کو سنا دیا (تریاق القلوب صفحہ ۸۷)

(۴۲) ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۱۶ھ جمعہ کی رات مطابق ۳ فروری ۱۸۹۹ء میں جس میں انتشار روحانیت مجھے محسوس ہوتا تھا اور میرے خیال میں تھا کہ یہ لیلۃ القدر ہے اور آسمان سے نہایت آرام اور آہستگی سے مینہ برس رہا تھا ایک رؤیا ہوا یہ رؤیا انکے لئے ہے جو ہماری گورنمنٹ عالیہ کو ہمیشہ میری نسبت شک میں ڈالنے کے لئے کوشش کرتے ہیں مینے دیکھا کہ کسی نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ اگر تیرا خدا قادر خدا ہے تو تو اس سے درخواست کر کہ یہ پتھر جو تیرے سر پر ہے بھینس بنجائے۔ تب مینے دیکھا کہ ایک وزنی پتھر میرے سر پر ہے جس کو کبھی میں پتھر اور کبھی لکڑی خیال کرتا ہوں تب میں نے یہ معلوم کرتے ہی اُسی پتھر کو زمین پر پھینکدیا پھر بعد اسکے مینے جناب الہٰی میں دعا کی کہ اس پتھر کو بھینس بنا دیا جائے اور میں اس دعا میں محو ہو گیا جب بعد اسکے مینے سر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ پتھر بھینس بنگیا سب سے پہلے میری نظر اسکی آنکھوں پر پڑی اُسکی بڑی روشن اور لمبی آنکھیں تھیں تب میں یہ دیکھکر کہ خدا نے پتھر کو جس کی آنکھیں نہیں تھیں ایسی خوبصورت بھینس بنا دیا جس کی ایسی لمبی اور روشن آنکھیں ہیں اور صورت اور مفید جانور ہے خدا کی قدرت کو یاد کر کے وجد میں آگیا اور بلا توقف سجدہ میں گرا۔ اور میں سجدہ میں بلند آواز سے خدا تعالےٰ کی بزرگی کا ان الفاظ سے اقرار کرتا تھا کہ

ربی الاعلےٰ ربی الاعلےٰ

اور اسقدر اونچی آواز تھی کہ میں خیال کرتا ہوں کہ وہ آواز دور دور جاتی تھی تب مینے ایک عورت سے جو میرے پاس کھڑی تھی جس کا نام بھانو تھا اور غالباً اس دعا کی اسنے درخواست کی تھی یہ کہا کہ دیکھ ہمارا خدا کیسا قادر خدا ہے جس نے پتھر کو بھینس بنا کر آنکھیں عطا کیں اور میں یہ اسکو کہہ رہا تھا کہ پھر یکدفعہ خدا تعالےٰ کی قدرت کے تصور سے میرے دل نے جوش مارا۔ اور میرا دل اسکی تعریف سے پھر دوبارہ بھر گیا اور پھر میں پہلی طرح وجد میں آکر سجدہ میں گر پڑا۔ اور ہر وقت یہ تصور میرے دل کو خدا تعالےٰ کے آستانہ پر یہ کہتے ہوئے گراتا تھا کہ یا الہٰی تیری کیسی بلند شان ہے تیرے کیسے عجیب کام ہیں کہ تو نے ایک بیجان پتھر کو بھینس بنا دیا اسکو لمبی اور روشن آنکھیں عطا کیں جن سے وہ سب کچھ دیکھتا ہے اور نہ صرف یہی بلکہ اسکے دودھ کی بھی امید ہے قدرت کی باتیں ہیں کر گیا تھا اور کیا ہو گیا میں سجدہ میں ہی تھا کہ آنکھ کھل گئی تقریباً اسوقت رات کے چار بج چکے تھے فالحمد للہ علیٰ ذالک

(حقیقۃ المہدی صفحہ ۱۱)

(۴۳) ۱۰ مارچ ۱۸۹۹ء کی صبح کو بوقت سیر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ مینے خواب میں دیکھا کہ مبارکہ (حضور کی بڑی صاحبزادی) پنجابی زبان میں بول رہی ہے کہ

مینوں کوئی نہیں کہہ سکدا کہ ایسی آئی جس نے ایہ مصیبت پائی (الحکم جلد ۷ نمبر ۱۲ ۱۹۰۳ء)

(۴۴) ۱۷ جون ۱۸۹۹ء دیکھا کہ آگ اور دھواں ہے اور چنگاریاں اڑکر میری طرف آتی ہیں مگر ضرر نہیں دیتیں اس حال میں میں یہ پڑھ رہا ہوں یا حي یا قیوم برحمتك استغیث ان ربّی رب السمٰوات والارض (الحکم جلد ۳ نمبر ۲۲ ۱۸۹۹ء)

(۴۵) رؤیا دیکھا کہ گویا حضرت ملکہ معظّمہ قیصرۂ ہند سلمہا اللہ تعالےٰ ہمارے گھر میں رونق افروز ہوئی ہیں اسی اثنا میں مینے مولوی عبدالکریم صاحب کو جو میرے پاس بیٹھے ہیں کہا کہ حضرت ملکہ معظمہ کمال شفقت سے ہمارے ہاں قدم رنجہ فرما ہوئی ہیں اور دو روز قیام فرمایا ہے انکا کوئی شکریہ بھی ادا کرنا چاہیئے (الحکم جلد ۳ نمبر ۲۴ ۱۸۹۹ء) تاریخ رویاء ۱۷ جون ۱۸۹۹ء

(۴۶) ۶ جولائی ۱۸۹۹ء رات کو خدا تعالےٰ نے بہشت و دوزخ کا نظارہ مجھے دکھایا اول بہشت دکھائی گئی اور اسکے ہر قسم کے ثمرات و نعماء دکھائی گئیں اتنے میں الہام ہوا

یاتیك من کل فج عمیق

پھر دوزخ دکھایا گیا وہ سخت مکروہ اور پاخانہ کی شکل تھا اتنے میں الہاماً زبان پر جاری ہوا

لولا فضل الله ورحمته علےٰ لالقی راسی فی ھٰذہ الکنیف (الحکم جلد ۳ نمبر ۲۴ ۱۸۹۹ء)

(۴۷) ۳۰ اگست ۱۸۹۹ء رؤیا میں نبض پر ہاتھ رکھکر کہا کہ اس سے ذلت کی آواز آتی ہے۔ یا نصرت کی تو نبض سے نصرت کی آواز آئی (الحکم جلد ۳ نمبر ۳۲ ۱۸۹۹ء)

(۴۸) ۱۸ ستمبر ۱۸۹۹ء بروز دوشنبہ خواب میں دیکھا کہ بارش ہو رہی ہے آہستہ آہستہ مینہ برس رہا ہے مینے شائد خواب میں یہ کہا کہ تم تو ابھی دعا کرنے کو تھے کہ بارش ہو سو ہو ہی گئی (الحکم جلد ۳ نمبر ۳۶ ۱۸۹۹ء)

(۴۹) ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو خواب میں مجھے یہ دکھایا گیا کہ ایک لڑکا ہے جسکا نام عزیز ہے اور اسکے باپ کے نام کے سر پر سلطان کا لفظ ہے وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور میرے سامنے بٹھایا گیا مینے دیکھا کہ وہ ایک پتلا سا لڑکا گورے رنگ کا ہے۔

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۴ مشتہرہ ۲۲ اکتوبر ۱۸۹۹ء)

(۵۰) ۲۱ر اکتوبر ۱۸۹۹ء میں نے خواب میں محبی اخویم مفتی محمد صادق کو دیکھا ہے اور قبل اسکے جو میں اس خواب کی تفصیل بیان کروں اسقدر لکھنا فائدہ سے خالی نہیں ہوگا کہ مفتی محمد صادق میری جماعت میں سے اور میرے مخلص دوستوں میں سے ہیں جن کا گھر بھیرہ ضلع شاہ پور میں ہے مگر ان دنوں میں انکی ملازمت لاہور میں ہے یہ اپنے نام کی طرح ایک محب صادق ہیں مجھے افسوس ہے کہ میں اپنے اشتہار ۶ر اکتوبر ۱۸۹۹ء میں سہواً انکا تذکرہ کرنا بھول گیا وہ ہمیشہ میرے دینی خدمات میں نہایت جوش سے مصروف ہیں خدا انکو جزاء خیر دے اب خواب کی تفصیل یہ ہے کہ میں نے مفتی صاحب موصوف کو خواب میں دیکھا کہ نہایت روشن اور چمکتا ہوا انکا چہرہ ہے اور ایک لباس فاخرہ جو سفید ہے پہنے ہوئے ہیں اور ہم دونوں ایک بگھی میں سوار ہیں۔ اور وہ لیٹے ہوئے ہیں اور انکی کمر پر میں نے ہاتھ رکھا ہوا ہے (ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۴ اشتہار ۲۲ر اکتوبر ۱۸۹۹ء)

(۵۱) ۱۳ر اپریل ۱۹۰۰ء حضرت مسیح موعودؑ نے خطبہ الہامیہ سنانے کے بعد جب مولوی عبد الکریم صاحب اسکا ترجمہ احباب کو سنا رہے تھے سجدہ شکر بحضور خداوند تبارک و تعالیٰ ادا فرمایا سجدہ سے سر اٹھا کر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ "ابھی میں نے سرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ "مبارک" یہ گویا خطبہ کی قبولیت کا نشان ہے (الحکم جلد ۴ نمبر ۱۶ سنہ ۱۹۰۰ء)

(۵۲) اپریل[۵۱] سنہ ۱۹۰۰ء مرزا ایوب بیگ کی صحت کے لئے دعا کرنے کے ایام میں یہ خواب دیکھا کہ ایک سڑک ہے گویا وہ چاند کے ٹکڑے اکٹھے کر کے بنائی گئی ہے اور ایک شخص ایوب بیگ کو اس سڑک پر سے لے جا رہا ہے اور وہ سڑک آسمان کی طرف جاتی ہے اور نہایت خوش اور چمکیلی ہے گویا زمین پر چاند بچھایا گیا ہے (الحکم جلد ۴ نمبر ۱۸ سنہ ۱۹۰۰ء)

(۵۳) ۲ر جون سنہ ۱۹۰۰ء کو بروز شنبہ بعد دوپہر دو بجے کے وقت مجھے تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ ایک ورق جو نہایت سفید تھا دکھلایا گیا اسکی آخری سطر میں لکھا تھا

اقبال

میں خیال کرتا ہوں کہ آخر سطر میں یہ لفظ لکھنے سے انجام کی طرف اشارہ تھا یعنے انجام باقبال ہے پھر ساتھ ہی یہ الہام ہوا

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۷ سنہ ۱۹۰۲ء)

(۵۴) ۱۴ر اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء رؤیا فرمایا کیا دیکھتا ہوں کہ محمود کی والدہ آئی ہیں اور انکے ہاتھ میں ایک جوتی ہے اور مجھ سے کہتی ہیں یہ نئی جوتی آپ پہن لیں اور پھر میرے ہاتھ میں دیکر کہا یہ جوتی آپ کے لئے ہے پہن لیجئے دشمن زیر ہے (الحکم جلد ۴ نمبر ۳۰ سنہ ۱۹۰۰ء)

[۵۱] تفصیل کے لئے رؤیا نمبر ۵۷ ملاحظہ ہو

(۵۵) ۱۹۰۰ء سے پہلے جناب مرزا محمد یوسف بیگ صاحب سامانوی جو سامانہ علاقہ ریاست پٹیالہ کے رہنے والے ہیں ان کا لڑکا مرزا ابراہیم بیگ مرحوم جو نہایت غریب اور سلیم الطبع اور وجیہ اور خوبصورت تھا بیمار ہوا تب انہوں نے سامانہ سے میری طرف خط لکھا کہ میرا لڑکا بیمار ہے اسکے لئے دعا کی جائے پس جب کہ ابراہیم مرحوم کے لئے میں نے دعا کی تو مجھے فی الفور ایک کشفی حالت پیدا ہو کر دکھائی دیا کہ ابراہیم میرے پاس بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے بہشت سے سلام پہنچا دو جسکے معنے اسی وقت میرے دل میں یہ ڈالے گئے کہ اب ابراہیم کے لئے دنیوی سلامتی کی راہ بند ہے یعنی زندگی کا خاتمہ ہے اسلئے اسکی روح اب بہشتی سلامتی چاہتی ہے یعنے یہ کہ ہمیشہ کے لئے بہشت میں داخل ہو کر دائمی خوشحالی پاوے (تریاق القلوب صفحہ ۱۲۱/۱۲۲)

(۵۶) ۱۹۰۰ء ہمارے دوست مرزا ایوب بیگ صاحب مرحوم ایک مدت سے بیمار چلے آتے تھے۔ آخر ۱۹۰۰ء میں انکی حالت بہت بگڑ گئی اور وہ فاضلکا میں اپنے بھائی مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن کے پاس چلے گئے کچھ دنوں کے بعد دعا کے لئے انکا خط آیا ہم نے دعا کی تو خواب میں دیکھا کہ ایک سڑک ایسی کہ گویا چاند کے ٹکڑے اکٹھے کر کے بنائی گئی ہے اور ایک شخص نہایت خوش شکل عزیز مرحوم کو اس سڑک پر لئے جاتا ہے اور وہ سڑک آسمان کی طرف جاتی ہے اس خواب کی تعبیر یہی تھی کہ انکا خاتمہ بالخیر ہوگا اور وہ بہشتی ہے اور نورانی چہرہ والا شخص ایک فرشتہ تھا جو اس عزیز کو بہشت کی طرف لے جا رہا تھا ہم نے یہ خواب مرزا یعقوب بیگ صاحب کو لکھ دیا اور اپنی جماعت میں بھی شائع کر دیا چنانچہ چھ ماہ کے بعد اس عزیز نے وفات پائی اور جب ہمارے پاس تار پہنچا اور ہم نے تعزیت کا خط لکھنا شروع کیا اور ہماری توجہ اس عزیز کی طرف تھی کہ کس طرح وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ناپدید ہو گیا تو اس حالت میں الہام ہوا کہ

"مبارک وہ آدمی جو اس دروازہ کی راہ سے داخل ہو"

یہ اسبات کی طرف اشارہ تھا کہ عزیز مرحوم کی موت نہایت نیک طور پر ہوئی مرحوم مذکور نیکبخت جوان صالح اور اولیاء اللہ کی صفات اپنے اندر رکھتا تھا (نعل المسیح صفحہ ۲۲۲)

(۵۷) دسمبر ۱۹۰۰ء جس رات میں نے اپنے اس دوست کو یہ باتیں (درباره تفسیر آیت لو تقول علینا بعض الاقاویل) سمجھائیں تو اسی رات مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ حالت ہو کر جو وحی اللہ کے وقت میرے پر وارد ہوتی ہے وہ نظارہ گفتگو کا دوبارہ دکھلایا گیا اور پھر الہام ہوا

قل ان ھدی اللہ ھو الھدیٰ

یعنے خدا نے جو مجھے اس آیت لو تقول علینا کے متعلق سمجھایا ہے وہی معنے صحیح ہیں (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶)

(۵۸) ۴ جنوری ۱۹۰۱ء حضرت ام المومنین ؓ کی طبیعت ۳ جنوری ۱۹۰۱ء کو کسی قدر ناساز ہو گئی

تھی اسکے متعلق حضرت اقدس ع نے سیر کے وقت فرمایا کہ چند روز ہوئے مینے اپنے گھر میں کہا کہ مینے کشف میں دیکھا ہے کہ کوئی عورت آئی ہے اور اسنے آکر کہا ہے کہ تمہیں کچھ ہو گیا ہے اور پھر الہام ہُوا

اصلح زوجتی

چنانچہ کل ۳ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو یہ کشف اور الہام پورا ہو گیا یکایک بیہوشی ہو گئی اور جس طرح پر مجھے دکھایا گیا تھا اسی طرح ایک عورت نے آکر بتا دیا (الحکم جلد ۵ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء)

(۵۹) ۲۶ ریا ۲۷ راگست سنہ ۱۹۰۱ء یا اسکے قریب ایکدن حضرت ع نے فرمایا کہ ہم نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے قے کی ہے اور اسپر کپڑا دیکر اسے چھپاتا ہے (الحکم نمبر ۳۳ جلد ۵ سنہ ۱۹۰۱ء)

(۶۰) ۲۸ راگست سنہ ۱۹۰۱ء فرمایا آج ہمیں ان دونوں قوموں (یعنی عیسائی انگریزوں اور مسلمان مُلّا مولوی لوگوں) کے متعلق ایک نظارہ دکھایا گیا اور الہام کی صورت پیدا ہوئی مگر اچھی طرح یاد نہیں رہا انگریزوں وغیرہ کے متعلق اس طرح سے تھا کہ ان میں بہت لوگ ہیں جو سچائی کی قدر کرینگے اور ملا مولویوں وغیرہ کے متعلق یہ تھا کہ ان میں سے اکثر کی قوت مسلوب ہو گئی ہے (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۳ سنہ ۱۹۰۱ء)

(۶۱) ۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء فرمایا۔ آج ہمنے رؤیا میں دیکھا کہ اللہ تعالےٰ کا دربار ہے اور ایک مجمع ہے اور اس میں تلواروں کا ذکر ہو رہا ہے تو میں نے اللہ تعالےٰ کو مخاطب کر کے کہا کہ

سب سے بہتر اور تیز تر وہ تلوار ہے جو تیری تلوار میرے پاس ہے اسکے بعد ہماری آنکھ کھل گئی (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۳ سنہ ۱۹۰۱ء)

(۶۲) ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء کی رات کو حضرت ام المومنین ع نے ۱۲ بجے کے قریب ایک رؤیا دیکھی اور آپ نے حضرت اقدس ع کو اُسی وقت اس رویا سے اطلاع دی اور وہ یوں ہے۔

عیسیٰ ع کا مسئلہ حل ہو گیا خدا کہتا ہے میں جب عیسیٰ کو اتارتا ہوں تو پوڑی کھینچ لیتا ہوں اسکے معنے حضرت ام المومنین ع کے دل میں یہ ڈالے گئے کہ

عیسیٰ کی حیات و ممات میں انسان کا دخل نہیں

(۱) حضرت امام ع نے فرمایا اسپر مینے توجہ کی تو یہ القا ہُوا۔ کہ حقیقت میں ہزار سالہ موت کے بعد جواب احیا ہُوا ہے اس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہیں ہے

(۲) پھر مینے موت کے متعلق جب توجہ کی تو ذرا سی غنودگی کے بعد الہام ہُوا

"فرشتیں مسلط نہیں کئے جائینگے کہ اس کو ہلاک کریں"

فری میسن کے متعلق میرے دل میں گزرا کہ جن کے ارادے مخفی ہوں۔

(ج) پوڑی کے متعلق یہ تفہیم ہوئی کہ ارواح کا نزول آسمان سے ہی ہوتا ہے اور صعود بھی آسمان پر ہی ہوتا ہے (الحکم جلد ۵ نمبر ۳ ۱۹۰۱ء)

(۶۳) ۱۶ نومبر ۱۹۰۱ء رؤیا دیکھا کہ بکرے کی ران کا ٹکڑہ چھت سے لٹکایا ہوا ہے (الحکم جلد ۵ نمبر ۴۲ ۱۹۰۱ء)

(۶۴) ۱۷ / ۱۸ نومبر ۱۹۰۱ء کی درمیانی شب رؤیا دیکھا کہ ایک سپاہی وارنٹ لیکر آیا ہے اور اس نے میرے ہاتھ پر ایک رسی سی لپیٹی ہے تو میں اسے کہہ رہا ہوں کہ یہ کیا ہے مجھے تو اس سے ایک لذت اور سرور آرہا ہے وہ لذت ایسی ہے کہ میں اسے بیان نہیں کرسکتا پھر اسی اثناء میں میرے ہاتھ میں معًا ایک پروانہ دیا گیا ہے کسی نے کہا کہ یہ اعلےٰ عدالت سے آیا ہے وہ پروانہ بہت ہی خوشخط لکھا ہوا تھا اور میرے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کا لکھا ہوا تھا میں نے اس پروانہ کو جب پڑھا تو اس میں لکھا ہوا تھا عدالت عالیہ نے اسے بری کیا ہے (الحکم جلد ۵ نمبر ۴۴ ۱۹۰۱ء)

(۶۵) ۱۹۰۱ء ایکدفعہ میں نے عالم کشف میں دیکھا کہ مبارک احمد جو پسر چہارم میرا ہے چٹائی کے پاس گر پڑا ہے اور سخت چوٹ آئی ہے اور کرتہ خون سے بھر گیا ہے خدا کی قدرت کہ ابھی اس کشف پر شاید تین منٹ سے زیادہ نہیں گزرے ہونگے کہ میں دالان سے باہر آیا اور مبارک احمد شاید اسوقت سوا دو سال کا ہوگا چٹائی کے پاس کھڑا تھا بچوں کی طرح کوئی حرکت کرکے پیر پھسل گیا۔ اور زمین پر جا پڑا اور کپڑے خون سے بھر گئے اور جس طرح عالم کشف میں دیکھا تھا اسی طرح ظہور میں آگیا (نزول المسیح صفحہ ۲۲۹)

(۶۶) ۱۹۰۱ء ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مبارک احمد میرا چوتھا بیٹا فوت ہوگیا ہے اس سے چند دنوں کے بعد مبارک احمد کو سخت تپ ہوا۔ اور آٹھ دفعہ غش ہوکر آخری غش میں ایسا معلوم ہوا کہ جان نکل گئی ہے آخر دعا شروع کی اور ابھی میں دعا میں تھا کہ سب نے کہا کہ مبارک احمد فوت ہوگیا ہے تب میں نے اسپر اپنا ہاتھ رکھا تو نہ دم تھا نہ نبض تھی آنکھیں میت کی طرح پتھرا گئیں تھیں لیکن دعا نے ایک خارق عادت اثر دکھلایا اور میرے ہاتھ رکھنے سے ہی جان محسوس ہونے لگی یہانتک کہ لڑکا زندہ ہوگیا اور زندگی کے علامات پیدا ہوگئے تب میں نے بلند آواز سے حاضرین کو کہا کہ اگر عیسےٰ ابن مریم نے کوئی مردہ زندہ کیا ہے تو اس سے زیادہ ہرگز نہیں یعنی اسی طرح کا مردہ زندہ ہوا ہوگا نہ کہ وہ جس کی جان آسمان پر پہنچ چکی ہو اور ملک الموت نے اسکی روح کو قرارگاہ تک پہنچا دیا ہو (نزول المسیح صفحہ ۲۲۰)

(۶۷) وانی اریت مبشرۃ فی لیلۃ الثلثاء اذ دعوت اللہ ان یجعلہ

معجزة للعلماء ودعوت ان لا يقدر على مثله احد من الادباء ولا يعطى لهم قدرة على الانشاء فاجيب دعائى فى تلك الليلة المباركة من حضرة الكبرياء وبشرنى ربّى وقال منعهٔ مانع من السماء ففهمت انه يشير الى ان العدا لا يقدرون عليه ولا ياتون بمثله ولا كصفتيه وكانت هٰذهٖ البشارة من الله المنان فى العشر الاخر من رمضان الذى انزل فيه القراٰن (اعجاز المسیح صفحہ ...)

(۶۸) ۶ر اپریل ۱۹۰۲ء صبح فرمایا رات میں نے کشف میں دیکھا کہ کوئی بیمار کتا ہے میں اسے دوا دینے لگا ہوں تو میری زبان پر جاری ہوا

اس کتے کا آخری دم ہے (الحکم جلد ۱۴ نمبر ۱۰ ۱۹۱۰ء)

(۶۹) ۱۹۰۲ء سے پہلے ایک عرصہ ہوا میں نے خواب دیکھا تھا کہ گویا میر ناصر نواب صاحب ایک دیوار بنا رہے ہیں جو فصیل شہر ہے میں نے اسکو جو دیکھا تو خوف آیا کیونکہ وہ قد آدم بنی ہوئی تھی خوف یہ ہوا کہ اس پر آدمی چڑھ سکتا ہے مگر جب دوسری طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ قادیان بہت اونچی کی گئی ہے اسلئے یہ دیوار دوسری طرف سے بہت اونچی ہے اور یہ دیوار گویا پختہ کی بنی ہوئی ہے فرش کی زمین بھی پختہ کی گئی ہے اور غور سے جو دیکھا تو وہ دیوار ہمارے گھروں کے ارد گرد ہے اور ارادہ ہے کہ قادیاں کے گرد بھی بنائی جاوے شاید اللہ رحم کرکے ان بلاؤں میں تخفیف کردے (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۶ ۱۹۰۲ء)

(۷۰) ۱۹۰۲ء سے قبل جن دنوں میاں نبی بخش صاحب عرف عبدالعزیز صاحب نمبردار بٹالہ مخالفت مسیح موعودؑ کے اشتہار چھپواتا پھرتا تھا تو حضرت اقدس ؑ نے اسکے متعلق ایک رؤیا دیکھا کہ گویا اسی راستہ سے ہم سیر کو نکلے ہیں تو اس بڑ کے درخت کے نیچے جو میران بخش حجام کی حویلی کے پاس ہے نبی بخش سامنے سے آکر ملا ہے اور اس نے مصافحہ کیا ہے (۹ر اکتوبر ۱۹۰۲ء کو نبی بخش توبہ کرکے احمدی بنگیا) (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۸ ۱۹۰۲ء)

(۷۱) ۱۶ر اکتوبر ۱۹۰۲ء بعد ادائے نماز مغرب آپؑ نے رؤیا سنائی کہ میں نے اپنے والد صاحب کو خواب میں دیکھا (دراصل ملائکہ کا تمثل تھا مگر آپ کی صورت میں) آپ کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی چھڑی ہے گویا مجھے مارنے کیلئے ہے میں نے کہا کوئی اپنی اولاد کو بھی مارتا ہے جب میں یہ کہتا ہوں تو انکی آنکھیں پُرآب ہو جاتی ہیں پھر وہ ایسا ہی کرتے ہیں تو میں یہی کہتا ہوں آخر دو تین بار جب اسی طرح ہوا پھر میری آنکھ کھل گئی۔ (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ ۱۹۰۲ء)

(۴۲) ۱۶ نومبر ۱۹۰۲ء یوم یکشنبہ حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ مجھے رویا ہوا ہے کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی سر سے ننگا میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے میرے پاس آیا ہے اُس سے مجھے سخت بدبو آتی ہے۔ میرے پاس آکر کہتا ہے کہ میرے کان کے نیچے طاعون کی گلٹی نکلی ہوئی ہے میں اُسے کہتا ہوں پیچھے ہٹ جا پیچھے ہٹ جا۔ آپؑ نے فرمایا کہ اسکے ساتھ تفہیم الٰہی کوئی نہیں (البدر جلد اول نمبر ۵/۶ ۱۳۲۰ھ)

(۴۳) ۱۷ نومبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ۔ فرمایا رات مینے خواب میں کچھ بارش ہوتی دیکھی ہے یونہی ترشح سا ہے اور قطرات پڑ رہے ہیں مگر بڑے آرام اور سکون سے (البدر جلد اول نمبر ۵/۶ ۱۳۲۰ھ)

(۴۴) ۱۸ نومبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ۔ فجر کی باجماعت نماز ادا کرنیکے بعد حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ کہ نماز سے کوئی ۲۰ یا ۲۵ منٹ پیشتر مینے خواب دیکھا کہ گویا ایک زمین خریدی ہے کہ اپنی جماعت کی میتیں وہاں دفن کیا کریں تو کہا گیا کہ اسکا نام مقبرہ بہشتی ہے یعنے جو اس میں دفن ہوگا وہ بہشتی ہوگا پھر اسکے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ کشمیر میں کسر صلیب کے لئے یہ سامان ہوا ہے کہ کچھ پرانی انجیلیں وہاں سے نکلی ہیں مینے تجویز کی کہ کچھ آدمی وہاں جاویں تو وہ انجیلیں لاویں تو ایک کتاب اُنپر لکھی جاوے یہ سنکر مولوی مبارک علی صاحب طیار ہوئے کہ میں جاتا ہوں مگر اس مقبرہ بہشتی میں میرے لئے جگہ رکھی جاوے مینے کہا کہ خلیفہ نورالدین کو بھی ساتھ بھیجدو (البدر جلد اول نمبر ۵/۶ ۱۳۲۰ھ)

(۴۵) ۲۷ نومبر ۱۹۰۲ء میں جب اشتہار کو ختم کر چکا شائد دو تین سطریں باقی تھیں تو خواب نے میرے پر زور کیا یہانتک کہ میں مجبوری کاغذ کو ہاتھ سے چھوڑ کر سو گیا تو خواب میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی نظر کے سامنے آگئے مینے ان دونوں کو مخاطب کرکے یہ کہا

خسف القمر والشمس فی رمضان
فبای الآء ربکما تکذبٰن

یعنی چاند اور سورج کو تو رمضان میں گرہن لگ چکا پس تم اے دونوں صاحبو اکیوں خدا کی نعمت کی تکذیب کر رہے ہو پھر میں خواب میں اخویم مولوی عبد الکریم صاحب کو کہتا ہوں کہ آلا سے مراد اسجگہ میں ہوں اور پھر مینے ایک دالان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا کہ اس میں چراغ روشن ہے گویا رات کا وقت ہے اور اسی الہام مندرجہ بالا کو چند آدمی چراغ کے سامنے قرآن شریف کھول کر اس سے یہ دونو فقرے نقل کر رہے ہیں گویا اسی ترتیب سے قرآن شریف میں وہ موجود ہے اور ان میں سے ایک شخص کو مینے شناخت کیا کہ میاں نبی بخش صاحب رفوگر امرتسری ہیں (ریویو بر مباحثہ محمد حسین بٹالوی و عبد اللہ چکڑالوی صفحہ ۳ حاشیہ)

(۷۶) ۲۷ نومبر ۱۹۰۲ء آج رات مجھے رؤیا میں دکھایا گیا کہ ایک درخت بار دار اور نہایت لطیف اور
خوبصورت پھلوں سے لدا ہوا ہے اور کچھ جماعت تکلف اور زور سے ایک بوٹی کو اس پر چڑھانا چاہتی ہے جس کی جڑ
نہیں بلکہ چڑھا رکھی ہے وہ بوٹی افتیموں کی مانند ہے اور جیسے جیسے وہ بوٹی اس درخت پر چڑھتی ہے
اسکے پھلوں کو نقصان پہنچاتی ہے اور اس لطیف درخت میں ایک کھجاہٹ اور بدشکلی پیدا ہو رہی ہے۔ اور
جن پھلوں کی اس درخت سے توقع کیجاتی ہے انکے ضائع ہونیکا سخت اندیشہ ہے بلکہ کچھ ضائع ہو چکے ہیں تب
میرا دل اسبات کو دیکھکر گھبرایا اور پگھل گیا۔ اور مینے ایک شخص کو جو ایک نیک اور پاک انسان کی صورت پکڑا
تھا پوچھا کہ یہ درخت کیا ہے اور یہ بوٹی کیسی ہے جس نے ایسے لطیف درخت کو شکنجہ میں دبا رکھا ہے تب
اسنے جواب میں مجھے یہ کہا کہ یہ درخت قرآن خدا کا کلام ہے اور یہ بوٹی وہ احادیث اور اقوال وغیرہ ہیں۔ جو
قرآن کے مخالف ہیں یا مخالف ٹھہرائی جاتی ہیں اور انکی کثرت نے اس درخت کو دبا لیا ہے اور اس کو
نقصان پہنچا رہے ہیں تب میری آنکھ کھل گئی چنانچہ میں آنکھ کھلتے ہی اسوقت جو رات ہے۔ اس
مضمون کو لکھ رہا ہوں اور اب ختم کرتا ہوں اور یہ شنبہ کی رات ہے اور ۱۲ بجے کے بعد ۲۰ منٹ کم دو بجے
کا وقت ہے فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ م غ ا (ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ ۵ حاشیہ)

(۷۷) ۲۹ نومبر ۱۹۰۲ء روز شنبہ یہ خواب قریباً دو ہفتہ پہلے کا ہے۔ فرمایا کہ۔ ایک مقام پر میں کھڑا
ہوں تو ایک شخص آکر چیل کی طرح جھپٹا مار کر میرے سر سے ٹوپی لے گیا پھر دوسری بار حملہ کر کے آیا کہ میرا
عمامہ لیجاوے مگر میں اپنے دل میں مطمئن ہوں کہ یہ نہیں لیجا سکتا اتنے میں ایک نحیف الوجود شخص نے اسے
پکڑ لیا مگر میرا قلب شہادت دیتا تھا کہ یہ شخص دل کا صاف نہیں ہے اتنے میں ایک اور شخص آگیا جو قادیان
کا رہنے والا تھا اسنے بھی اسے پکڑ لیا میں جانتا تھا کہ موخر الذکر ایک مومن متقی ہے پھر اسے عدالت میں لے
گئے تو حاکم نے اسے جاتے ہی ۴ یا ۶ یا ۹ ماہ کی قید کا حکم دیدیا (البدر جلد اول نمبر ۵ سنہ ۱۳۲۰ھ)

(۷۸) ۷ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز یکشنبہ بوقت ظہر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ رات کو میری ایسی حالت
تھی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے۔ اسی حالت
میں میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر میں ہوں اور وہ کوچہ سربستہ سا معلوم ہوتا ہے کہ ۳ بھینسے
آئے ہیں ایک ان میں سے میری طرف آیا تو مینے اسے مار کر ہٹا دیا پھر دوسرا آیا تو اسے بھی ہٹا دیا پھر تیسرا آیا
اور وہ ایسا پر زور معلوم ہوتا تھا کہ مینے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے
اندیشہ ہوا تو اسنے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا مینے اسوقت یہ غنیمت سمجھا کہ اسکے ساتھ رگڑ کر نکلجاؤں۔ میں
وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا مگر مینے پھر کر نہ دیکھا اسوقت خواب

میں خدا تعالےٰ کی طرف سے میرے پر مندرجہ ذیل دعا القا کی گئی

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھیگا ہر ایک آفت سے اُسے نجات ہوگی اس خواب کے بعد پھر گیا دیکھتا ہوں کہ ایک گھوڑے کا سوار ملا جب میں گھر کے قریب آیا تو ایک شخص نے میرے ہاتھ پر پیسے رکھے میں نے خیال کیا کہ اس میں دونی چونی بھی ہوگی آگے آیا تو دیکھا کہ ہزارہا آدمی بیٹھے ہیں اور کپڑے سب کے پرانے معلوم ہوتے ہیں مسجد میں اور آگے بڑھا تو دیکھا ایک جنازہ رکھا ہوا ہے اسکی بڑی سی چارپائی ہے یہ معلوم نہیں کہ کس کا جنازہ ہے (البدر جلد اول نمبر ۷ سنہ ۱۳۲۰ھ)

(۹) ۸ر دسمبر ۱۹۰۲ء دوشنبہ نماز عصر سے قبل حضرت مسیح موعودؑ نے رویا سنائی کہ میں دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر وضو کرنے لگا تو معلوم ہوا کہ وہ زمین پولی ہے اور اُس کے نیچے ایک غار سی چلی جاتی ہے میں نے اس میں پاؤں رکھا تو دھس گیا اور خوب یاد ہے کہ پھر میں نیچے ہی نیچے چلا گیا پھر ایک جست کر کے میں اوپر آگیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں ہوا میں تیر رہا ہوں اور ایک گڑھا ہے مثل دائرے کے گول اور اس قدر بڑا جیسے یہاں سے نواب صاحب کا گھر اور میں اُس پر اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر تیر رہا ہوں سید محمد احسن صاحب کنارہ پر تھے میں نے انکو بلا کر کہا کہ دیکھیے کہ عیسےٰ تو پانی پر چلتے تھے اور میں ہوا پر تیر رہا ہوں اور میرے خدا کا فضل ان سے بڑھکر مجھ پر ہے حامد علی میرے ساتھ ہے اور اس گڑھے پر ہم نے کئی پھیرے کئے نہ ہاتھ نہ پاؤں ہلانے پڑتے ہیں اور بڑی آسانی سے اِدھر اُدھر تیر رہے ہیں ایک بجنے میں ۲۰ منٹ باقی تھے کہ میں نے یہ خواب دیکھا (البدر جلد اول نمبر ۷ سنہ ۱۳۲۰ھ)

(۸۰) ۱۹ر دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ۔ مغرب و عشاکی نماز باجماعت ادا کر کے حضرت مسیح موعودؑ تشریف لے گئے اور پھر تشریف لائے تو آپ نے اپنی تین رؤیا سنائیں جو کہ آپؑ نے پے در پے دیکھی تھیں۔

(اول) کہ ایک شخص نے ایک روپیہ اور پانچ چھوارے رؤیا میں دئے اسکے بعد پھر غنودگی ہوئی تو دیکھا کہ تریاق القلوب کا ایک صفحہ دکھایا گیا ہے جس پر علیٰ شکر المصائب لکھا ہوا ہے جس کے یہ معنے ہوئے کہ ھٰذہٖ صلۃ علےٰ شکر المصائب گویا یہ روپیہ اور چھوارے شکر المصائب کا صلہ ہے تیسری دفعہ پھر کچھ ورق دکھائے گئے جن پر بیٹوں کے بارے میں کچھ لکھا ہوا تھا اور جو اسوقت یاد نہیں ہے (البدر جلد اول نمبر ۹ سنہ ۱۳۲۰ھ)

(۸۱) ۲۳ر دسمبر ۱۹۰۲ء فجر سہ شنبہ رؤیا میں کسی اور جگہ ہوں اور قادیان کی طرف آنا چاہتا ہوں

ایک دو آدمی ساتھ ہیں کسی نے کہا راستہ بند ہے ایک بڑا بحر زخار چل رہا ہے میں نے دیکھا تو واقعی میں کوئی دریا نہیں بلکہ ایک بڑا سمندر ہے اور پیچیدہ ہو ہو کر چل رہا ہے جیسے سانپ چلا کرتا ہے ہم واپس چلے آئے کہ ابھی راستہ نہیں اور یہ راہ بڑا خوفناک ہے (البدر جلد اول نمبر ۱ ۱۹۰۳ء)

(۸۲) ۲۱ دسمبر ۱۹۰۲ء چار شنبہ حضور نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک خاکروبہ نے ایک جگہ سے میلا اٹھایا اور اسکا ایک حصہ چھوڑ دیا میں جو مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا مجھے نظر آیا کہ اس نے ایک حصہ چھوڑ دیا ہے تو میں نے اس خاکروبہ سے کہا وہ سن کر حیران ہوئی کہ میں نے اندر بیٹھے کیسے دیکھ لیا میں نے اسپر خدا کا شکر ادا کیا کہ یہ باوجود میلے کے سر پر موجود ہونے کے نہیں دیکھ سکتی حالانکہ مجھے خدا نے اسقدر دور دراز فاصلہ سے دکھلا دیا (البدر جلد اول نمبر ۱ ۱۹۰۳ء)

(۸۳) ۱۹۰۲ء سے قبل کشفی طور پر ایک مرتبہ مجھے ایک شخص دکھایا گیا گویا وہ سنسکرت کا ایک عالم آدمی ہے جو کرشن کا نہایت درجہ معتقد ہے وہ میرے سامنے کھڑا ہوا اور مجھے مخاطب کر کے بولا کہ

"ہے رودر گوپال تیری استت گیتا میں لکھی ہے"

اُسی وقت میں نے سمجھا کہ تمام دنیا ایک رودر گوپال کا انتظار کر رہی ہے کیا ہندو اور کیا مسلمان اور کیا عیسائی مگر اپنے اپنے لفظوں اور زبانوں میں (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۰ حاشیہ)

(۸۴) ۱۹۰۲ء سے قبل۔ واضح ہو کہ خدا تعالے نے کشفی حالت میں بارہا مجھے اس بات پہ اطلاع دی ہے کہ آریہ قوم میں کرشن نام ایک شخص جو گزرا ہے وہ خدا کے برگزیدوں اور اپنے وقت کے نبیوں میں سے تھا اور ہندوؤں میں اوتار کا لفظ درحقیقت نبی کے ہم معنی ہے (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۰ حاشیہ در حاشیہ)

(۸۵) ۱۹۰۲ء رویا۔ میں نے ایک جانور دیکھا جسکا قد ہاتھی کے قد کے برابر تھا مگر منہ آدمی کے منہ سے ملتا تھا۔ اور بعض اعضا دوسرے جانوروں سے مشابہ تھے اور میں نے دیکھا کہ وہ یونہی قدرت کے ہاتھ سے پیدا ہو گیا۔ اور میں ایک ایسی جگہ پر بیٹھا ہوں جہاں چاروں طرف بن ہیں جن میں بیل گدھے گھوڑے کتے سؤر بھیڑیئے اونٹ وغیرہ ہر ایک قسم کے موجود ہیں اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ سب انسان ہیں جو بد عملوں سے ان صورتوں میں ہیں اور پھر میں نے دیکھا کہ وہ ہاتھی کی ضخامت کا جانور جو مختلف شکلوں کا مجموعہ ہے جو محض قدرت سے زمین میں سے پیدا ہو گیا ہے وہ میرے پاس آ بیٹھا ہے اور قطب کی طرف اُسکا منہ ہے خاموش صورت ہے آنکھوں میں بہت حیا ہے اور بار بار چند منٹ کے بعد اُن بنوں میں سے کسی بن کی طرف دوڑتا ہے اور جب بن میں داخل ہوتا ہے تو اسکے داخل ہونے کے ساتھ ہی شور قیامت اٹھتا ہے اور ان جانوروں کو کھانا شروع کرتا ہے اور ہڈیوں کے چابنے کی آواز آتی

ہے تب وہ فراغت کر کے پھر میرے پاس آ بیٹھتا ہے اور شاید دس منٹ کے قریب بیٹھا رہتا ہے اور پھر دوسرے بن کی طرف جاتا ہے اور وہی صورت پیش آتی ہے جو پہلے آئی تھی اور پھر میرے پاس آ بیٹھتا ہے آنکھیں اسکی بہت لمبی ہیں اور میں اسکو ہر ایک دفعہ جو میرے پاس آتا ہے خوب نظر لگا کر دیکھتا ہوں۔ اور وہ اپنے چہرہ کے انداز سے مجھے یہ بتلاتا ہے کہ میرا اس میں کیا قصور ہے میں مامور ہوں اور نہایت شریف اور پرہیزگار جانور معلوم ہوتا ہے اور کچھ اپنی طرف سے نہیں کرتا بلکہ وہی کرتا ہے جو اسکو حکم ہوتا ہے تب میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہی طاعون ہے اور یہی وہ دابۃ الارض ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں وعدہ تھا۔ کہ آخری زمانہ میں ہم اسکو نکالینگے اور وہ لوگوں کو اسلئے کاٹیگا کہ وہ ہمارے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے (نزول المسیح صفحہ ۴۳، ۱۹۰۹ء)

(۸۶) یکم جنوری ۱۹۰۳ء پنجشنبہ۔ فجر کے وقت حضورؑ نے رؤیا سنائی کہ اول ایک خفیف خواب میں جو کشف کے رنگ میں تھی مجھے دکھایا گیا کہ مینے ایک لباس فاخرہ پہنا ہوا ہے اور چہرہ چمک رہا ہے پھر وہ کشفی حالت وحی الٰہی کی طرف منتقل ہوگئی چنانچہ وہ تمام فقرات وحی الٰہی کے جو بعض اس کشف سے پہلے اور بعض بعد میں تھے ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

یبدی لک الرحمان شیئًا۔ اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ بشارۃ تلقاھا النبیون

(البدر جلد اول نمبر ۱، ۱۹۰۳ء)

(۸۷) یکم جنوری ۱۹۰۳ء فرمایا ایک دفعہ مینے اسی لیکھرام کے متعلق دیکھا کہ ایک نیزہ ہے اس کا پھل بڑا چمکتا ہے اور لیکھرام کا سر پڑا ہوا ہے اُسے اس نیزے سے پرو دیا ہے اور کہا گیا کہ پھر یہ قادیان میں نہ آویگا (ان ایام میں لیکھرام قادیان میں تھا اور اسکے قتل سے ایک ماہ پیشتر کا یہ واقعہ ہے) (البدر جلد اول نمبر ۱۲ ۱۹۰۳ء)

(۸۸) ۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء یکشنبہ فرمایا کہ آج صبح مینے ایک خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے اسکے ایک طرف کچھ اشتہار ہے اور دوسری طرف ہماری طرف سے لکھا ہوا ہے جس کا عنوان یہ ہے

"بقیۃ الطاعون" (البدر جلد اول نمبر ۱۲ ۱۹۰۳ء)

(۸۹) ۲۰ جنوری ۱۹۰۳ء دوشنبہ قبل عشا حضرت اقدسؑ نے یہ رویا سنائی۔ کہ میں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں اور میں اپنے آپکو موسیٰ سمجھتا ہوں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں نظر اٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرعون ایک لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے اور اسکے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے و گاڑیوں اور رتھوں کے ہے وہ ہمارے بہت قریب آگیا

ہے میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں اور اکثر ان میں سے بیدل ہوگئے ہیں اور بلند آواز سے چلاتے ہیں کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے تو مینے بلند آواز سے کہا کَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ اتنے میں مَیں بیدار ہوگیا اور زبان پر یہی الفاظ جاری تھے (البدر جلد دوم نمبر ۱-۲ سنہ ۱۹۰۳ء)

(۹۰) ۲۲ر جنوری سنہ ۱۹۰۳ء پنجشنبہ بالمقوحضرت اقدسؑ نے یہ خواب دیکھا کہ ایک سخت زلزلہ آیا ہے مگر اس سے کسی عمارت کا نقصان نہیں ہوا (البدر جلد ۲ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۳ء)

(۹۱) ۲۲ر جنوری سنہ ۱۹۰۳ء فرمایا مینے دیکھا کہ زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں آگیا ہے وہ بڑا لمبا اور خوبصورت ہے پھر مینے غور سے دیکھا تو وہ بندوق ہے اور یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ بندوق ہے بلکہ اس میں پوشیدہ نالیاں بھی ہیں گویا بظاہر سونٹا معلوم ہوتا ہے اور وہ بندوق بھی ہے (الحکم جلد ۷ نمبر ۴ سنہ ۱۹۰۳ء)

(۹۲) ۲۲ر جنوری سنہ ۱۹۰۳ء پھر دیکھا کہ خوارزم بادشاہ جو بوعلی سینا کے وقت میں تھا اس کی تیر کمان میرے ہاتھ میں ہے بوعلی سینا بھی پاس ہی کھڑا ہے اور اس تیر کمان سے مینے ایک شیر کو بھی شکار کیا (الحکم جلد ۷ نمبر ۴ سنہ ۱۹۰۳ء)

(۹۳) ۲۴ر جنوری سنہ ۱۹۰۳ء شنبہ فرمایا آج ایک کشف میں دکھایا گیا تَفْصِیْلُ مَا صَنَعَ اللّٰہُ فِیْ ھٰذَا الْبَأْسِ بَعْدَ مَا اَشَعْتَہٗ فِی النَّاسِ۔ اسکے بعد الہامی صورت ہوگئی اور زبان پر یہی جاری تھا (البدر جلد ۲ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۳ء)

(۹۴) ۲۵ر جنوری سنہ ۱۹۰۳ء یکشنبہ حضرت اقدسؑ نے رؤیا سنائی کہ مجھے کھانسی کی کمال تکلیف تھی مینے خواب میں دیکھا کہ مولوی محمد احسن صاحب مجھے ایک گانٹھ سونٹھ یا سپاری کی اور جائفل دے رہے ہیں کہ اسے منہ میں رکھو

اس خواب کے بعد مجھے دو گھنٹہ تک آرام رہا اور اب بھی تکلیف تو ہے مگر بہت کم اور ۲۶ جنوری کی سیر میں آپؑ نے فرمایا کہ رات کو مینے سونٹھ اور جائفل منہ میں رکھا تھا اس سے کھانسی کو بہت ہی آرام ہے (البدر جلد ۲ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۳ء)

(۹۵) ۲۶ر جنوری سنہ ۱۹۰۳ء دوشنبہ مَیں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کی عدالت میں ہوں میں منتظر ہوں کہ میرا مقدمہ بھی ہے اتنے میں جواب ملا

اِصْبِرْ سَنَفْرَغُ یَا مِرْزَا (البدر جلد ۲ نمبر ۶ سنہ ۱۹۰۳ء)

(۹۶) ۲۶ر جنوری سنہ ۱۹۰۳ء دوشنبہ فرمایا پھر میں ایک دفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ میں کچہری میں گیا ہوں تو اللہ تعالےٰ ایک حاکم کی صورت پر کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور ایکطرف ایک سر رشتہ دار ہے

کرنا تھا میں ایک مسل لئے ہوئے پیش کر رہا ہے حاکم نے مسل اٹھا کر کہا کہ مرزا حاضر ہے تو مینے باریک نظر سے دیکھا کہ ایک کرسی اسکے ایک طرف خالی پڑی ہوئی معلوم ہوئی اسنے مجھے کہا کہ اسپر بیٹھو اور اسنے مسل ہاتھ میں لی ہوئی ہے اتنے میں میں بیدار ہو گیا (البدر جلد دوم نمبر ۶ ۱۹۰۳ء)

(۹۷) ۲۷ ، ۲۸ جنوری ۱۹۰۳ء ان تاریخوں کی درمیانی شب رات کے ایک بجے حضرت مسیح موعودؑ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی کی کوٹھڑی میں تشریف لائے دروازہ بند تھا آپ نے کھٹکھٹایا مولوی صاحب نے لاعلمی سے پوچھا کہ کون ہے حضرت اقدسؑ نے جواب دیا کہ میں ہوں غلام احمدؐ۔ آپؑ کے دست مبارک میں لالٹین تھی آپؑ نے اندر داخل ہو کر فرمایا کہ اس وقت مجھے اول ایک کشفی صورت میں خواب کے ذریعہ سے دکھلایا گیا ہے کہ میرے گھر میں (ام المومنینؓ) کہتے ہیں کہ اگر میں فوت ہو جاؤں تو میری تجہیز و تکفین آپؑ خود اپنے ہاتھ سے کرنا اسکے بعد مجھے ایک بڑا متذ الہام ہوا ہے

غاسق اللّٰہ

مجھے اسکے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں کہ جو بچہ میرے ہاں پیدا ہونے والا ہے وہ زندہ نہ رہیگا اسلئے آپ بھی دعا میں مشغول ہوں اور باقی احباب کو بھی اطلاع دیدیں کہ دعاؤں میں مشغول ہوں (البدر جلد ۲ نمبر ۲/۱ ۱۹۰۳ء)

۲۷ ، ۲۸ جنوری ۱۹۰۳ء کی درمیانی شب آپؑ نے رویا سنائی کہ میں جہلم میں ہوں اور ڈپٹی سنسار چند صاحب کے کمرہ سے گزر کر اس کوٹھی کے ایک اور کمرے کی طرف جا رہا ہوں (البدر جلد دوم نمبر ۲/۱ ۱۹۰۳ء)

(۹۹) ۲۸ جنوری ۱۹۰۳ء چہار شنبہ۔ آج صبح کو الہام ہوا "سأكرمك اكرامًا عجبًا" اسکے بعد تھوڑی سی غنودگی میں ایک خواب بھی دیکھا کہ ایک چوغہ سنہری بہت خوبصورت ہے مینے کہا کہ عید کے دن پہنونگا (البدر جلد دوم نمبر ۶ ۱۹۰۳ء)

(۱۰۰) ۲۵ جنوری ۱۹۰۳ء فرمایا گھر میں بھی (یعنی حضرت ام المومنینؓ نے) راتکو ایک خواب دیکھا کہ بچہ ہوا ہوا ہے تو انھوں نے مجھے کہا کہ میری طرف سے بھی نفل پڑھنا اور اپنی طرف سے بھی پھر ڈاکٹرنی کو کہا کہ لڑکا اسے لیتو اسنے جواب دیا کہ لوں کیسے وہ تو مردہ ہے تو انہوں نے کہا اچھا پھر مبارک کا قدر قائم رہیگا

فرمایا مینے اسکی یہ تعبیر کی کہ لڑکی اصل میں زندہ بدست مردہ ہی ہوا کرتی ہے (البدر جلد ۲ نمبر ۵ ۱۹۰۳ء)

(۱۰۱) ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء[1] رویا دیکھتا ہوں کہ زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں ہے اور ایسا عجیب سیاہ رنگ کا ہے جس طرح انگریزی کارخانوں میں روغنی چیزیں بہت عمدہ اور نفیس بنا کرتی ہیں اور یہ حصہ اسکا لمبے کا ہے اس سونٹے میں ایک یا دو نالی بندوق کی بھی ہیں لیکن اس ترکیب سے بنی ہوئی ہیں

[1] دیکھو نمبر ۹۱

کہ سونے میں مخفی ہیں اور جب چاہو تو ان سے کام بھی لے سکتے ہیں (البدر جلد ۲ نمبر ۳ ۱۹۰۳ء)

(۱۰۲) ۲۵؎ جنوری ۱۹۰۳ء رؤیا بو علی سینا کے وقت ایک بادشاہ بنام خوارزم شاہ تھا جو کہ اپنے عدل کیواسطے مشہور ہے مینے دیکھا کہ اسکی تیر کمان میرے ہاتھ میں ہے اور اس بادشاہ اور بو علی سینا کو بھی اپنے پاس کھڑا ہوا دیکھتا ہوں اور مینے اس تیر سے اس شیر کو ہلاک کر دیا ہے (البدر جلد ۲ نمبر ۳ ۱۹۰۳ء)

(۱۰۳) ۲ فروری ۱۹۰۳ء رؤیا مینے مرزا خدا بخش صاحب کو دیکھا ہے کہ انکے کرتے کے ایک دامن پر لہو کے داغ ہیں پھر اور داغ انکے گریبان کے نزدیک بھی دیکھے ہیں میں اسوقت کہتا ہوں کہ یہ ویسے ہی نشان ہیں جیسے کہ عبد اللہ سنوری صاحب کو جو کرتہ دیا گیا ہے اسپر تھے (البدر جلد ۲ نمبر ۳ ۱۹۰۳ء)

(۱۰۴) یکم مارچ ۱۹۰۳ء۔ نواب محمد علیخان صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا کہ آج رات ایک کشف میں آپ کی تصویر ہمارے سامنے آئی اور اتنا لفظ الہام ہوا مُحِبَّۃُ اللّٰہِ (الحکم جلد ۷ نمبر ۹ ۱۹۰۳ء)

(۱۰۵) ۹ مارچ ۱۹۰۳ء فرمایا رات کو مینے ایک خواب دیکھی کہ ایک شخص نے مجھے ایک پروانہ دیا ہے۔ وہ لمبا سا کاغذ ہے مینے پڑھا تو لکھا ہوا تھا کہ عدالت سے چار کے لئے طاعون کا حکم جاری کیا گیا ہے اس پروانہ سے پایا جاتا ہے کہ اسکا اجرا مینے کیا ہے جیسے کاغذات محافظ دفتر کے پاس ہوتے ہیں ویسے ہی وہ میرے پاس ہے۔ مینے کہا کہ یہ حکم ایک عرصہ سے ہے اور اسکی تعمیل آجتک نہ ہوئی اب میں اسکا کیا جواب دونگا اس سے مجھے ایک خوف طاری ہوا۔ اور تمام رات میں اسی خرخشہ میں رہا اور اسپر روشن خط میں لفظ "طاعون" کا لکھا تھا گویا حکم میرے نام آتا ہے۔ اور میں جاری کرتا ہوں پھر مینے دیکھا کہ اپنی جماعت کے چند آدمی کشتی کر رہے ہیں مینے کہا آؤ میں تم کو ایک خواب سناؤں مگر وہ نہ آئے مینے کہا کہ کیوں نہیں سنتے جو شخص خدا کی باتیں نہیں سنتا وہ دوزخی ہوتا ہے (البدر جلد دوم نمبر ۹ ۱۹۰۳ء)

(۱۰۶) ۱۶ مارچ ۱۹۰۳ء دوشنبہ۔ فرمایا رات کو مینے خواب دیکھا کہ ایک شخص اپنی جماعت میں سے گھوڑے پر سے گر پڑا۔ پھر آنکھ کھل گئی سوچتا رہا کہ کیا تعبیر کریں قیاسی طور پر جو بات اقرب ہووے لگائی جاسکتی ہے کہ اس اثنا میں غنودگی غالب ہوئی اور الہام ہوا

"استقامت میں فرق آگیا"

ایک صاحب نے کہا کہ وہ کون شخص ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ معلوم تو ہے مگر جب تک خدا کا اذن نہ ہو میں بتلایا نہیں کرتا میرا کام دعا کرنا ہے (البدر جلد دوم نمبر ۱۰ ۱۹۰۳ء)

(۱۰۷) ۱۹ مارچ ۱۹۰۳ء فرمایا آج مینے ایک خواب دیکھا جیسے آنکھ کے آگے ایک نظارہ گزر جاتا ہے دیکھتا ہوں کہ دو سنڈھوں (بھینسے) کے سر جسم سے الگ کئے ہوئے ہاتھوں میں ہیں ایک ایک ہاتھ

؎ دیکھو نمبر ۹۲

میں اور دوسرا دوسرے ہاتھ ہیں (البدر جلد ۲ نمبر ۱۱ ۱۹۰۳ء)

(۱۰۸) ۲۶ مارچ ۱۹۰۳ء فرمایا۔ آج میری طبیعت علیل تھی اسلئے میری آنکھ لگ گئی جب اٹھا تو یہ الفاظ زبان پر جاری تھے یا سنائی دیئے

"طاعون کا دروازہ کھولا گیا" (البدر جلد ۲ نمبر ۱۱ ۱۹۰۳ء)

(۱۰۹) ۲۶ مارچ ۱۹۰۳ء فرمایا آج رؤیا دیکھا کہ میں اس مکان کی طرف سے مسجد کی طرف چلا جا رہا ہوں میں نے ایک شخص کو آتے ہوئے دیکھا جو کہ ایک سکھ کی طرح معلوم ہوتا تھا جس طرح سے اکالیئے اور کوکے سکھ ہوتے ہیں اسکے ہاتھ میں ایک بہت تیز خوفناک بڑا اور چوڑا چھرا تھا۔ اور اس چھرے کا دستہ چھوٹا سا تھا وہ چھرا بڑا ہی تیز معلوم ہوتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا گویا وہ اس سے لوگوں کو قتل کرتا پھرتا تھا جہاں اسنے چھرا رکھا اور گردن اڑ گئی کچھ اس طرح معلوم ہوتا تھا جسطرح میں نے لیکھرام کے وقت میں ایک آدمی خواب میں دیکھا تھا اسکی صورت بڑی ڈراؤنی تھی اور بڑا ہی دہشت ناک آدمی معلوم ہوتا تھا مجھے بھی اس سے خوف معلوم ہوا اور میں نے اسکی طرف جانا نہ چاہا لیکن میرے پاؤں بہت بوجھل ہو گئے اور میں بڑا ہی زور لگا کر ادھر سے نکلا لیکن اُس نے میری مزاحمت نہ کی اور اگرچہ مجھکو اس سے خوف معلوم ہوا لیکن اسنے مجھ کو کوئی تکلیف نہ دی اور پھر وہ خبر نہیں کہ کس طرف کو نکل گیا (البدر جلد ۲ نمبر ۱۱ ۱۹۰۳ء)

(۱۱۰) ۲۶ مارچ ۱۹۰۳ء رؤیا دیکھا کہ ایک حنائی رنگ کا کاغذ لکھا ہوا دو ورقہ کاغذ کچھ تھوڑے فاصلہ پر گر پڑا ہے میں نے ایک ہندو کو کہا کہ اسکو پکڑ جب وہ پکڑنے لگا تو وہ کاغذ تھوڑی دور آگے جا پڑا۔ پھر وہ ہندو اٹھانے لگا تو وہاں سے اُڑ کر اور آگے جا پڑا۔ لیکن وہ دو ورقہ اس طرح کچھ ترتیب سے کھلکر اڑتا رہا ہے کہ اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ کوئی جاندار چیز ہے جب وہ کچھ فاصلہ تک چلا گیا تو وہ ہندو وہاں جا کر پھر اس کو پکڑنے لگا تب وہ دو ورقہ اڑ کر میرے پاس آ گیا تو اُسوقت میری زبان سے یہ کلمہ نکلا

"جس کا تھا اُسکے پاس آ گیا"

پھر میں نے اسکو مخاطب ہو کر کہا کہ ہم وہ قوم ہیں جو روح القدس کے بلائے بولتے ہیں ہم وہ قوم ہیں جنکے حق میں خدا نے فرمایا ہے

لننفخنا فیھم من صدفنا (البدر جلد ۲ نمبر ۱۱ ۱۹۰۳ء)

(۱۱۱) ۷۔ اپریل ۱۹۰۳ء رؤیا دیکھا جیسا کہ میں کسی راستہ پر چلا جاتا ہوں گھر کے لوگ بھی ساتھ ہیں اور مبارک احمد کو میں نے گود میں لیا ہوا ہے بعض جگہ نشیب و فراز بھی آ جاتا ہے جیسے کہ دیوار کے برابر چڑھنا پڑتا ہے مگر آسانی سے اُتر چڑھ جاتا ہوں اور مبارک احمد اسی طرح میری گود میں ہے ارادہ ہے کہ ایک مسجد

میں جاتا ہے جاتے جاتے ایک گھر میں جا داخل ہوئے ہیں گویا وہ گھر ہی مسجد موعود ہے جس کی طرف ہم جا رہے ہیں اندر جا کر دیکھا ہے کہ ایک عورت بعمر ۱۸ سال سفید رنگ وہاں بیٹھی ہے اسکے کپڑے بھگوے رنگ کے ہیں مگر بہت صاف ہیں جب اندر گئے ہیں تو گھر والوں نے کہا ہے کہ یہ احسن کی ہمشیرہ ہے۔

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۵ سنہ ۱۹۰۳ء)

(۱۱۲) ۱۳/ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء حضرت اقدس ؑ نے اپنا خواب سنایا فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا بحرِ ذخار کی طرح دریا ہے جو سانپ کی طرح بل پیچ کھاتا مغرب سے مشرق کو جا رہا ہے۔ اور پھر دیکھتے دیکھتے سمت بدل کر مشرق سے مغرب کو الٹا بہنے لگا ہے (الحکم جلد ۷ نمبر ۱۴ سنہ ۱۹۰۳ء)

(۱۱۳) ۱۸/ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء شام کو حضرت اقدس ؑ نے فرمایا کہ میں لیٹا ہوا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نظر کے آگے سے پھر گئے پھر یہ لفظ الہام ہوئے

ساخبرہ فی اخر الوقت انّك لست علے الحق (البدر جلد ۲ نمبر ۱۴ سنہ ۱۹۰۳ء)

(۱۱۴) یکم مئی سنہ ۱۹۰۳ء فرمایا کہ مینے ایک منذر رویا دیکھی ہے مگر شکر ہے کہ وہ درمیان میں رہگئی۔ دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص ہے جو میدان میں بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ یہاں ایک بیل ذبح کرینگے وہ باتوں میں ہی رہا اور کوئی بیل وغیرہ ذبح نہ ہوا اسی حالت میں الہام ہوا جس کے الفاظ تو یاد نہیں ہے (البدر جلد ۲ نمبر ۱۶ سنہ ۱۹۰۳ء)

(۱۱۵) ۱۹/ مئی سنہ ۱۹۰۳ء بعد نماز فجر حضرت اقدس ؑ نے فرمایا کہ ۱۲ بجے کے قریب مینے ایک رؤیا میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ یہ فتح ہوگئی بار بار اسے تکرار کرتا ہے گویا کہ بہت سی فتوحات کی طرف اشارہ ہے اسکے بعد طبیعت وحی کی طرف منتقل ہوئی اور الہام ہوا

مجموعہ فتوحات (البدر جلد دوم نمبر ۱۹ سنہ ۱۹۰۳ء)

(۱۱۶) ۴/ جون سنہ ۱۹۰۳ء فرمایا ۲ یا ۳ بجے رات کو مینے ایک خواب دیکھا کہ ایک جگہ پر معہ چند ایک دوستوں کے گیا ہوں وہ دوست وہی ہیں جو راتدن پاس رہتے ہیں ایک ان میں مخالف بھی معلوم ہوتا ہے اسکا سیاہ رنگ لمبا قد اور کپڑے چرکین ہیں آگے جاتے ہوئے تین قبریں نظر آئی ہیں ایک قبر کو دیکھ کر مینے خیال کیا کہ والد صاحب کی قبر ہے۔ اور دوسری قبریں سامنے نظر آئیں میں انکی طرف چلا اس قبر سے کچھ فاصلہ پر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ صاحب قبر (جسے مینے والد کی قبر سمجھا تھا) زندہ ہو کر قبر پر بیٹھا ہوا ہے غور سے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اور شکل ہے والد صاحب کی شکل نہیں مگر خوب گورا رنگ پتلا بدن فربہ چہرہ ہے مینے سمجھا کہ اس قبر میں یہی تھا اتنے میں اسنے آگے ہاتھ بڑھایا کہ مصافحہ کرے میں نے مصافحہ کیا اور نام پوچھا تو اسنے کہا نظام الدین پھر ہم وہاں سے چلے آئے آتے ہوئے میں نے اسے پیغام

دیا۔ کہ پیغمبر خدا صلعم اور والد صاحب کو السلام علیکم کہہ چھوڑتا۔ راستہ میں مینے اس مخالف سے پوچھا کہ آج جو مینے یہ عظیم الشان معجزہ دیکھا۔ کیا اب بھی نہ مانوگے۔ تو اسنے جواب دیا۔ کہ اب تو حد ہوگئی اب بھی نہ مانوں۔ تو کب مانوں۔ مردہ زندہ ہوگیا۔ اسکے بعد الہام ہوا

سَلِیْمٌ حَامِدٌ مُسْتَبْشِرًا

کچھ حصہ الہام کا یاد نہیں رہا۔ والد کا زندہ ہونا یا کسی اور مردہ کا زندہ ہونا کسی مردہ امر کا زندہ ہونا ہے مینے اس سے یہ بھی سمجھا۔ کہ ہمارا کام والدین کے رفع درجات کا بھی موجب ہے (البدر جلد ۲ نمبر ۱۲ ۱۹۰۳ء)

(۱۱۷) ۲۴ جولائی ۱۹۰۳ء۔ فرمایا رات کو مینے خواب میں دیکھا۔ کہ میرے ہاتھ میں ایک آم ہے جسے مینے تھوڑا سا چوسا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ تین پھل ہیں۔ جب کسی نے پوچھا۔ کہ کیا پھل ہیں۔ تو کہا کہ ایک آم ہے اور ایک طوبا اور ایک اور پھل ہے۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۲۹ ۱۹۰۳ء)

(۱۱۸) ۱۸ اگست ۱۹۰۳ء۔ فرمایا۔ کہ ایک خوان میرے آگے پیش ہوا ہے۔ اس میں فالودہ معلوم ہوتا ہے۔ اور کچھ فیرنی بھی رکابیوں میں ہے مینے کہا۔ کہ چمچہ لاؤ۔ تو کسی نے کہا۔ کہ ہر ایک کھانا عمدہ نہیں ہوتا۔ سوائے فیرنی اور فالودہ کے (البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ ۱۹۰۳ء)

(۱۱۹) ۲۴ اگست ۱۹۰۳ء فرمایا۔ کہ مینے دیکھا۔ کہ ایک بلی ہے۔ اور گویا کہ ایک کبوتر ہمارے پاس ہے۔ وہ اسپر حملہ کرتی ہے۔ بار بار ہٹانے سے باز نہیں آتی تو آخر مینے اسکا ناک کاٹ دیا ہے۔ اور خون بہ رہا ہے پھر بھی باز نہ آئی۔ تو مینے اسے گردن سے پکڑ کر اسکا منہ زمین سے رگڑنا شروع کیا بار بار رگڑتا تھا۔ لیکن پھر بھی سر اٹھاتی جاتی تھی۔ تو آخر مینے کہا کہ آؤ اسے پھانسی دیدیں (البدر جلد ۲ نمبر ۳۴ ۱۹۰۳ء)

(۱۲۰) ۳ ستمبر ۱۹۰۳ء کو حضورؑ نے فرمایا۔ کہ اسہال آنے سے میری طبیعت میں کچھ کمزوری پیدا ہوگئی۔ ایک تھوڑی سی غنودگی میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ میرے دونوں طرف دو آدمی پتولیں لئے کھڑے ہیں۔ اس اثنا میں مجھے الہام ہوا

فِیْ حِفَاظَةِ اللّٰہِ (البدر جلد ۲ نمبر ۳۵ ۱۹۰۳ء)

(۱۲۱) ۲۴ ستمبر ۱۹۰۳ء فرمایا مینے رویا دیکھا۔ کہ مینے ایک قلم لکھنے کے واسطے اٹھائی ہے دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ اسکی ایک زبان ٹوٹی ہوئی ہے تو مینے کہا کہ محمد افضل نے جو پر د نب بھیجے ہیں۔ ان میں ایک لگا دو۔ وہ پر تلاش کئے جا رہے ہیں کہ اس اثنا میں میری آنکھ کھل گئی (یہ

رویا بمقام گورداسپور ہُوا) البدر جلد ۲ نمبر ۳۷ سنہ ۱۹۰۳ء

(۱۲۲) سنہ ۱۹۰۳ء میں نے ایک کشفی نظر میں دیکھا۔ کہ ایک درخت سرو کی ایک بڑی لمبی شاخ جو نہایت خوبصورت اور سبز تھی۔ ہمارے باغ میں سے کاٹی گئی ہے تھی۔ اور دوبارہ اُگے گی اور ساتھ مجھے یہ وحی الٰہی ہوئی کہ

کابل سے کاٹا گیا اور سیدھا ہماری طرف آیا (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۵۵ سنہ ۱۹۰۳ء)

(۱۲۳) ۵ر دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء۔ خواب مسیح موعودؑ۔ ہمارے مکان کے متصل ایک بڑا چبوترہ ہے ہم چاہتے ہیں۔ کہ اسجگہ ایک لمبا دالان مہمانوں کے واسطے بنایا جائے۔ پھر ہم نے دعا کی کہ بنجاوے (البدر جلد ۳ نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۴ء)

(۱۲۴) ۱۱ر دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء بروز جمعہ۔ فرمایا مجھے رویا ہوئی۔ کہ میں ایک قبر پر بیٹھا ہوں۔ صاحبِ قبر میرے سامنے بیٹھا ہے۔ میرے دل میں خیال آیا۔ کہ آج بہت سی دعائیں امور ضروری کے متعلق مانگ لوں۔ اور یہ شخص آمین کہتا جاوے۔ آخر مینے دعائیں مانگنی شروع کیں جن میں سے بعض دعائیں یاد ہیں۔ اور بعض بھول گئیں۔ ہر ایک دعا پر وہ شخص بڑی شرح صدر سے آمین کہتا تھا۔ ایک دعا یہ ہے۔ کہ الٰہی میرے سلسلے کو ترقی ہو۔ اور تیری نصرت اور تائید اسکے شامل حال ہو۔ اور بعض دعائیں اپنے دوستوں کے حق میں تھیں اتنے میں خیال آیا۔ کہ یہ دعا بھی مانگ لوں کہ میری عمر ۹۵ سال ہو جاوے میں نے دعا کی اُسنے آمین نہ کہی مینے وجہ پوچھی۔ وہ خاموش ہو رہا۔ پھر مینے اس سے سخت تکرار اور اصرار شروع کیا۔ یہانتک کہ اُس سے ہاتھا پائی کرتا تھا۔ بہت عرصہ کے بعد اسنے کہا اچھا دعا کرو میں آمین کہونگا۔ چنانچہ مینے دعا کی۔ کہ الٰہی میری عمر ۹۵ برس کی ہو جاوے۔ اس نے آمین کہی۔ مینے اس سے کہا کہ ہر ایک دعا پر تو شرح صدر سے آمین کہتا تھا۔ اس دعا پر کیا ہو گیا۔ اسنے ایک دفتر عذروں کا بیان کیا۔ کہ یہ وجہ تھی۔ فلاں وجہ تھی جو میرے ذہن سے جاتا رہا۔ مگر مفہوم بعض عذروں کا یہ تھا۔ کہ گویا وہ کہتا ہے۔ کہ جب ہم کسی امر کی نسبت آمین کہتے ہیں تو ہماری ذمہ واری بہت بڑھ جاتی ہے (البدر جلد ۲ نمبر ۴۷ سنہ ۱۹۰۳ء)

(۱۲۵) ۱۹ر دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء رویا میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے۔ زلزلہ کا ایک دھکا۔ مگر میں نے کوئی زلزلہ محسوس نہیں کیا نہ دیوار نہ مکان ہلتا تھا۔ بعد ازاں الہام ہُوا

ان اللہ لا یضار (البدر جلد ۳ نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۴ء)

(۱۲۶) ۱۳؍جنوری ۱۹۰۴ء۔ شب درمیان ۱۲؍۱۳؍جنوری ۱۹۰۴ء رویا دیکھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے مجھ سے کہا کہ آپ چلے جائیں۔ میں قادیان کو چلا گیا ہوں۔ اور میں وضو کر رہا ہوں۔ اور فکر میں ہوں۔ کہ ہم کیوں چلے آئے مچلکہ دیا ہوا تھا۔ خواجہ کمال الدین صاحب سے مشورہ کر لیتے (الحکم جلد ۸ نمبر ۲ ۱۹۰۴ء)

(۱۲۷) ۱۳؍جنوری ۱۹۰۴ء فرمایا چند روز ہوئے۔ ہم نے دیکھا کہ اس اُردھی پر جو گلی کے سرے پر ہے۔ ایک کوٹھا ہے۔ اس کوٹھے نے دعا کی۔ اور جس کوٹھے میں ہم رہتے ہیں۔ اس کوٹھے نے آمین کہی دعا برکات وغیرہ کے لئے تھی (الحکم جلد ۸ نمبر ۲ ۱۹۰۴ء)

(۱۲۸) شب درمیان ۱۳؍۱۴؍جنوری ۱۹۰۴ء بمقام گورداسپور رؤیا۔ فرمایا ہم ایک جگہ جا رہے ہیں۔ ایک ہاتھی دیکھا۔ اس سے بھاگے۔ اور ایک اور کوچہ میں چلے گئے۔ لوگ بھی بھاگے جاتے ہیں میں نے پوچھا۔ کہ ہاتھی کہاں ہے۔ لوگوں نے کہا کہ وہ کسی اور کوچہ میں چلا گیا ہے ہمارے نزدیک نہیں آیا۔ پھر نظارہ بدل گیا۔ گویا گھر میں بیٹھے ہیں قلم پر میں نے دو نوک لگائے ہیں جو ولایت سے آئے ہیں پھر میں لکھتا ہوں۔ یہ بھی نامردہی نکلا۔ اسکے بعد الہام ہوا

اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ (الحکم جلد ۸ نمبر ۳ ۱۹۰۴ء)

(۱۲۹) ۱۴؍۱۵؍فروری ۱۹۰۴ء کی درمیانی شب حضورؑ نے رؤیا دیکھا کہ دو پیاز ہاتھ میں ہیں۔ اور پھر آپ کو ایک کوٹھا پیازوں کا دکھایا گیا۔ مگر اس کوٹھے کو کسی نے ایسی لات ماری کہ وہ اندر ہی اندر غرق ہو گیا۔ اور ایک الہام ہوا

لعلی اٰتیکم منہا بقبس او اجد علی النار ھدًی (البدر جلد ۳ نمبر ۱ ۱۹۰۴ء)

(۱۳۰) ۱۶؍اپریل ۱۹۰۴ء فجر کے وقت حضورؑ نے فرمایا۔ کہ ہم نے ایک خواب دیکھا ہے کہ ایک سڑک ہے جس پر کوئی کوئی درخت ہے۔ اور ایک مقام دارہ (فقراء کے تکیہ وغیرہ) کی طرح ہے۔ میں وہاں پہنچا ہوں۔ مفتی محمد صادق میرے ساتھ ہے۔ دو چار اور دوست بھی ہمراہ تھے۔ لیکن انکے نام اور وہ حصہ خواب کا بھول گیا ہوں۔ آخر سڑک کے کنارہ آیا۔ تو ایک مکان دیکھا۔ جو کہ میرا اپنا سکونتی مکان معلوم ہوتا ہے۔ لیکن چاروں طرف سے بند پاتا ہوں۔ اسکا دروازہ نہیں ملتا۔ اور جہاں دروازہ تھا۔ وہاں ایک پختہ عمارت کی دیوار معلوم ہوتی ہے۔ فجو (فضل النساء) سفید کپڑے پہنے بیٹھی ہے۔ اور اسکے ساتھ فجا (فضل) بھی ہے لیکن فجے کی ایک انگلی پر خفیف سا زخم ہے جس سے وہ روتا ہے۔ مجھے لے آکر ایک ستون جیسی دیوار

کو صرف ہاتھ ہی لگایا ہے۔ کہ وہاں ایک دروازہ بڑی پھاٹک کی طرح ایسے کھل گیا ہے۔ جیسے میخ کے دبانے سے بعض کل دار دروازے کھلجاتے ہیں۔ جب اُس دروازے کے اندر داخل ہُوا۔ تو کسی نے کہا۔ کہ یہ دروازہ فضل الرحمٰن نے کھولدیا ہے۔ (البدر جلد ۳ نمبر ۱۶-۱۷ ۱۹۰۴ء)

(۱۳۱) ۹ا اپریل ۱۹۰۴ء رُؤیا ایک عورت قرآن پڑھ رہی تھی۔ اس سے اپنی جماعت کی نسبت تفاؤل کی نیت سے پوچھا۔ کہ پہلی سطر پر اول لفظ کیا ہے۔ تو اسنے کہا کہ غفور الرحیم میں نے کہ یہ جماعت کے لئے ہے (البدر جلد ۳ نمبر ۱۶-۱۷ ۱۹۰۴ء)

(۱۳۲) ۲۹ر اپریل ۱۹۰۴ء۔ ایک خواب میں معلوم ہُوا۔ کہ طاعون تو گئی۔ مگر بخار رہ گیا (البدر جلد ۳ نمبر ۱۶-۱۷ ۱۹۰۴ء)

(۱۳۳) ۸ مئی تا ۱۶ر مئی ۱۹۰۴ء فرمایا رُؤیا میں کسی نے بیروں کا ایک ڈھیر چارپائی پر لاکر رکھدیا ہے (البدر جلد ۳ نمبر ۲۰ ۱۹۰۴ء)

(۱۳۴) ۸ مئی تا ۱۶ر مئی ۱۹۰۴ء فرمایا رُؤیا میں ایک جنت دکھائی گئی پھر الہام ہُوا
مثل الجنة التی وعد المتقون (البدر جلد ۳ نمبر ۲۰ ۱۹۰۴ء)

(۱۳۵) یکم جون ۱۹۰۴ء فرمایا رویا دیکھا۔ کہ عطر کی شیشی ہاتھ میں ہے۔ ہاتھوں پر اور پگڑی پر عطر مل رہے ہیں (البدر جلد ۳ نمبر ۲۰ ۱۹۰۴ء)

(۱۳۶) جون ۱۹۰۴ء مولوی محمد علی صاحب کو رُؤیا میں دیکھا آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ (البدر جلد ۳ نمبر ۲۹ ۱۹۰۴ء)

(۱۳۷) ۲۶ر جولائی ۱۹۰۴ء بوقت فجر بمقام گورداسپور } رؤیا دیکھا کہ ہم قادیان گئے ہیں اپنے دروازے کے سامنے کھڑے ہیں۔ ایک عورت نے کہا۔ السلام علیکم اور پوچھا کہ راضی خوشی آئے خیر و عافیت سے آئے (الحکم جلد ۸ نمبر ۲۵-۲۶ ۱۹۰۴ء)

(۱۳۸) ۲۷ر جولائی ۱۹۰۴ء بمقام گورداسپور ایک نظارہ دکھایا گیا۔ کہ کوئی امر پیش کیا گیا ہے پھر الہام ہُوا انا انزلناہ فی لیلة القدر۔ انا انزلناہ للمسیح الموعود (الحکم جلد ۸ نمبر ۲۵-۲۶ ۱۹۰۴ء)

(۱۳۹) ۲۹ر جولائی ۱۹۰۴ء بمقام گورداسپور۔ رؤیا دیکھا۔ کہ بڑے مرزا صاحب مرحوم (والد صاحب حضرت مسیح موعودؑ) نے ایک بڑی لوئی سیاہ رنگ کی بنوائی ہے۔ جو کہ حاجی بافندہ لیکر آیا ہے۔ اور گویا مرزا صاحب مرحوم کی طرف سے کہتا ہے۔ کہ یہ اس کام (یعنی کوئی نالش کرنی ہے یا ایسا ہی کوئی کام ہے) کے لئے بنوائی تھی لیکن اب آپکا ارادہ اسکے لئے نہیں تو رکھ چھوڑو۔ کسی اور

کام آئیگی (الحکم جلد ۸ نمبر ۲۵-۲۶ ۱۹۰۴ء)

(۱۴۰) ۵ ستمبر ۱۹۰۴ء۔ رؤیا خواب میں دیکھا۔ کہ کسی نے کھجوریں اور بیر پکے ہوئے پیش کئے ہیں

(۱۴۱) " " نہایت خوشنما برفی ایک ڈبے میں دیکھی

(۱۴۲) " " ایک اسیر کے نظارہ کے بعد الہام ہُوا۔ یطعمون الطعام علیٰ حبّہ مسکیناً و یتیماً و اسیرا

(۱۴۳) " " کوئی کہتا ہے۔ ہماری قسمت آیت وار (الحکم جلد ۸ نمبر ۳۱ ۱۹۰۴ء)

(۱۴۴) درمیان ۱۷ نومبر و ۲۴ نومبر ۱۹۰۴ء رؤیا۔ حضرت صاحبزادہ مبارک احمد صاحب مجھے کچھ دیر سے نہیں ملا۔ سخت تشویش اور فکر ہوئی۔ اسکی تلاش کر رہے ہیں۔ تب والدہ مبارک احمد صاحب نے فرمایا۔ کہ یہ مبارک موجود تو ہے۔ پھر مینے تین سجدہ شکر کے کئے زمین پر (الحکم جلد ۸ نمبر ۴۰ ۱۹۰۴ء)

(۱۴۵) درمیان ۱۷ نومبر و ۲۴ نومبر ۱۹۰۴ء رؤیا اپنے آگے بہت سی کنجیاں دیکھیں جو شاید دو ہزار کے قریب ہیں یا زیادہ (الحکم جلد ۸ نمبر ۴۰ ۱۹۰۴ء)

(۱۴۶) ۲۴ نومبر ۱۹۰۴ء۔ بوقت ظہر حضرت اقدس ؑ نے ذیل کی رویا سنائی۔ مینے ایک سفید تہ بند باندھا ہوا ہے۔ مگر وہ بالکل سفید نہیں ہے کچھ کچھ میلا ہے۔ کہ اس اثناء میں مولوی صاحب نماز پڑھانے لگے ہیں۔ اور انہوں نے سورہ الحمد جہر سے پڑھی ہے۔ اور اسکے بعد انہوں نے یہ پڑھا الفارق وما ادرٰک ما الفارق اسوقت مجھے یہی معلوم ہُوا کہ یہ قرآن شریف میں سے ہی ہے (البدر جلد ۳ نمبر ۴۴-۴۵ ۱۹۰۴ء)

(۱۴۷) ۱۵ جنوری ۱۹۰۵ء فرمایا۔ خواب میں کسی نے کچھ پیسے دئے ہیں (البدر جلد ۱ نمبر ۴ ۱۹۰۵ء)

(۱۴۸) ۱۵ جنوری ۱۹۰۵ء فرمایا۔ رؤیا میں دیکھا۔ کہ کسی کے ہاتھ میں دو لفافے ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ انکے اندر جو خطوط ہیں۔ ان سب کا مضمون ایک ہی ہے۔ ایک اس میں سے مجھے دیا گیا ہے۔ کہ اسی وقت طبیعت الہام کی طرف منتقل ہوئی۔ اور الہام ہُوا

ایک چونکا دینے والی خبر (الحکم جلد ۹ نمبر ۲ ۱۹۰۵ء)

(۱۴۹) یکم فروری ۱۹۰۵ء فرمایا رؤیا میں دیکھا۔ کہ ایک کاغذ دکھایا گیا۔ جس میں کچھ سطور فارسی خط میں ہیں۔ اور سب انگریزی میں لکھا ہُوا ہے۔ مطلب جسکا یہ سمجھ میں آیا۔ کہ جسقدر

روپیہ نکلتا ہے سب دیدیا جاویگا (البدر جلد ۴ نمبر ۵ ۱۹۰۵ء)

(۱۵۰) ہفتہ مختتمہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء۔ حالت کشفی میں جب کہ حضورؑ کی طبیعت ناساز تھی۔ایک شیشی دکھائی گئی جس پر لکھا ہُوا تھا۔

خاکسار پیپر منٹ (الحکم جلد ۹ نمبر ۷ ۱۹۰۵ء)

(۱۵۱) ۲۶ ، ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء کی درمیانی شب بوقت ۴ بجے بطور کشف دیکھا۔ کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے میرے منہ پہ یہ الہام الٰہی تھا کہ **موتا موتی لگ رہی ہے**۔ کہ میں بیدار ہوگیا (البدر جلد ۴ نمبر ۷ ۱۹۰۵ء الوصیۃ مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء)

(۱۵۲) ۳ مارچ ۱۹۰۵ء رؤیا۔ کوئی شخص ہے۔ اس سے میں کہتا ہوں۔ کہ تم حساب کرو مگر وہ نہیں کرتا۔ اتنے میں ایک شخص آیا۔ اور اسنے ایک مٹھی بھر کر روپے مجھے دئیے ہیں۔ اسکے بعد ایک اور شخص آیا۔ جو الٰہی بخش کی طرح ہے۔ مگر انسان نہیں۔ بلکہ فرشتہ معلوم ہوتا ہے اسنے دونوں ہاتھ روپیوں کے بھر کر میری جھولی میں ڈالدئیے ہیں تو وہ اسقدر ہوگئے کہ میں انکو گن نہیں سکتا پھر مینے اسکا نام پوچھا تو اسنے کہا میرا کوئی نام نہیں۔ دوبارہ دریافت کرنے پر کہا۔ کہ میرا نام ہے

ٹیچی

مینے بہت سا مال دیکھکر دل میں کہا۔ کہ فلاں حاجتمند کو کچھ دیدونگا۔ اور ایک حاجتمند دکھایا گیا خستہ قابل رحم (الحکم جلد ۹ نمبر ۱۰ ۱۹۰۵ء)

(۱۵۳) ۶ مارچ ۱۹۰۵ء تھوڑی سی غنودگی ہوئی تو دیکھتا ہوں کہ یہ مکان جواب بن رہا ہے۔ سامنے آگیا ہے۔ اسپر ایک معمار بیٹھا ہے۔ اسنے کہا مبارک میں نے کہا خیر مبارک

(نوٹ) یہ وہ مکان ہے۔ جسکا اشتہار کشتی نوح میں دیا تھا (الحکم جلد ۹ نمبر ۱۰ ۱۹۰۵ء)

(۱۵۴) یکم اپریل ۱۹۰۵ء صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب نے اپنا خواب سنایا۔ کہ آپ نے رات خواب دیکھا کہ قیامت آگئی ہے۔ اور لوگ آسمان کی طرف اُڑ کر جا رہے ہیں اور دیکھا کہ ایک طرف بہشت ہے۔ اور ایکطرف دوزخ ہے کوئی کہتا ہے۔ کہ یہ بہشت تمہارے لئے ہے مگر ابھی جانیکا حکم نہیں ہے

یکم اپریل ۱۹۰۵ء۔ صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب نے اپنا ایک رویا سنایا کہ پیر منظور محمد صاحب کہتے ہیں کہ نصرۃ الحق پورا ہوگیا ہے اور چھپ گیا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ یہ خواب (یعنی صاحبزادہ بشیر احمد صاحبکا) میاں شریف احمدؐ کے خواب کی تشریح ہے (البدر جلد ا نمبر ا سلسلہ جدید ۱۹۰۵ء)

(۱۵۵) ۲ر اپریل ۱۹۰۵ء رویا دیکھا۔ کہ مرزا نظام الدین کے مکان پر مرزا سلطان احمدؐ کھڑا ہے۔ اور سب لباس سرتاپا سیاہ ہے۔ ایسی گاڑھی سیاہی کہ دیکھی نہیں جاتی۔ اُسی وقت معلوم ہُوا۔ کہ یہ ایک فرشتہ ہے۔ جو سلطان احمد کا لباس پہنکر کھڑا ہے۔ اُسوقت مینے گھر میں مخاطب ہو کر کہا۔ کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ تب دو فرشتے اور ظاہر ہوگئے۔ اور تین کرسیاں معلوم ہوئیں۔ اور تینوں پر وہ تین فرشتے بیٹھ گئے۔ اور بہت تیز قلم سے کچھ لکھنا شروع کی جس کی تیز آواز سنائی دیتی تھی اُن کے اس طرز کے لکھنے میں ایک رعب تھا میں پاس کھڑا ہوں۔ کہ بیداری ہوگئی۔ (البدر جلد ا نمبر ا سلسلہ جدید ۱۹۰۵ء)

(۱۵۶) ۱۴ر اپریل ۱۹۰۵ء رؤیا میں دیکھا۔ کہ میں قادیان کے بازار میں ہوں۔ اور ایک گاڑی پر سوار ہوں۔ جیسے کہ ریل گاڑی ہوتی ہے آگے ایک مکان نظر آیا۔ اسوقت زلزلہ آیا مگر ہم کوئی نقصان اس زلزلہ سے نہیں ہُوا (البدر جلد ا نمبر ۳ ۱۹۰۵ء)

(۱۵۷) ۱۵ر اپریل ۱۹۰۵ء آج رات خواب میں دیکھا۔ کہ سخت زلزلہ آیا ہے۔ جو پہلے سے زیادہ معلوم ہوتا تھا (البدر جلد ا نمبر ۳ ۱۹۰۵ء)

(۱۵۸) ۱۸ر اپریل ۱۹۰۵ء رؤیا دیکھا کہ زور سے اللہ اکبر اللہ اکبر (ساری اذان) کہہ رہا ہوں۔ ایک اونچے درخت پر ایک آدمی بیٹھا ہے۔ وہ بھی یہی کلمات بول رہا ہے اسکے بعد مینے باآواز بلند درود شریف پڑھنا شروع کیا۔ اور اسکے بعد وہ آدمی نیچے اُتر آیا۔ اور اسنے کہا کہ سید محمد علیشاہ آگئے ہیں اسکے بعد کیا دیکھتا ہوں۔ کہ بڑے زور سے زلزلہ آیا ہے۔ اور زمین اس طرح اُڑ رہی ہے جس طرح روئی دھنی جاتی ہے۔ اسکے بعد یہ وحی نازل ہوئی

"ہے سر رہ پر تمہارے وہ جو ہے مولا کریم" (البدر جلد ا نمبر ۳ ۱۹۰۵ء)

(۱۵۹) ۲۸ر اپریل ۱۹۰۵ء رؤیا میں دیکھا۔ کہ ایک سفید سا کپڑا بچھا ہُوا ہے۔ اسپر کسی نے ایک انگشتری رکھدی ہے۔ اسکے بعد یہ وحی نازل ہوئی

فتح نمایاں۔ ہماری فتح (البدر جلد ا نمبر ۴ ۱۹۰۵ء)

(۱۶۰) ۲۹ر اپریل ۱۹۰۵ء رؤیا گذشتہ رات کو ۲ بجنے میں سات منٹ باقی تھے جبکہ ہمنے یہ رویا دیکھا کہ زمین ہلتی ہے پہلے ہمنے خیال کیا۔ کہ شاید ویسے ہی کچھ حرکت ہوئی ہے مگر

پھر زور سے ایک دھکا لگا تب یقین ہوا۔ کہ زلزلہ ہے۔ اور میں گھر کے آدمیوں کو جگاتا ہوں۔ اور کہتا ہوں کہ اٹھو زلزلہ آیا۔ مبارک کو بھی اٹھا لو۔ اور یہ بھی رؤیا میں دیکھتا ہوں۔ کہ جوتشی کسقدر جھوٹے ہیں پنڈت نے تو اخبار میں چھپوایا تھا۔ کہ اب زلزلہ نہیں آئیگا۔ اسکے بعد بیداری ہوئی (البدر جلد ا نمبر ۴ ۱۹۰۵ء)

(۱۶۱) یکم مئی ۱۹۰۵ء۔ عالم کشف میں ایک اشتہار دکھایا گیا۔ اسکے سر پر لکھا ہوا ہے

"المبارک"

پھر بطور وحی کے زبان پر جاری ہوا۔ برکۃ زائدۃ علیٰ ھٰذا الرجل اسکے بعد ایک رویا ہوا۔ کہ میں رات کو اٹھا ہوں۔ پہلے بشیر احمد شریف احمد ملے پھر میں آگے جاتا ہوں کہ پہرے والوں کو دیکھوں تو میں کہتا ہوں یا کوئی کہتا ہے کہ

"اسکے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں" (البدر جلد ا نمبر ۴ ۱۹۰۵ء)

(۱۶۲) یکم مئی ۱۹۰۵ء رؤیا دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے (")

(۱۶۳) ۳ مئی ۱۹۰۵ء رؤیا۔ صبح کیوقت لکھا ہوا دکھایا گیا

"آہ۔ نادر شاہ کہاں گیا" (البدر جلد ا نمبر ۴ ۱۹۰۵ء)

(۱۶۴) ۱۳ مئی ۱۹۰۵ء۔ خواب میں دیکھا۔ کہ جیسا ہم ایک عدالت میں ہیں۔ اور ایک مقدمہ پیش ہونے والا ہے شبہ گزرتا ہے کہ مجسٹریٹ ایک شخص ڈپٹی قائم علی ہے۔ اور اسکے سررشتہ دار ہمارے بھائی غلام قادر مرحوم ہیں۔ اور ہم تینوں ایک ہی جگہ بیٹھے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا ہم مدعی ہیں۔ اور مدعا علیہ کو بلوانا ہے مجسٹریٹ نے سررشتہ دار کے کان میں کچھ کہا۔ جسکو ہم نے بھی سن لیا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ ۲۵ روپیہ طلبانہ داخل کر دیں۔ اور فریق ثانی کو بلوایا جاوے۔ ہمنے جیب سے پچیس روپے دئے اور فریق مخالف کو طلب کیا گیا (البدر جلد ا نمبر ۶ ۱۹۰۵ء)

(۱۶۵) ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء۔ گذشتہ رات کو دیکھا۔ کہ ایک لڑکی جس کا نام زینب ہے ساتھ ہے ایک کنوئیں پر گئے ہیں۔ جو باغ کے باہر جنوب مغربی کونہ پر واقعہ ہے اور کہا کہ اس سے دور رہنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ زلزلہ کے سبب یہ کنوآں زمین کے اندر گر پڑے گویا زلزلہ کے سبب کنوئیں کے زیر و بالا ہونیکا بھی اندیشہ ہے۔ (البدر جلد ا نمبر ۷ ۱۹۰۵ء)

(۱۶۶) ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء فرمایا چند روز ہوئے میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک جگہ مردار پڑے ہیں اور لم ڈھینگ مردار خوار جانور بھی جمع ہیں ہم وہاں سے چلے آئے (البدر جلد ا نمبر ۸ ۱۹۰۵ء)

(۱۶۷) ۲۶ مئی ۱۹۰۵ء رؤیا دیکھا کہ کسی نے کہا کہ آنیوالے زلزلے کی یہ نشانی ہے جب مینے نظر اٹھائی۔ تو دیکھا کہ اس ہمارے خیمہ کے سر پر سے جو باغ کے قریب نصب کیا ہوا ہے۔ ایک چیز گری ہے خیمہ کی چوب کا اوپر کا سرا وہ چیز ہے جب مینے اٹھایا تو وہ ایک لونگ ہے۔ جو عورتوں کے ناک میں ڈالنے کا ایک زیور ہے۔ اور ایک کاغذ کے اندر لپیٹا ہوا ہے۔ میرے دل میں خیال گزرا۔ کہ یہ ہمارے ہی گھر کا مدت سے کھویا ہوا تھا۔ اور اب ملا ہے۔ اور زمین کی بلندی سے ملا ہے۔ اور یہی نشانی زلزلہ کی ہے (البدر جلد ا نمبر ۸ ۱۹۰۵ء)

(۱۶۸) ۲۸ مئی ۱۹۰۵ء رؤیا شیخ رحمت اللہ صاحب کی ایک گھڑی میرے پاس ہے اور ایک ایسی چیز جیسے ترازو کے دو پلڑے ہوتے ہیں مثل جھیوروں کی بہنگی کے میں ایک ڈولی میں بیٹھا ہوا ہوں پھر کسی نے میاں شریف احمد صاحب کو اس میں بٹھا دیا اور اسکو چکر دینا شروع کیا۔ اتنے میں گھڑی گر گئی۔ اور اسجگہ قریب ہی گری ہے میں کہتا ہوں کہ اسکو تلاش کرو۔ ایسا نہ ہو کہ محمد حسین نالش کر دے (البدر جلد ا نمبر ۸ ۱۹۰۵ء)

(۱۶۹) ۱۳ جون ۱۹۰۵ء صبح ایک کاغذ دکھایا گیا۔ جس پر پانچ سطریں لکھی ہوئی تھیں۔ انکو نہ نظم کہہ سکتے ہیں نہ نثر کچھ ملا جلا سا تھا۔ وہ کاغذ میرے ہاتھ میں دیا گیا مینے پانچوں سطروں کو پڑھا۔ مگر اُٹھتے اُٹھتے ایک سطر یاد رہی اور وہ اس طرح تھی

تو در منزل ما چو بار بار آئی ✤ خدا ابر رحمت بباریدیا نے (البدر جلد ا نمبر ۱۰ ۱۹۰۵ء)

(۱۷۰) ۱۶ جون ۱۹۰۵ء قبل از نماز صبح رؤیا دیکھا کہ میں اپنے مکان میں کمرے کے اندر کھڑا ہوں۔ اسوقت دیکھا کہ باہر ایک عورت زمین پر بیٹھی ہے جو مخالفانہ رنگ میں ہے وہ بہت بُری حالت میں ہے۔ اور اسکے سر کے بال مقراض سے کٹے ہوئے ہیں۔ کوئی زیور نہیں۔ اور نہایت ردی اور مکروہ حالت میں ہے اور سر پر ایک میلا سا کپڑا پگڑی کی طرح لپٹا ہوا ہے اُسکے ساتھ بات کرنے سے مجھے کراہت آتی ہے۔ نماز عصر کا وقت ہے میں جلدی سے اٹھا ہوں کہ نماز کے لئے چلا جاؤں کچھ کپڑے مینے ساتھ لئے ہیں۔ کہ نیچے جا کر پہن لونگا۔ یہ جلدی اس لئے کی کہ اس عورت کو میرے ساتھ بات کرنیکا موقعہ نہ ملے پس مینے جلدی کے سبب پگڑی کو ہاتھ میں لیا۔ اور پشمینہ کی سرخ چادر اوپر لے لی اور کمرے سے نکلا جب میں اسکے برابر گزرا۔ تو میرے منہ سے یا آسمان سے آواز آئی کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔ کہ

"اُس پر آفت پڑی آفت پڑی"

اور دیکھا کہ وہ عورت ایک نہایت ذلیل شکل میں کوڑھیوں کی طرح بیٹھی ہے (البدر جلد ۱ نمبر ۱ ۱۹۰۵ء)

(۱۷۱) ۲ر جولائی ۱۹۰۵ء رؤیا دیکھا۔ کہ ایک بڑا دریا ہے۔ اس میں سے کوئی چیز نکلی۔ جس میں سے شعلے نکلتے ہیں۔ اور ہمارے سامنے ہوئی جیسا کہ دریا بطور تحفہ کے کوئی چیز ہمارے آگے پیشکش کرتا ہے۔ وہ چیز ہمنے لے لی۔ تو وہ ایک ٹوپی تھی۔ جس کو ہمنے سر پر رکھ لیا۔ اس کے بعد دریا نے ایک اور چیز پیش کی جو ایک چغہ کی شکل میں تھی۔ وہ بھی ہمنے لے لی (البدر جلد ۱ نمبر ۱۳ ۱۹۰۵ء)

(۱۷۲) ۳ر اگست ۱۹۰۵ء رؤیا میں دیکھا۔ کہ ایک لفافہ ہے جس میں کچھ پیسے ہیں کچھ پیسے اس میں سے نکلکر باہر سامنے بھی پڑے ہیں۔ اسکے بعد الہام ہوا

تیرے لئے میرا نام چمکا (البدر جلد ۱ نمبر ۱۸ ۱۹۰۵ء)

(۱۷۳) ۲۲ر اگست ۱۹۰۵ء رؤیا چند آدمی سامنے ہیں۔ ایک چادر میں کوئی شے ہے ایک شخص نے کہا۔ کہ یہ آپ لے لیں دیکھا تو اس میں چند مرغ ہیں۔ اور ایک بکرا ہے میں ان مرغوں کو اٹھا کر اور سر سے اونچا کر کے لیچلا تا کہ کوئی بلی وغیرہ نہ پڑے۔ راستہ میں ایک بلی ملی۔ جس کے منہ میں کوئی شے مثل چوہا ہے۔ مگر اس بلی نے اسطرف توجہ نہیں کی۔ اور میں ان مرغوں کو محفوظ لیکر گھر پہنچگیا (البدر جلد ۱ نمبر ۲۰ ۱۹۰۵ء)

(۱۷۴) ۲۲ر اگست ۱۹۰۵ء رؤیا دیکھا۔ کہ میں ایک جگہ کھڑا ہوں آگے ایک پردہ ہے پردہ کے نیچے سے آواز آئی

توجانتا ہے میں کون ہوں۔ میں خدا ہوں جسکو چاہتا ہوں۔ عزت دیتا ہوں جس کو چاہتا ہوں ذلت دیتا ہوں (البدر جلد ۱ نمبر ۲۱ ۱۹۰۵ء)

(۱۷۵) ۲۶ر اگست ۱۹۰۵ء رؤیا دیکھا۔ کہ ایک شخص سامنے کھڑا ہے اسنے نہایت زور کیساتھ قلم چلایا جیسا کہ کوئی دیا سلائی رگڑتا ہے۔ اور اسکے قلم کے لکھنے کی آواز بھی آئی۔ اس نے لکھا

شاھت الوجوہ (البدر جلد ۱ نمبر ۲۰ ۱۹۰۵ء)

(۱۷۶) ۳۰ر اگست ۱۹۰۵ء۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی گردن کی نیچے پشت پر ایک پھوڑا ہے جس کو چیرا دیا گیا ہے۔ فرمایا میںنے انکے واسطے رات دعا کی تھی۔ رویا میں دیکھا۔ کہ مولوی نورالدین صاحب ایک کپڑا اوڑھے بیٹھے ہیں۔ اور رو رہے ہیں (البدر جلد ۱ نمبر ۲۲ ۱۹۰۵ء)

(۱۷۷) ۲۰ ؍ اگست ۱۹۰۵ء رؤیا دیکھا کہ میرے ہاتھ میں چابیاں ہیں۔ ایک صندوق کھولنے کا ارادہ ہے (البدر جلد ۱ نمبر ۲۲ ۱۹۰۵ء)

(۱۷۸) شب ۲۱ ؍ اگست ۱۹۰۵ء فرمایا نصف رات سے فجر تک مولوی عبدالکریم کے لئے دعا کی گئی صبح کے بعد جب سویا۔ تو یہ خواب آئی میں نے دیکھا۔ کہ عبداللہ سنوری میرے پاس آیا ہے اور وہ ایک کاغذ پیش کر کے کہتا ہے۔ کہ اس کاغذ پر میں نے حاکم سے دستخط کرانا ہے۔ اور جلدی جانا ہے میری عورت سخت بیمار ہے۔ اور کوئی مجھے پوچھتا نہیں دستخط نہیں ہوتے۔ اسوقت میں نے عبداللہ کے چہرہ کی طرف دیکھا۔ تو زرد رنگ اور سخت گھبراہٹ اسکے چہرے پر ٹپک رہی ہے میں نے اس کو کہا کہ یہ لوگ روکھے ہوتے ہیں۔ نہ کسی کی سپارش مانیں۔ اور نہ کسی کی شفاعت۔ میں تیرا کاغذ لیجاتا ہوں۔ آگے جب کاغذ لیکر گیا تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک شخص مٹھن لال نام جو کسی زمانہ بٹالہ میں میں اکسٹرا اسسٹنٹ تھا۔ کرسی پر بیٹھا ہوا کچھ کام کر رہا ہے۔ اور گرد اسکے عملہ کے لوگ ہیں میں نے جا کر کاغذ اسکو دیا اور کہا کہ یہ ایک میرا دوست ہے۔ اور پرانا دوست ہے۔ اور واقف ہے اسپر دستخط کر دو۔ اسنے بلا تامل اسی وقت لیکر دستخط کر دیئے پھر میں نے واپس آکر وہ کاغذ ایک شخص کو دیا اور کہا خبردار ہوش سے پکڑو ابھی دستخط کیلئے ہیں۔ اور پوچھا کہ عبداللہ کہاں ہے انہوں نے کہا کہ کہیں باہر گیا ہے بعد اسکے آنکھ کھل گئی۔ اور ساتھ پھر غنودگی کی حالت ہو گئی تب میں نے دیکھا کہ اسوقت میں کہتا ہوں مقبول کو بلاؤ۔ اسکے کاغذ پر دستخط ہو گئے ہیں (البدر جلد ۱ نمبر ۲۲ ۱۹۰۵ء)

(۱۷۹) ۲۱ ؍ اگست ۱۹۰۵ء۔ نماز پڑھ رہے تھے اور فاتحہ کے بعد سورہ والعصر پڑھنا تھا۔ اتنے میں غنودگی ہو کر سورہ والعصر کی جگہ بڑے زور سے زبان پر یہ سورہ بطور الہام جاری ہوئی۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح (الحکم جلد ۹ نمبر ۳۱ ۱۹۰۵ء)

(۱۸۰) ۷ ؍ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ رؤیا ایک کاغذ دکھایا گیا جیسا کہ منی آرڈر کا فارم ہوتا ہے اور سامنے اسکے پاس ۱۵ روپے رکھے ہوئے ہیں۔ (نوٹ) اس کشف کے تھوڑی دیر بعد پندرہ روپے کا ایک منی آرڈر آیا)

(۱۸۱) ۷ ؍ ستمبر ۱۹۰۵ء ایک کاغذ دکھائی دیا۔ اسپر لکھا ہوا تھا۔ آتش فشاں

(۱۸۲) " پھر ایک کاغذ دکھائی دیا اسپر لکھا تھا مصالح العرب مسیر العرب

(۱۸۳) " پھر ایک کاغذ دکھائی دیا اسپر لکھا تھا بامراد

(۱۸۴) " پھر ایک کاغذ دکھائی دیا اسپر لکھا تھا . ردّ بلا (بدر جلد ۱ نمبر ۲۳ ۱۹۰۵ء)

(۱۸۵) ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء نماز صبح کیوقت رؤیا دیکھا۔ ایک جگہ ایک بڑی حویلی ہے اسکے آگے ایک بڑا چبوترہ ہے جس کی کُرسی بہت بلند ہے۔ اسپر مولوی عبدالکریم صاحب سفید کپڑے پہنے ہوئے دروازے پر بیٹھے ہیں۔ اسی جگہ میں ہوں اور پانچ چار اور دوست ہیں۔ جو ہر وقت اسی فکر میں رہتے ہیں میں نے کہا مولوی صاحب میں آپکو آپکی صحت کی مبارکباد دیتا ہوں۔ اور پھر میں رو پڑا۔ اور میرے ساتھ کے دوست بھی رو پڑے۔ اور مولوی صاحب بھی رو پڑے۔ کسی نے کہا دعا کر لو۔ اور دعا میں تین دفعہ سورہ فاتحہ پڑھی (بدر جلد ا نمبر ۲۴ ۱۹۰۵ء)

(۱۸۶) ۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء رؤیا دیکھا۔ کہ ایک شخص مسمی شرمپت ساتھ ہے۔ ایک گہرے پانی میں جو جھیل کی طرح ہے۔ ہم ہر دو کنارے کی طرف تیرتے جاتے ہیں۔ کنارہ بہت دور ہے۔ اور میں پانی پر لیٹا ہوا جا رہا ہوں۔ اور تیرتا چلا جاتا ہوں۔ اسی طرح تیرتے ہوئے جب میں قریب نصف کے پہنچا۔ تو معلوم ہوا کہ قریباً زانو تک پانی ہے۔ پھر کنارے پہنچے اور خیال آیا۔ کہ میرا لڑکا مبارک اسی کنارہ پر رہ گیا ہے پھر ہم اسکو لینے کے واسطے واپس آئے تب دیکھا۔ کہ پانی ایکطرف سے بالکل خشک ہے ایک طرف باقی ہے۔ اور لوگ خشکی پر چلتے ہیں۔ ہم بھی خشکی کی راہ پر چلنے لگے (بدر جلد ا نمبر ۲۵ ۱۹۰۵ء)

(۱۸۷) ۱۹ ستمبر ۱۹۰۵ء رؤیا دیکھا۔ کہ مرزا غلام قادر صاحب میرے بڑے بھائی نہایت سفید لباس پہنے ہوئے میرے ساتھ جا رہے ہیں۔ اور کچھ باتیں کرتے ہیں ایک شخص انکی باتیں سنکر کہتا ہے کہ یہ کیسی فصیح بلیغ گفتگو کرتے ہیں۔ گویا پہلے سے حفظ کر کے آئے ہیں (بدر جلد ا نمبر ۲۵ ۱۹۰۵ء)

(۱۸۸) ۲۰ ستمبر ۱۹۰۵ء رؤیا دیکھا کہ میں بٹالہ کو جاتا ہوں خیال آیا کہ نماز کا وقت تنگ ہے اسواسطے ایک مسجد میں گیا جو کہ چھوٹی سی مسجد ہے مسجد کے زینوں پر سے چڑھتے ہوئے مرزا خدا بخش کی آواز آئی وہ تو کہیں کو چلے گئے پھر جب میں مسجد میں داخل ہوا۔ تو دیکھا کہ بڑے مرزا صاحب یعنے والد صاحب کا ایک پرانا نوکر مرزا رحمت اللہ نام جو قریباً پچاس سال تک والد صاحب کی خدمت میں رہا تھا۔ اور جس کو فوت ہوئے بھی قریباً چالیس سال ہوئے ہیں وہاں موجود ہے اور غمگین سا ہے۔ اور مسجد کے کنوئیں کی منڈیر پر محمد اسحاق (ولد میر ناصر نواب صاحب) بیٹھا ہے۔ اور میر منظور محمد بھی اسجگہ ہے اسحاق نے مرزا رحمت اللہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ بڑے مرزا صاحب نے اسکی روٹی بند کر دی ہے۔ اور یہ ارادہ کرتا تھا کہ چلا جائے۔ اور خدا جانے کہاں جاتا تھا مگر منظور محمد نے اسکو رکھ لیا ہے۔ کہ تجارت کر کے گزارہ کر لیں گے ہمارے دل میں خیال آیا

کہ معلوم نہیں مرزا صاحب نے کیوں روٹی بند کردی ہے۔ بزرگوں کے کام پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ پھر الہام ہوا

انی انا الرحمٰن لایخاف لدی المرسلون۔ قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون (بدر جلد ۱ نمبر ۲۵ ۱۹۰۵ء)

(۱۸۹) یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء رؤیا کسی شخص نے ہمارے ہاتھ پر سونف رکھدی ہے (بدر جلد ۱ نمبر ۲۷ ۱۹۰۵ء)

(۱۹۰) ۲؍ اکتوبر ۱۹۰۵ء رؤیا دیکھا کہ ایک مکان ہے اس پر چڑھنے کے لئے ایک زینہ لگا ہؤا ہے۔ جو لوہے کا ہے۔ اور تختے پاؤں رکھنے کے بھی ہیں۔ اوپر ایک دروازہ ہے میں اس زینہ پر چڑھتا ہوں۔ مگر چڑھ نہیں سکتا۔ اتنے میں اوپر سے کسی نے دروازہ بند کر دیا اور کہا۔ کہ دوسرے راستہ سے آؤ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ راستہ تو نزدیک ہے۔ اور فوراً پہنچ سکتے ہیں مگر دوسرا راستہ دور ہے کوئی دو تین سو گز کا فاصلہ ہے۔ پس ہم اس دوسرے راستے سے جانے لگے تو دیکھا کہ میں ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہوں۔ اور آگے آگے ایک خدمتگار ہے۔ جسکا نام غفار ہے۔ اور ایک اور سوار بھی ساتھ ہے جو آگے آگے چلتا ہے۔ میں غفار کو کہتا ہوں کہ آگے مت نکل ہمارے ساتھ ساتھ چل تھوڑا راستہ طے کیا تھا۔ کہ آنکھ کھل گئی (بدر جلد ۱ نمبر ۲ ۱۹۰۵ء)

(۱۹۱) ۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء بوقت صبح پیش از نماز فجر رؤیا دیکھا۔ کہ میں گورداسپور سے آیا ہوں اور ایک مضبوط گوٹ گھوڑے پر سوار ہوں جو گلے رنگ کا ہے گھوڑے پر ہی نماز پڑھی ہے اور سجدہ بھی کیا ہے مجھے خیال آیا۔ کہ جب میں گورداسپور گیا تھا۔ تو میرا بھائی بیمار تھا۔ اور ان کے بچنے کی امید نہ تھی۔ معلوم نہیں اسکا اب کیا حال ہے گھر کے پاس کوچہ میں میراں بخش حجام ملا۔ وہ بڑی خوش خوش باتیں کرتا ہے۔ جس سے میں نے سمجھا۔ کہ اب بھائی صاحب تندرست ہوں گے (بدر جلد ۱ نمبر ۲۵ ۱۹۰۵ء)

(۱۹۲) ۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء قبل از نماز فجر رؤیا دیکھا۔ کہ ایک عورت قریباً تیس سال عمر فوت ہو گئی۔ (نوٹ) اسی روز ایک خادمہ تابی نام کی پوتی عمر تیس سال میں فوت ہوئی بچہ جننے کے بعد بیمار تھی (بدر جلد ۱ نمبر ۲۸ ۱۹۰۵ء)

(۱۹۳) ۱۰؍ اکتوبر ۱۹۰۵ء رؤیا دیکھا۔ کہ میں کسی جگہ ہوں۔ اور استنجا کے واسطے ایک جگہ سے ڈھیلا لیا ہے تو دیکھا۔ کہ وہاں بہت سے آدمی جیسے مزدور لنگوٹی پوش ہوتے ہیں۔

بیٹھے ہیں۔ جن سے کراہیت ہوئی پھر میں نے شادی خان کو بلانا چاہا۔ اور خیال آیا کہ اتنے آدمیوں میں سے اسے کس طرح شناخت کروں۔ مگر میں نے آواز دی تو شادی خان فوراً کھڑا ہوگیا اس کے ساتھ الہام ہوا۔ اذ کففت عن بنی اسرائیل (بدر جلد ۱ نمبر ۲۸ ۱۹۰۵ء)

(۱۹۴) ۱۱ر اکتوبر ۱۹۰۵ء رؤیا دیکھا کہ قدرت اللہ کی بیوی روپوں کی ایک ڈھیری میرے پیش کرتی ہے اس میں ایک لکڑی بھی ہے (بدر جلد ۱ نمبر ۲۸ ۱۹۰۵ء)

(۱۹۵) ۱۸ر اکتوبر ۱۹۰۵ء رؤیا ایک شخص نے مجھے کنوئیں کی ایک کوری ٹنڈ میں ٹھنڈا پانی دیا۔ پھر الہام ہوا "آب زندگی"

اسکے بعد الہام ہوا "قل میعاد ربک"

پھر الہام ہوا "خدا کی طرف سے سب پر اُداسی چھاگئی" (بدر جلد ۱ نمبر ۲۹ ۱۹۰۵ء)

(۱۹۶) ۱۸ر اکتوبر ۱۹۰۵ء رؤیا۔ خواب میں دیکھا۔ کہ ایک چغہ ہے۔ وہ اُلٹا ہے مگر اس پر زربفت کا کام کیا ہوا ہے دھاگہ نظر نہیں آتا (بدر جلد ۱ نمبر ۲۹ ۱۹۰۵ء)

(۱۹۷) ۲۲ر اکتوبر ۱۹۰۵ء رؤیا دیکھا کہ دہلی گئے ہیں۔ تو تمام دروازے بند ہیں پھر دیکھا کہ انپر قفل لگے ہوئے ہیں

پھر دیکھا۔ کہ کوئی شخص کچھ تکلیف دینے والی شے میرے کان میں ڈالتا ہے میں نے کہا تم مجھے کیا دکھ دیتے ہو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ دُکھ دیا گیا تھا (بدر جلد ۱ نمبر ۳۰ ۱۹۰۵ء)

(۱۹۸) ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۵ء فرمایا۔ آج رات میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تھوڑے چنے بھنے ہوئے سفید ہیں۔ اور انکے ساتھ ہی منقہ بھی ہے

فرمایا ہمارا تجربہ ہے کہ چنے مولی بینگن یا پیاز خواب میں دیکھیں تو کوئی امر مکروہ پیش آتا ہے لیکن منقہ دل کو قوت دینے والی شے ہے۔ اور اسکا دیکھنا اچھا ہے (بدر جلد ۱ نمبر ۳۱ ۱۹۰۵ء)

(۱۹۹) ۲۵ر اکتوبر ۱۹۰۵ء رؤیا دیکھا کہ بڑا سخت زلزلہ آیا ہے (بدر جلد ۱ نمبر ۳۱ ۱۹۰۵ء)

(۲۰۰) ۹ر نومبر ۱۹۰۵ء بمقام امرتسر رؤیا خواب میں گنا دکھائی دیا فرمایا اس سے مراد کوئی مفسدہ ہنگامہ ہوتا ہے الہام جو اسکے ساتھ ہوا وہ یہ ہے انی مع الرسول اقوم (بدر جلد ۱ نمبر ۳۵ ۱۹۰۵ء)

(اس تاریخ امرتسر میں یہودی علماء نے سخت ہنگامہ کیا)

(۲۰۱) ۱۴ر نومبر ۱۹۰۵ء رؤیا ایک کاغذ دکھایا گیا جس پر عربی عبارت میں ایمان کے اقسام لکھے ہوئے ہیں وہ عبارت یاد نہیں رہی مگر اسکا مطلب غالباً یہ تھا۔ کہ ایمان چار قسم ہے۔ ایک روایتی

ایمان دوسرا وہ جو بصیرت سے حاصل ہوتا ہے تیسرا حالی ایمان چوتھا استغراقی جو محویت سے
حاصل ہوتا ہے (بدر جلد ۱ نمبر ۳۶ ۱۹۰۵ء)

(۲۰۲) ۱۹ر نومبر ۱۹۰۵ء رؤیا دیکھا کہ سانپ نے میری ایڑی پر کاٹا ہے مگر اس سے کوئی زخم اور درد نہیں ہوا خفیف سا خون نکلا ہے۔ والد صاحب مرحوم نے اسے دیکھا ہے تو علاج بھی بتایا ہے۔ اور جو کچھ فرمایا ہے اسکا مفہوم یہ ہے۔ کہ کوئی فکر کی بات نہیں (الحکم جلد ۹ نمبر ۴۱ ۱۹۰۵ء)

(۲۰۳) ۲۰ر نومبر ۱۹۰۵ء فرمایا چند روز ہوئے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کو رؤیا میں دیکھا پہلے کچھ باتیں ہوئیں پھر خیال آیا کہ یہ تو فوت شدہ ہیں۔ آؤ ان سے دعا کرائیں تب میں نے انکو کہا۔ کہ آپ میرے واسطے دعا کریں۔ کہ میری اتنی عمر ہو کہ سلسلہ کی تکمیل کے واسطے کافی وقت ملجاے۔ اسکے جواب میں انہوں نے کہا تحصیلدار۔ مینے کہا یہ آپ غیر متعلق بات کرتے ہیں۔ جس امر کے واسطے مینے آپکو دعا کے واسطے کہا ہے آپ وہ دعا کریں تب انہوں نے دعا کے واسطے سینے تک ہاتھ اٹھائے۔ مگر اونچے نہ کئے اور کہا اکیس ۲۱ مینے کہا کھولکر بیان کرو مگر انہوں نے کچھ کھول کر نہ بیان کیا۔ اور بار بار اکیس۔ اکیس کہتے رہے اور پھر چلے گئے (بدر جلد ۱ نمبر ۳ ۱۹۰۵ء)

(۲۰۴) ۲ر دسمبر ۱۹۰۵ء رویا دیکھا۔ کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے۔ وہ کچھ بولتی ہے سب فقرات یاد نہیں رہے مگر آخری فقرہ جو یاد رہا یہ تھا

ان کنتم مسلمین

اسکے بعد بیداری ہوئی یہ خیال تھا۔ کہ مرغی نے کیا الفاظ بولے ہیں پھر الہام ہوا

انفقوا فی سبیل اللہ ان کنتم مسلمین (بدر جلد ۱ نمبر ۳۸ ۱۹۰۵ء)

(۲۰۵) ۱۳ر دسمبر ۱۹۰۵ء رؤیا دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی قبر کے پاس تین اور قبریں ہیں۔ اور ایک قبر پر لال کپڑا ڈالا ہے (بدر جلد ۲ نمبر ۱ ۱۹۰۶ء)

(۲۰۶) ۱۹۰۵ء مجھے ایک جگہ دکھلا دیگئی۔ کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی ایک فرشتہ مینے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے تب ایک مقام پر اسنے پہنچکر مجھے کہا۔ کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی۔ کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی۔ اور اسکی تمام مٹی چاندی کی تھی تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھائی گئی۔ اور اسکا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا۔ کہ وہ اُن برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں (رسالہ الوصیت ص۱)

(۲۰۷) یکم جنوری ۱۹۰۶ء۔ تین بکرے ذبح کئے جائینگے (بدر جلد ۲ نمبر ۱ ۱۹۰۶ء)

(۲۰۸) ۱۰ر جنوری سنہ ۱۹۰۶ء ایک رؤیا میں دیکھا۔ کہ بہت سے ہندو آئے ہیں۔ اور ایک کاغذ پیش کیا۔ کہ اسپر دستخط کر دو میں نے کہا کہ میں نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا۔ کہ پبلک نے کر دئے ہیں میں نے کہا کہ میں پبلک میں نہیں یا کہا کہ پبلک سے باہر ہوں۔ ایک اور بات بھی کہنے کو تھا۔ کہ کیا خدا نے اسپر دستخط کر دئے ہیں۔ مگر یہ بات نہیں کہی تھی۔ کہ بیدار ہو گئی (بدر جلد ۲ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۶ء)

(۲۰۹) ۱۳ر جنوری سنہ ۱۹۰۶ء رؤیا۔ رؤیا میں مولوی محمد حسین صاحب کو دیکھا کہ کہتے ہیں

قطع دابر القوم

دل میں خیال گزرا۔ کہ یہ تو دشمن ہے۔ کس قوم کے متعلق یہ الفاظ بولتا ہے۔ تب الہام ہوا

قطع دابر القوم الذین لا یؤمنون (بدر جلد ۲ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۶ء)

(۲۱۰) ۱۳ر جنوری سنہ ۱۹۰۶ء رؤیا میں دیکھا کہ دہلی گئے ہیں۔ اور بخیریت واپس آئے ہیں۔ پھر الہاماً یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے

الحمد للہ الذی اوصلنی صحیحاً (بدر جلد ۲ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۶ء)

(۲۱۱) ۲۷ر جنوری سنہ ۱۹۰۶ء خواب میں دیکھا کہ گویا ایک انگریز

ورڈ اینڈ ٹو گرلس (Word and two girls) بار بار بولتا ہے

پھر جب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا۔ کہ انگریز نہیں۔ بلکہ وہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے ہیں جو وہ الفاظ بول رہے ہیں۔ اور پھر یہی الہام انگریزی میں ہوا۔ اور ساتھ ہی اسکا ترجمہ بھی یعنی یہ کہ

ایک کلام اور دو لڑکیاں (بدر جلد ۱ جدید سلسلہ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۶ء)

(۲۱۲) ۲۷ر جنوری سنہ ۱۹۰۶ء ایک کتاب دکھائی گئی اسپر لکھا تھا

لائف Life (بدر جلد ۲ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۶ء)

(۲۱۳) ۲۹ر جنوری سنہ ۱۹۰۶ء خواب میں دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے۔ اور زلزلہ شدید ہے لیکن نقصان کچھ نہیں ہوا۔ اور ہم اٹھکر ایک طرف کو چلے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہ بیداری ہے۔ اسکے بعد بیداری ہوئی تب میں نے کہا کہ یہ خواب تھی (بدر جلد ۲ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۶ء)

(۲۱۴) ۳ر فروری سنہ ۱۹۰۶ء رات کے ۳ بجے کے قریب جبکہ بادل نہایت زور سے گرج رہا تھا۔ الہام ہوا

اٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں

(بدر جلد ۲ نمبر ۶ سنہ ۱۹۰۶ء)

(۲۱۵) **۵ر فروری ۱۹۰۶ء** بروز دوشنبہ عید اضحیٰ حضرت اقدسؑ نے رؤیا دیکھا کہ میاں محمد اسحاق پسر حضرت میر ناصر نواب صاحب اور صالحہ بی بی بنت صاحبزادہ منظور محمدؐ کے باہمی تعلق نکاح کی تیاری ہو رہی ہے سو آج ہی یہ رؤیا پورا ہوا۔ اور ہر دو کا نکاح پڑھایا گیا۔ (بدر جلد ۲ نمبر ۵ ۱۹۰۶ء)

(۲۱۶) **۸ر فروری ۱۹۰۶ء** خواب میں دیکھا گیا تھا۔ کہ ہمارے باغ کے قریب ایک نہر رواں ہے میں کہتا ہوں کہ اب باغ جلد چند روز میں پرورش پا جائیگا۔ اور اگر پانی بھی نہ ملیگا تب بھی سرسبز ہو جاویگا۔ میرے نزدیک اسکی تعبیر یہ ہے۔ کہ باغ سے مراد اپنی جماعت ہے۔ اور نہر سے مراد نصرت اور تائید الٰہی ہے۔ جو شاخوں کے رنگ میں ظاہر ہوگی (بدر جلد ۲ نمبر ۷ ۱۹۰۶ء)

(۲۱۷) **۱۰ر فروری ۱۹۰۶ء** رؤیا دیکھا۔ کہ ایک جماعت کثیر میرے پاس کھڑی ہے ایک حاکم آیا۔ اور اسنے کھڑے ہو کر کہا۔ کہ کیوں اس جماعت کو منتشر نہ کیا جاوے میں نے کہا کہ اس جماعت میں کوئی مخالفت نہیں صرف تعلیم پاتے ہیں پھر اس حاکم نے کہ گویا وہ ایک فرشتہ تھا آسمان کی طرف منہ کر کے ایک دو باتیں کیں جو سمجھ میں نہیں آئیں پھر اسنے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ سلام اور چلا گیا (بدر جلد ۲ نمبر ۷ ۱۹۰۶ء)

(۲۱۸) **۱۱ر فروری ۱۹۰۶ء** اول کسی نے کہا کرنسی نوٹ۔ پھر ایک کتاب مجھے دی گئی گویا وہ کرنسی نوٹ تھے۔ اور پھر الہاماً میری زبان پر جاری ہوا

دیکھو میرے دوستو! اخبار شائع ہو گیا (بدر جلد ۲ نمبر ۷ ۱۹۰۶ء)

(۲۱۹) **۱۹ر فروری ۱۹۰۶ء** رؤیا دیکھا کہ منظور محمد صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اور دریافت کرتے ہیں۔ کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھا جائے تب خواب سے حالت الہام کی طرف چلی گئی۔ اور یہ الہام ہوا

بشیر الدّولہ

فرمایا کئی آدمیوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے معلوم نہیں کہ منظور محمد کے لفظ سے کس کی طرف اشارہ ہے ممکن ہے کہ بشیر الدولہ کے لفظ سے یہ مراد ہو کہ ایسا لڑکا میاں منظور محمد کے پیدا ہوگا جسکا پیدا ہونا موجب خوشحالی اور دولتمندی ہو جائے۔ اور یہ بھی قرین قیاس ہے کہ وہ لڑکا خود اقبالمند اور صاحب دولت ہو۔ لیکن ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ کب اور کس وقت یہ لڑکا پیدا ہوگا خدا نے کوئی وقت ظاہر نہیں فرمایا ممکن ہے کہ جلد ہو یا خدا اُن میں کئی برس کی تاخیر ڈالدے (بدر جلد ۲ نمبر ۸ ۱۹۰۶ء)

(۲۲۰) **۲۵ر فروری ۱۹۰۶ء** الہام

دردناک دکھ اور دردناک واقعہ

اسکے بعد رؤیا دیکھا کہ کوئی خادمہ عورت جو اپنے تعلق والوں میں سے کسی گھر کی ہے آئی ہے اور کہتی ہے کہ

میری بیوی یکایک مرگئی

یہ سنکر میں اٹھا ہوں کہ اپنے گھر میں اطلاع کروں۔ کہ پہلا الہام پورا ہوگیا۔ اور پگڑی لی۔ اور عصا ہاتھ میں لیا اور چلنے کو تھا کہ بیداری ہوگئی (بدر جلد ۲ نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۶ء)

(۲۲۱) **۱۲ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء** رؤیا۔ خواب میں دیکھا۔ کہ میر ناصر نواب صاحب اپنے ہاتھ پر ایک درخت رکھکر لائے ہیں۔ جو پھلدار ہے۔ اور جب مجھکو دیا۔ تو وہ ایک بڑا درخت ہوگیا۔ جو بیدانہ توت کے درخت کے مشابہ تھا۔ اور نہایت سبز تھا اور پھلوں اور پھولوں سے بھرا ہوا۔ اور پھل اس کے نہایت شیرین تھے۔ اور عجیب تر یہ کہ پھول بھی شیرین تھے مگر معمولی درختوں میں سے نہیں تھا۔ ایک ایسا درخت تھا۔ کہ کبھی دنیا میں دیکھا نہیں گیا۔ میں اس درخت کے پھل اور پھول کھا رہا تھا کہ آنکھ کھل گئی۔ میری دانست میں میر ناصر سے مراد خدائے ناصر ہے۔ کہ وہ ایک ایسے عجیب طور سے مدد کریگا جو فوق العادت ہوگی (بدر جلد ۲ نمبر ۱۱ سنہ ۱۹۰۶ء)

(۲۲۲) **۱۸ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء** آج بروز یکشنبہ مینے خواب میں دیکھا۔ کہ میں اپنے گھر کے مکان میں بیٹھا ہوں۔ اور ایک خربزہ کی شکل پر کوئی پھل میرے ہاتھ میں ہے۔ اسکو چھیل کر کھانا چاہتا ہوں اتنے میں مینے محمود احمد کو دیکھا اسکے ساتھ ایک انگریز ہے۔ وہ ہمارے گھر میں داخل ہوگیا۔ پہلے اسجگہ کھڑا ہوا جہاں پانی کے گھڑے رکھے جاتے ہیں۔ پھر اس چوبارے کی طرف آگے بڑھا۔ جہاں بیٹھکر میں کام کرتا ہوں۔ گویا اسکے اندر جاکر تلاشی کرنا چاہتا ہے اسوقت مینے دیکھا۔ کہ میر ناصر نواب کی شکل پر ایک شخص میرے سامنے کھڑا ہے اسنے بطور اشارہ کے مجھکو کہا۔ کہ آپ بھی اس چوبارہ میں جائیں۔ انگریز تلاشی کریگا۔ اور میرے دل میں گزرا۔ کہ اس میں صرف وہ کاغذات پڑے ہیں جو تالیف کتاب کا مسودہ ہے۔ وہی دیکھے گا اتنے میں آنکھ کھل گئی معلوم نہیں اس واقعہ کی کیا تعبیر ہے اس سے پہلے تھوڑے دن ہوئے ہیں یہ دیکھا تھا۔ یعنی یہ الہام ہوا تھا۔ کہ "**عورت کی چال ایلی ایلی لما سبقتانی بریت اذ کففت عن بنی اسرائیل**" مینے اپنے اجتہاد سے اسکے یہ معنے سمجھے تھے۔ کہ کوئی شخص عورت کی طرح پوشیدہ مکر کریگا۔ جس سے ممکن ہے کہ ہمپر اسکی دھوکہ دہی سے کوئی مقدمہ ہو مگر آخر بریت ہوگی۔ مگر یہ میرے اجتہادی معنے ہیں اور ممکن ہے کہ جو کچھ مینے پہلے دیکھا۔ اور جو کچھ مینے اب دیکھا اسکے کوئی اور معنے ہوں لیکن ظاہری معنی یہی ہیں۔ واللہ اعلم

اس خواب میں محمود کا دیکھنا اور پھر میر ناصر نواب کا دیکھنا نیک انجام پر دلالت کرتا ہے کیونکہ محمود کا لفظ خاتمہ محمود کی طرف اشارہ ہے یعنی اس ابتلا کا خاتمہ اچھا ہو گا۔ اور ناصر نواب کا دیکھنا اسباب کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالےٰ ناصر ہو گا۔ اور اپنی نصرت سے ابتلاء سے رہائی دیگا اور آخر یہ ابتلا نشان کی صورت میں ہو جائیگا (بدر جلد ۲ نمبر ۱۲ ۱۹۰۶ء)

(۲۲۳) ۱۳؍ اپریل ۱۹۰۶ء کل خواب میں مولوی عبد الکریم صاحب کو دیکھا۔ کہ ایک بڑے کمرے میں پھر رہے ہیں مینے کہا کہ آؤ مصافحہ کر لیں پھر مصافحہ کیا۔ اور میں انہیں کہتا ہوں دعا کرو دشمنوں پر خدا مجھے غلبہ دے اور پھر آج دیکھا۔ کہ ایک کمرے میں پھرتے ہیں بہت جوش میں۔ اور سخت ناراض ہیں۔ کہ وہ میرا نام لیکر کہتے ہیں۔ کہ کیوں لوگ اسکی مخالفت کرتے ہیں۔ اور کیوں نہیں مانتے اور بڑے جوش اور غضب سے کہہ رہے ہیں (بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ ۱۹۰۶ء)

(۲۲۴) ۱۴؍ اپریل ۱۹۰۶ء رؤیا دیکھا کہ طاعون ترقی کر رہی ہے (۲) عالم خواب میں ایسا محسوس ہوا کہ زلزلہ آ رہا ہے (بدر جلد ۲ نمبر ۱۶ ۱۹۰۶ء)

(۲۲۵) ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۶ء رؤیا دیکھا۔ کہ ایک بڑا سانپ ہے۔ جس کی گردن مگھ (مرغابی) کی طرح بڑی ہے وہ میرے پیچھے دوڑا۔ میں ایک اونچی جگہ دیوار پر چڑھ گیا۔ اور اسکو مخاطب کر کے کہا۔

خدا قاتلِ تو باد۔ مرا از دست تو محفوظ دارد

اسکے بعد یہ نظارہ دیکھا۔ کہ گویا میں اس سانپ پر سوار ہوں۔ اور اس سانپ کی گردن میرے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ الٹ کر مجھے کاٹے تب مینے زیادہ سر کے قریب سے اسکو پکڑا تا کہ وہ کاٹ نہ سکے (بدر جلد ۲ نمبر ۱۶ ۱۹۰۶ء)

(۲۲۶) ۱۶/۱۷ اپریل ۱۹۰۶ء حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کو رویا میں دیکھا کہ زندہ ہو گئے ہیں مینے پوچھا زخموں کا کیا حال ہے تو کہا کہ سب اچھے ہو گئے اسپر خواب میں بڑا تعجب ہو رہا ہے کہ یہ احیاء موتی ہے پھر خواب ہی میں خیال گزر رہا ہے کہ خواب نہ ہو مگر بہت سے لوگ جمع ہیں۔ اور سب جاگتے ہیں (بدر جلد ۲ نمبر ۱۷ ۱۹۰۶ء)

(۲۲۷) ۲۴؍ اپریل ۱۹۰۶ء فرمایا کہ چند روز ہوئے۔ کہ کشفی نظر میں ایک عورت مجھے دکھلائی گئی۔ اور پھر الہام ہوا

ویل لھذہ الامرأۃ وبعلھا

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۷ ۱۹۰۶ء)

(۲۲۸) ۵ رمئی ۱۹۰۶ء رؤیا ایک شخص نے ایک دوائی کولاوائن کی ایک بوتل دی۔ جو سرخ رنگ کی دوائی ہے۔ اور بوتل بند کی ہوئی ہے۔ اور اسپر رسیاں لپیٹی ہوئی ہیں ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی وہ یہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔ یہ دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے لیکن کہنے میں وہ شخص اسکا نام کتاب رکھتا ہے اسوقت میں کہتا ہوں۔ کہ اسکا وقت آگیا ہے اسکو نوکر رکھا جائے اور مینے اس کتاب پر دستخط کر دئے ہیں۔ پھر الہام ہوا

یہ میری کتاب ہے اسکو کوئی ہاتھ نہ لگاوے مگر وہی جو میرے خاص خدمتگار ہیں

پھر الہام ہوا **اللہ یعلینا و لا نعلی** (ترجمہ) اللہ تعالےٰ ہمیں اونچا کریگا۔ اور ہم نیچے نہیں کئے جاوینگے (بدر جلد ۲ نمبر ۱۹ ۱۹۰۶ء)

(۲۲۹) ۱۸ رمئی ۱۹۰۶ء رؤیا میں دیکھا کہ کوئی طاعون کے متعلق کہتا ہے

ابتک پیچھا نہیں چھوڑتی (بدر جلد ۲ نمبر ۲۱ ۱۹۰۶ء)

(۲۳۰) ۳۱ رمئی ۱۹۰۶ء کو فرمایا۔ چند روز ہوئے مینے رؤیا دیکھا تھا۔ کہ بہت سے زنبور ہیں۔ اور میں انکو کپڑے میں پکڑ کر مار رہا ہوں (بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ ۱۹۰۶ء)

(۲۳۱) ۴ رجون ۱۹۰۶ء رؤیا دیکھا کہ میں ایک جگہ ہوں۔ اور وہاں ایک چادر ایک اونچی جگہ پر رکھی ہوئی ہے اتنے میں ایک چڑا آیا۔ اور اس چادر پر بیٹھ گیا تب مینے اسکو پکڑ لیا۔ اور کہا کہ جس طرح بنی اسرائیل کے واسطے آسمان سے پرند اترتے تھے اسی طرح ہمارے واسطے ہے (بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ ۱۹۰۶ء)

(۲۳۲) شب ماقبل ۸ رجون ۱۹۰۶ء مبارک احمد صاحبزادہ خورد حضرت مسیح موعودؑ خسرہ کی شدت عوارض کی وجہ سے سخت تکلیف میں تھا۔ اور شدت خارش میں اپنے بدن کی بوٹیاں توڑتا تھا۔ اور نیند نہیں آتی تھی۔ اور سخت اضطراب اور گھبراہٹ تھی۔ اسوقت حضورؑ نے اسکے لئے دعا کی ابھی دعا میں مشغول ہی تھے۔ کہ آپؑ پر کشفی حالت طاری ہوگئی اور دیکھا کہ مبارک احمد کے بستر پر چھوٹے چوہوں کی شکل پر بہت سے جانور ہیں۔ اور اسکو کاٹ رہے ہیں۔ تب ایک شخص نے وہ سب جانور بستر پر سے اٹھا کر ایک چادر میں باندھ دئے اور کہا کہ انکو پھینک دو۔ پھر وہ کشفی حالت جاتی رہی۔ اور دیکھا کہ لڑکا آرام میں آگیا۔ اور تکلیف کا

نام ونشان نہ رہا۔ اور آرام سے سوگیا۔ اور صحتیاب ہوگیا (بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ سنہ ۱۹۰۶ء)

(۲۳۳) ۱۱؍ جون سنہ ۱۹۰۶ء رویا دیکھا کہ پندرہ سولہ نوجوان عورتیں خوبصورت اور نہایت خوش لباس پہنے ہوئے میرے سامنے آئی ہیں۔ میں نے اس خیال سے کہ یہ جوان عورتیں ہیں منہ ان سے پھیر لیا اور ان سے پوچھا کہ تم کیسے آئی ہو انہوں نے کہا ہم تو آپ کے پاس ہی آئی ہیں پھر انہوں نے وہیں ہمارے دالان میں ڈیرے لگا دیئے (بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ سنہ ۱۹۰۶ء)

(۲۳۴) ۱۱؍ جون سنہ ۱۹۰۶ء مندرجہ بالا رؤیا میں یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ انہیں عورتوں میں وہ بھی ایک عورت تھی جو پہلے کبھی آئی تھی فرمایا۔ اس میں اشارہ ایک پرانے رؤیا کی طرف تھا۔ جو حضرت والد صاحب کی وفات کے چند یوم بعد میں نے دیکھا۔ کہ میں ایک پیڑھی پر بیٹھا ہوں تو ایک عورت نوجوان عمدہ لباس پہنے ہوئے تینتیس بتیس سال کی میرے سامنے آئی۔ اور اسنے کہا۔ کہ میرا ارادہ اب اس گھر سے چلا جانیکا تھا۔ مگر تمہارے لئے رہ گئی ہوں (بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ سنہ ۱۹۰۶ء)

(۲۳۵) ۱۲؍ اگست سنہ ۱۹۰۶ء فرمایا۔ شب گزشتہ کو میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ اسقدر زنبور ہیں۔ کہ تمام سطح زمین ان سے پر ہے۔ اور ٹڈی دل سے زیادہ انکی کثرت ہے۔ اسقدر ہیں کہ زمین کو قریباً ڈھانک دیا ہے۔ اور تھوڑے ان میں سے پرواز بھی کر رہے ہیں جو نیش زنی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مگر نامراد ہے اور میں اپنے لڑکوں شریف اور بشیر کو کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی یہ آیت پڑھو اور بدن پر پھونک لو کچھ نقصان نہیں کرینگے اور وہ آیت یہ ہے

واذا بطشتم بطشتم جبارین

پھر بعد اسکے آنکھ کھل گئی (بدر جلد ۲ نمبر ۳۴ سنہ ۱۹۰۶ء)

(۲۳۶) ۴؍ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء فرمایا آج ہی ایک خواب میں دیکھا۔ کہ ایک چوغہ زریں جس پر بہت سنہری کام کیا ہوا ہے مجھے غیب سے دیا گیا ہے۔ ایک چور اس چوغہ کو لیکر بھاگا۔ اس چور کے پیچھے کوئی آدمی بھاگا۔ جس نے چور کو پکڑ لیا۔ اور چوغہ واپس لے لیا۔ بعد اسکے وہ چوغہ ایک کتاب کی شکل میں ہوگیا۔ جسکو تفسیر کبیر کہتے ہیں۔ اور معلوم ہوا کہ چور اسکو اس غرض سے لیکر بھاگا تھا کہ اس تفسیر کو نابود کردے

فرمایا اس کشف کی تعبیر یہ ہے۔ کہ چور سے مراد شیطان ہے شیطان چاہتا ہے کہ ہمارے ملفوظات لوگوں کی نظر سے غائب کردے مگر ایسا نہیں ہوگا۔ اور تفسیر کبیر جو چوغہ کے رنگ میں دکھائی گئی اسکی یہ تعبیر ہے۔ کہ وہ ہمارے لئے موجب عزت اور زینت ہوگی واللہ اعلم (بدر جلد ۲ نمبر ۳۶ سنہ ۱۹۰۶ء)

(۲۳۷) ۵؍ ستمبر ۱۹۰۶ء رؤیا میں نے دیکھا۔ کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرتد دشمن (ہمارے مکان کے پاس کھڑا ہے۔ اور والدہ محمد اسحاق (زوجہ میر ناصر نواب صاحب) اسکو اپنے گھر میں بلاتی ہیں۔ مگر میں نے اُسے اندر نہیں آنے دیا۔ اور میں نے کہا کہ میں نہیں آنے دیتا۔ اس میں ہماری بے عزتی ہے" دشمن کے گھر میں داخل ہونے سے مراد کوئی مصیبت یا موت ہوتی ہے اور وہ اندر نہیں آسکا یعنے خدا نے اس بلا کو ٹال دیا پھر الہام ہوا

انی احافظ کل من فی الدار

(یعنی ان سب کی حفاظت کرونگا۔ جو اس گھر میں ہیں) علاوہ اسکے ایک گوشت کا ٹکڑا خواب میں دکھایا گیا۔ جو کسی غم کی طرف دلالت کرتا تھا۔ اور یہ بھی دیکھا۔ کہ ایک انڈا میرے ہاتھ میں ہے جو کہ ٹوٹ گیا ہے۔ یہ بھی کسی کی موت کی طرف اشارہ تھا۔ لیکن خواب کے تمام امور معلق ہوتے ہیں دعا سے اور ٹل سکتے ہیں قطعی حکم نہیں ہوتا

اس خواب کے بعد حضرت مسیح موعودؑ نے میر صاحب کو (یعنے میر ناصر نواب صاحب) جو لاہور جانیکو طیار تھے۔ روک دیا کہ ابھی نہ جاویں۔ اور انکو کہدیا۔ کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے اہل و عیال کے متعلق ایک بلا آنیوالی ہے میں ڈرتا ہوں کہ وہ بلا سفر میں نازل ہو اور موجب شماتت اعداء ہو جائے چنانچہ یہ بات سن کر میر صاحب نے معہ اہل و عیال لاہور جانا ملتوی کر دیا۔ اور جب صبح ہوئی۔ تو پیشگوئی (۳۰؍ اگست ۱۹۰۶ء آجکل کوئی نشان ظاہر ہوگا) کے مطابق عزیز محمد اسحٰق کو سخت بخار ہو گیا۔ اور اس بخار کے ساتھ رانوں میں دو گلٹیاں نکل آئیں جس سے قطعی طور پر یہ معلوم ہو گیا۔ کہ طاعون ہے۔ اور ایک نہایت خوفناک امر پیش آ گیا۔ اور گھر میں سب پر ایک دہشت طاری ہوئی۔ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب* معالج تھے۔ مگر بخار اور بن ران میں دو گلٹیوں کے نکلنے سے وہ بھی دہشت زدہ ہو گئے تب حضرت مسیح موعودؑ نے دعا کرنا شروع کیا۔ اور نہایت اضطراب سے توجہ کی تب خدا کے فضل سے اس دعا کا یہ نتیجہ ہوا کہ ابھی دو یا تین گھنٹہ سے زیادہ نہیں گزرا ہوگا۔ کہ بخار بالکل ٹوٹ گیا۔ اور پھر گلٹیاں بھی گم ہو گئیں۔ گویا مرض کا نام و نشان نہ تھا۔ اور تمام آثار طاعون کے جاتے رہے اور میاں محمد اسحاق صاحب بخیر و عافیت باہر پھرنے لگ گئے فالحمد للہ علی ذالک (بدر جلد ۲ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۶ء)

(۲۳۸) ۸؍ ستمبر ۱۹۰۶ء رؤیا دیکھا۔ کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ایک کاغذ بھیجا ہے جو پروف کی طرح ہے جو لڑکا لیکر آیا ہے وہ کہتا ہے کہ اسکے حاشیے پر سطر ہے ذرہ پڑھ لینا

* خلیفۃ المسیح اول

اس کاغذ کے دائیں طرف کے حاشیہ پر لکھا ہے۔

دشمن نہایت اضطراب میں ہے (بدر جلد ۲ نمبر ۳۷ ستمبر ۱۹۰۶ء)

(۲۳۹) ۵ ستمبر ۱۹۰۶ء فرمایا گھر میں ایک چوکھٹ کے اندر ایک قطعہ لگا ہوا ہے جس پر لکھا ہے رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ ہمنے آج کشفی نگاہ میں دیکھا۔ کہ وہ الفاظ مٹے ہوئے ہیں مگر اس پر لکھا ہے **خیر** (بدر جلد ۲ نمبر ۳۸ ستمبر ۱۹۰۶ء)

(۲۴۰) ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء رؤیا دیکھا۔ کہ ایک بھونچال آیا کچھ دہشتناک معلوم ہوا۔ اور ہم چھت کے نیچے سے باہر آ گئے مبارک میرے ساتھ تھا اور خفیف خفیف بارش کے قطرے خوشنما برس رہے تھے۔ (بدر جلد ۲ نمبر ۳۸ ستمبر ۱۹۰۶ء)

(۲۴۱) ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء رؤیا دیکھا۔ کہ میں ایک فراخ اور خوبصورت اور چمکدار چوغہ پہنے ہوئے چند آدمیوں کے ساتھ ایک طرف جا رہا ہوں۔ اور وہ چوغہ میرے پاؤں تک لٹک رہا ہے۔ اور چمک کی شعاعیں اس میں سے نکل رہی ہیں (بدر جلد ۲ نمبر ۳۸ ستمبر ۱۹۰۶ء)

(۲۴۲) ۲ اکتوبر ۱۹۰۶ء میںنے دیکھا۔ کہ ایک کتاب ہے گویا وہ میری کتاب ہے اس کا نام نہج المصلّٰی ہے۔ پھر الہام ہوا۔

فوقَ حمیدٌ کاذب کا خدا دشمن ہے وہ اسکو جہنم میں پہنچائیگا (بدر جلد ۲ نمبر ۴۰ ۱۹۰۶ء)

(۲۴۳) ۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء میںنے آج رات خواب میں دیکھا۔ کہ میرا بھائی مرزا غلام قادر مرحوم ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہے۔ اور میںنے خیال کیا۔ کہ یہ فرشتہ ہے۔ اور لفظ قادر کی مناسبت سے اس شکل پر ظاہر ہوا ہے۔ اور میں اسکے آگے اسقدر دوڑتا ہوں۔ کہ گھوڑا پیچھے رہ جاتا ہے اسکے بعد ہم شہر میں داخل ہو گئے۔ اور وہ فرشتہ جو میرے بھائی کی شکل پر تھا گھوڑے پر سے اتر آیا اور اسکے ہاتھ میں ایک تازیانہ ہے۔ اور ایک مضبوط سپاہی قوی ہیکل شکل میں ہے۔ اور ہم نے شہر میں ایک طرف جانیکا ارادہ کیا۔ گویا کوئی کام ہے یا کوئی خدمت ہے۔ جو اس فرشتہ نے بجا لانی ہے بعد اسکے الہام ہوا

اے عبد الحکیم خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے بچاوے اندھا ہونے اور مفلوج ہونے اور مجذوم ہونے سے (اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ میرا نام عبد الحکیم رکھا گیا ہے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت نہیں چاہتی۔ کہ ان بیماریوں میں سے کوئی بیماری میرے لاحق حال ہو کیونکہ اس میں شماتت اعداء ہے) بدر جلد ۲ نمبر ۴۱ ستمبر ۱۹۰۶ء

(۲۴۴) ۵ ار اکتوبر ۱۹۰۶ء خواب میں دیکھا کہ میں کچھ لکھ رہا ہوں۔ اور لکھتے لکھتے یہ الفاظ دیکھے

عِلمُ الدَّرمان ۲۲۳

علم عربی لفظ ہے اور درمان فارسی ہے اسکے آگے ۲۲۳ کا ہندسہ ہے معلوم نہیں کہ اس سے کیا مراد ہے (بدر جلد ۲ نمبر ۴۲ سنہ ۱۹۰۶ء)

(۲۴۵) ۱۶ ار اکتوبر ۱۹۰۶ء مینے دیکھا کسی کی موت قریب ہے یہ متعین نہ ہوا کہ کس کی موت آئی ہے تب اس کشفی حالت میں ہی مینے دعا کی الہام ہوا

ان المنایا لا تطیش سہامہا

تب مینے اسی کشفی حالت میں ہی پھر دعا کی کہ اے خدا تو ہر چیز پر قادر ہے تب الہام ہوا

ان المنایا قد تطیش سہامہا

اسکے بعد یہ بھی الہام ہوا

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

میں نہیں کہہ سکتا کہ ہم سب میں سے یہ کس کے حق میں ہے واللہ اعلم بالصواب (بدر جلد ۲ نمبر ۴۳ سنہ ۱۹۰۶ء)

(۲۴۶) ۲ ر نومبر ۱۹۰۶ء مینے دیکھا۔ کہ رات کے وقت میں ایک جگہ بیٹھا ہوں اور ایک اور شخص میرے پاس ہے تب مینے آسمان کی طرف دیکھا تو مجھے نظر آیا۔ کہ بہت سے ستارے آسمان پر ایک جگہ جمع ہیں تب مینے ان ستاروں کو دیکھکر اور انہیں کی طرف اشارہ کرکے کہا

آسمانی بادشاہت

پھر معلوم ہوا کہ کوئی شخص دروازہ پر ہے اور کھٹکھٹاتا ہے جب مینے دروازہ کھولا تو معلوم ہوا۔ کہ ایک سودائی ہے جس کا نام میراں بخش ہے اسنے مجھ سے مصافحہ کیا۔ اور اندر آگیا۔ اس کے ساتھ بھی ایک شخص ہے مگر اسنے مصافحہ نہیں کیا۔ اور نہ وہ اندر آیا

اسکی تعبیر مینے یہ کی کہ آسمانی بادشاہت سے مراد ہمارے سلسلہ کے برگزیدہ لوگ ہیں جنکو خدا زمین پر پھیلا دیگا۔ اور اس دیوانہ سے مراد کوئی متکبر مغرور یا تعصب کی وجہ سے کوئی دیوانہ ہے خدا اسکو توفیق بیعت دیگا۔ پھر الہام ہوا

لا تخف ان اللہ معنا (بدر جلد ۲ نمبر ۴۵ سنہ ۱۹۰۶ء)

(۲۴۷) غالباً ۱۰ ر نومبر ۱۹۰۶ء رؤیا دیکھا کہ میں ایک گھوڑے پر سوار ہوں۔ اور کسی طرف جا رہا ہوں جاتے ہوئے آگے بالکل تاریکی ہو گئی۔ تو میں واپس آگیا۔ اور میرے ساتھ

کچھ عورتیں بھی ہیں۔ واپس آتے ہوئے بھی راستہ میں گرد و غبار کے سبب بہت سی تاریکی ہوگئی اور گھوڑے کی باگ کو مینے ٹٹول کر ہاتھ میں پکڑا ہے۔ چند قدم چل کر روشنی ہوگئی۔ آگے دیکھا کہ ایک بڑا چبوترہ ہے اسپر اتر پڑا۔ وہاں چند ایک لڑکے ہیں۔ انہوں نے شور مچایا۔ کہ مولوی عبدالکریم آ گئے پھر مینے دیکھا۔ کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم آ رہے ہیں۔ انکے ساتھ میں نے مصافحہ کیا اور السلام علیکم کہا مولوی صاحب مرحوم نے ایک چیز نکال کر مجھے بطور تحفہ دی ہے اور کہا کہ بشپ جو پادریوں کا افسر ہے۔ وہ بھی اسی سے کام چلاتا ہے۔ وہ چیز اس طرح ہے جیسا کہ خرگوش ہوتا ہے بادامی رنگ اسکے آگے ایک بڑی نالی لگی ہوئی ہے۔ اور نالی کے آگے ایک قلم لگا ہوا ہے اس نالی کے اندر ہوا بھر جاتی ہے۔ جس سے وہ قلم بغیر محنت کے باسانی چلنے لگتا ہے مینے کہا کہ مینے تو یہ قلم نہیں منگوایا مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے منگوایا ہوگا مینے کہا اچھا میں مولوی صاحب کو دیدونگا۔ اسکے بعد بیداری ہوگئی +

تعبیر۔ عورتوں سے مراد کمزور لوگ ہوسکتے ہیں۔ اور خدا نے قرآن شریف میں امت کے نیک بندوں کو بھی فرعون کی عورت اور مریم سے تشبیہ دی ہے اور قلم سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مولوی محمد علی صاحب کے دل میں ایسی طاقت پیدا کردے۔ کہ وہ مخالفوں کے ردّ میں اعلیٰ مضامین لکھیں۔ واللہ اعلم (بدر جلد ۲ نمبر ۴۶ سنہ ۱۹۰۶ء)

(۲۴۸) ۱۸ر نومبر سنہ ۱۹۰۶ء رؤیا دیکھا۔ کہ ہمارے باغ میں کئی ایک آدمی ایک جوہ لگا رہے ہیں پھر غیب سے آواز آئی

مبارک (بدر جلد ۲ نمبر ۴۷ سنہ ۱۹۰۶ء)

(۲۴۹) ۱۸ر نومبر سنہ ۱۹۰۶ء پھر ایک نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ اور اس کے بعد الہام ہوا۔ **ما وقفت موقفًا اغیظ من ھٰذا ان بطش ربّک لشدیدٌ**

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۷ سنہ ۱۹۰۶ء)

(۲۵۰) ۲۳ر جنوری سنہ ۱۹۰۷ء شریف احمد کو خواب میں دیکھا۔ کہ اس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے اور دو آدمی پاس کھڑے ہیں۔ ایک نے شریف احمد کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہ وہ

بادشاہ آیا

دوسرے نے کہا کہ ابھی تو اسے قاضی بننا ہے

(تعبیر) فرمایا قاضی حکم کو بھی کہتے ہیں قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو ردّ کرے (بدر جلد ۵ نمبر ۱-۲ سنہ ۱۹۰۷ء)

(۲۵۱) ۳ر جنوری ۱۹۰۷ء فرمایا چند سال ہوئے ایک دفعہ ہمنے عالم کشف میں اسی لڑکے
شریف احمدؐ کے متعلق کہا تھا کہ

اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں

اور جب یہ پیدا ہؤا تھا اور اسوقت عالم کشف میں میںنے دیکھا کہ آسمان پر سے ایک روپیہ اترا۔ اور
میرے ہاتھ پر رکھا گیا۔ اسپر لکھا تھا

معمر اللہ (بدر جلد ۶ نمبر ۱-۲ ۱۹۰۷ء)

(۲۵۲) ۹ر فروری ۱۹۰۷ء اور میںنے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک گڑھا قبر کے اندازہ
کی مانند ہے۔ اور ہمیں معلوم ہؤا۔ کہ اس میں ایک سانپ ہے۔ اور پھر ایسا خیال آیا۔ کہ وہ سانپ
گڑھے میں سے نکلکر کسی طرف بھاگ گیا ہے۔ اس خیال کے بعد مبارک احمدؐ نے اس گڑھے
میں قدم رکھا۔ تو اسکے قدم رکھنے کے وقت محسوس ہؤا۔ کہ وہ سانپ ابھی گڑھے میں ہے۔ اور اس
سانپ نے حرکت کی۔ اور پھر ساتھ ہی اس سانپ نے باہر کی طرف نکلنا شروع کیا۔ جب باہر
کی طرف بھاگنے لگا۔ تب ایسا دکھائی دیا۔ کہ گویا وہ ایک اژدہا ہے۔ اور اسکی دو ٹانگیں ہیں۔ ایک
ٹانگ تو کسی قدر پتلی ہے۔ اور دوسری ٹانگ اسقدر موٹی ہے جیسی کسی بھینس کی ٹانگ یا ہاتھی کی
ٹانگ مبارک احمد کی والدہ اس سانپ کی طرف دوڑی۔ اور ایک چاقو سے اسکی پتلی ٹانگ کاٹ
دی پھر وہ اژدہا مکان کی دوسری طرف آگیا۔ اور میں اس کی طرف گیا۔ اور میرے ہاتھ میں
ایک چاقو تھا میںنے بڑی ٹانگ اس اژدہا کی اس چاقو سے کاٹدی جوت آسانی سے کٹ گئی جیسے
مولی یا گاجر اور بہت کچھ پانی زہریلہ اس سانپ کا چاقو کے ساتھ آلودہ رہا۔ میںنے اس چاقو کو ایک
آگ میں جو قریب ہی سلگ رہی تھی ڈالدیا۔ اور اس سے بڑی بدبو آئی مجھے اندیشہ ہؤا۔ کہ اس کے
زہر سے مجھے کوئی نقصان نہ پہنچے۔ مگر کوئی نقصان نہ پہنچا۔ مگر بہر حال اس اژدہا کا کام تمام کردیا
اور پھر ہم تینوں اس مکان سے جب باہر آئے تو ڈاکٹر عبد اللہ سامنے آتے نظر آئے جب قریب
پہنچے تو مسکرا کر مجھے کہنے لگے کہ تار آئی ہے کہ **دو پل** ٹوٹ گئے میں نے دریافت کیا کہ کون کونسا
پل اور کس کس مقام کا پل ٹوٹا ہے انہوں نے جوابدیا کہ یہ تو معلوم نہیں مگر یہ معلوم ہے کہ وہ دو
پل جو ٹوٹے ہیں وہ پنجاب کے پل ہیں (بدر جلد ۶ نمبر ۷ ۱۹۰۷ء)

(۲۵۳) ۲۳ر فروری ۱۹۰۷ء رؤیا میں گویا میں کہتا ہوں یا کسی نے کہا کہ

"اب جنازہ جاکر پڑھینگے"

گویا کسی کا جنازہ ہے جو پڑھا جاویگا (بدر جلد ۶ ۱۹۰۷ء)

(۲۵۴) ۱۹؍ مارچ ۱۹۰۷ء خواب میں مینے دیکھا۔ کہ میری بیوی مجھے کہتی ہے کہ

"میں نے خدا کی مرضی کے لئے اپنی مرضی چھوڑ دی ہے"

اسپر مینے انکو جواب میں یہ کہا کہ

اسی سے تو تم پر حُسن چڑھا ہے

یہ فقرہ اس فقرہ سے مشابہ ہے۔ جو زبور میں ہے۔ کہ تو حُسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہے (بدر جلد ۶ نمبر ۱۲ ۱۹۰۷ء)

(۲۵۵) ۲۸؍ مارچ ۱۹۰۷ء بعد اسکے کشفی رنگ میں وہ مقبرہ مجھے دکھلایا گیا۔ جس کا نام خدا نے بہشتی مقبرہ رکھا ہے۔ اور پھر الہام ہؤا

کل مقابر الارض لا تقابل ھذہ الارض (بدر جلد ۶ نمبر ۱۴ ۱۹۰۷ء)

(۲۵۶) ۲۸؍ مارچ ۱۹۰۷ء۔ پھر مینے دیکھا کہ ایک راہ پر چل رہا ہوں۔ اور میرے ساتھ میرا لڑکا مبارک احمد اور اُسکی والدہ ہے اور مجھے خیال گزرتا ہے۔ کہ مرزا غلام قادر مرحوم بھی (جو میرے بھائی ہیں) میرے ساتھ ہیں اور راہ میں اس قدر زنبور ہیں۔ کہ ٹڈی دل کی طرح زمین پر پھیل رہے ہیں۔ اور ایک میری ناف کے اندر بیٹھ گیا ہے اور پھر اڑ گیا۔ مگر کسی نے ضرر نہیں پہنچایا۔ اور پھر ہم سب ایک مسجد میں داخل ہو گئے ہیں اور مسجد میں بھی کروڑ ہا زنبور ہیں۔ مگر ہم ان کے شر سے محفوظ رہے ہیں (بدر جلد ۶ نمبر ۱۴ ۱۹۰۷ء)

(۲۵۷) ۵؍ اپریل ۱۹۰۷ء۔ کشفی حالت میں قرآن مجلّد دیکھا۔ اسکی جلد پر شیرازہ کے قریب لکھا ہوا تھا سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ (بدر جلد ۶ نمبر ۱۶ ۱۹۰۷ء)

(۲۵۸) ۲۰؍ اپریل ۱۹۰۷ء رویا میں دیکھا۔ کہ بشیر احمد کھڑا ہے وہ ہاتھ سے شمال مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ زلزلہ اسطرف چلا گیا (بدر جلد ۶ نمبر ۱۸ ۱۹۰۷ء)

(۲۵۹) ۱۱؍ مئی ۱۹۰۷ء رؤیا مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کو دیکھا۔ کہ وہ ہمارے مکان میں ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہیں مینے اپنے کسی آدمی کو کہا۔ کہ مولوی صاحب کو خاطر داری سے کھانا کھلانا چاہیئے۔ انکو کوئی تکلیف نہو (بدر جلد ۶ نمبر ۲۰ ۱۹۰۷ء)

(۲۶۰) ۱۲؍ مئی ۱۹۰۷ء (یکشنبہ) کشف آج ایک شخص مجھے کشفی طور پر دکھلایا گیا۔ مگر

میں اسکی شکل بھول گیا۔ صرف یہ یاد رہا۔ کہ وہ ایک سخت دشمن ہے۔ جو اپنی تقریروں اور تحریروں میں گالیاں دیتا ہے۔ اور سخت بدزبانی کرتا ہے بعد اسکے الہام ہوا

بدی کا بدلہ بدی ہے اسکو پلیگ ہو گئی

بعد اسکے مجھے دکھلایا گیا۔ کہ ملک میں بہت غفلت اور گناہ اور شوخی پھیل گئی ہے۔ اور لوگ تکذیب سے باز آنیوالے نہیں۔ جب تک خدا اپنا قوی ہاتھ نہ دکھلاوے۔ بعد اسکے الہام ہوا

اسکا نتیجہ سخت طاعون ہے جو ملک میں پھیلیگی ویل یومئذ للمکذبین [illegible]

(۲۶۱) ۱۸ مئی ۱۹۰۷ء ظہر۔ فرمایا۔ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ بادل چڑھا ہے میں ڈر رہا ہوں مگر کسی نے کہا کہ تمہارے لئے مبارک ہو (الحکم جلد ۱۱ ... ۱۹۰۷ء)

(۲۶۲) ۴ جولائی ۱۹۰۷ء فرمایا۔ کہ آج دو بجے دن کے مجھے خیال آیا۔ کہ ہمارے گھر کے آدمی اب شاید امرتسر پہنچ گئے ہونگے۔ اور یہ بھی خیال تھا کہ امن و امان سے لاہور میں پہنچ جاویں تب اس خیال کے ساتھ ہی کچھ غنودگی ہوئی۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ نخود کی دال میرے سامنے پڑی ہے۔ اور اس میں کشمش کے دانے قریباً اسی قدر ہیں۔ اور میں اس میں سے کشمش کے دانے کھا رہا ہوں۔ اور میرے دل میں خیال گزر رہا ہے۔ کہ یہ انکی حالت کا نمونہ ہے۔ اور دال سے مراد کچھ رنج اور ناخوشی ہے۔ کہ سفر میں انکو پیش آئی ہے یا آنیوالی ہے پھر اسی حالت میں میری طبیعت الہام الٰہی کی طرف منتقل ہو گئی۔ اور اس بارے میں الہام ہوا

خیر لہم۔ خیر لہم (بدر جلد ۶ نمبر ۲۸ ۱۹۰۷ء)

(۲۶۳) ۱۲ جولائی ۱۹۰۷ء دیکھا کہ میرے مقابل پر کسی آدمی نے یا چند آدمیوں نے پتنگ چڑھائی ہے۔ اور وہ پتنگ ٹوٹ گئی۔ اور میں نے اسکو زمین کی طرف گرتے دیکھا پھر کسی نے کہا

غلام احمد کی جے یعنی فتح (بدر جلد ۶ نمبر ۲۹ ۱۹۰۷ء)

(۲۶۴) ۲۰ جولائی ۱۹۰۷ء کشفی رنگ میں مغز بادام دکھائے گئے۔ اور کشف کا غلبہ اسقدر تھا کہ میں اٹھا کر بادام لوں (بدر جلد ۶ نمبر ۳۰ ۱۹۰۷ء)

(۲۶۵) ۲۰ جولائی ۱۹۰۷ء خواب میں دیکھا۔ کہ میں نے ایک عورت کو تین روپے دئے ہیں۔ اور اسے کہتا ہوں۔ کہ کفن کے لئے میں آپ دونگا۔ گویا کوئی مر گیا ہے اور اسکی تجہیز اور تکفین کے لئے طیاری کی ہے (بدر جلد ۶ نمبر ۳۱ ۱۹۰۷ء)

(۲۶۶) ۱۸ اگست ۱۹۰۷ء صبح نماز سے پہلے کشف میں دیکھا کہ

ایک بڑا ستارہ ٹوٹا ہے جو خوب زور سے چمکتا ہوا شمال مشرق کی جانب

سے سید حامد شاہ تک آگ گرم ہو گیا ہے (بدر جلد ۶ نمبر ۳۴ ۱۹۰۷ء)

(۲۶۷) ۱۸ ستمبر ۱۹۰۷ء رؤیا فرمایا چند روز ہوئے میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا تھا کہ وہ مرتدین میں داخل ہو گیا ہے میں اسکے پاس گیا۔ وہ ایک سنجیدہ آدمی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا۔ کہ یہ کیا ہوا۔ اسنے کہا کہ مصلحت وقت ہے (بدر جلد ۶ نمبر ۳۸ ۱۹۰۷ء)

(۲۶۸) ۱۸ ستمبر ۱۹۰۷ء۔ فرمایا بعض متوحش خوابیں بھی ہیں جیسا کہ بعض کو قبرستان میں دفن کیا۔ ایک گوسپند مسلوخ دیکھا (بدر جلد ۶ نمبر ۴۸ ۱۹۰۷ء)

(۲۶۹) ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء رؤیا کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک نہایت خوبصورت کاغذ میرے ہاتھ میں ہے جس پر کوئی پچاس ساٹھ سطریں لکھی ہوئی ہیں میں نے اسکو پڑھا ہے۔ مگر اس میں سے یہ فقرہ مجھے یاد رہا ہے کہ

یا عبد اللہ انّی معک

یعنے اے خدا کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور اسکو پڑھکر مجھے اتنی خوشی ہوئی۔ کہ گویا خدا کو دیکھ لیا (الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۵ ۱۹۰۷ء)

(۲۷۰) ۵ جنوری ۱۹۰۸ء مرحوم امیر خان کی بیوہ جس دن اسکا خاوند فوت ہؤا میں نے دیکھا۔ کہ اس بیوہ کی پیشانی پر ۵۔ یا ۶۔ یا ۷ کا عدد لکھا ہؤا ہے میں نے وہ مٹا دیا۔ اور اسکی جگہ اسکی پیشانی پر ۲ کا عدد لکھدیا ہے (بدر جلد ۷ نمبر ۳ ۱۹۰۷ء)

باب نمبر ۱۰

(نوٹ) اگر مندرجہ بالا کشوف کے علاوہ کسی بھائی کو کوئی کشف حضرت مسیح موعود کا معلوم ہو تو بتائے پر آئندہ تصانیف میں درج ہو سکتا ہے۔

تعبیر نامہ خواب

فرمودہ

حضرت مسیح موعودؑ

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ کہ خوابوں کی تعبیر ہر ایک کے حال کے موافق مختلف ہؤا کرتی ہے۔ ایکدفعہ ابن سیرین کے پاس ایک شخص آیا۔ اور بیان کیا کہ مینے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کوڑے کے ڈھیر پر ننگا کھڑا ہوں۔ ابن سیرین نے کہا۔ کہ اگر کوئی اور شخص کافر یا فاسق اس خواب کو بیان کرتا۔ تو میں اسکی تعبیر اور بیان کرتا۔ مگر تو اس تعبیر کے لائق نہیں ہے اسلئے سُن کہ کوڑے اور کھاد سے مراد تو دنیا ہے۔ کہ جس میں تو موجود زندہ ہے۔ اور ننگے ہونے سے مراد یہ ہے۔ کہ تیرے صفات حسنہ سب لوگوں پر کھلے ہیں۔ کیونکہ ننگا ہونے سے انسان کا سب ظاہر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح لوگ تیری خوبیاں دیکھ رہے ہیں۔ تو مطلب اس سے یہ ہے۔ کہ صالح آدمی کے خواب کی تعبیر اور ہوتی ہے۔ اور شقی کی اور (تقریر حضرت مسیح موعودؑ ۳۱ر دسمبر ۱۹۰۲ء بروز چہار شنبہ مندرجہ اخبار البدر جلد اول نمبر ۱۱ صفحہ ۸۴ مطبوعہ ۹ر جنوری ۱۹۰۳ء)

ایک صحابیؓ نے سوال کیا۔ کہ خواب کے کتنے اقسام ہیں حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ کہ تین قسمیں خوابوں کی ہوتی ہیں۔ ایک نفسانی اور ایک شیطانی اور ایک رحمانی۔ نفسانی جیسے بلی کو چھیچھڑوں کے خواب۔ شیطانی وہ جس میں ڈرانا اور وحشت ہو۔ رحمانی خواب خدا کی طرف سے پیغام ہوتے ہیں۔ اور اُنکا ثبوت صرف تجربہ ہے۔ اور یہ خدا کی باتیں ہیں۔ جو کہ اس دنیا سے بہت دور تر ہیں۔ اگر ہم اُنکے متعلق عقلی دلائل پر توجہ کریں۔ تو نہ دوسرا اُن سے سمجھ سکتا ہے۔ نہ ہم سمجھا سکتے ہیں۔ یہ خدا کی ہستی کے نشان ہیں۔ جو وہ غیب سے دل پر ڈالتا ہے۔ اور جب دیکھ لیتے ہیں۔ کہ ایک بات تبلائی گئی۔ اور وہ پوری ہوئی۔ تو پھر اسپر خود ہی اعتبار ہو جاتا ہے۔ اس عالم کے امور کا جو آلہ ہے۔ وہ اُسے شناخت نہیں کر سکتا۔ یہ روحانی امور ہیں۔ انہی سے اُنکو پہچانا جاوے۔ تو سمجھ آ جاتی ہے۔ اور خواب

اپنی صداقت پر آپ ہی گواہی دیتے ہیں۔ خدائی امور ایسے ہی ہوتے ہیں۔ کہ سمجھ میں نہیں آیا کرتے۔ اور اگر وہ آجاویں۔ تو پھر خدا بھی سمجھ میں آجاوے (اخبار البدر جلد دوم نمبر یکم و دوم صفحہ ۳ مطبوعہ ۲۳ و ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء)

بعض احباب نے اپنے رؤیا حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت مبارک میں سنائے حضورؑ نے فرمایا۔ کہ خواب بھی ایک اجمال ہوتا ہے۔ اور اسکی تعبیر صرف قیاسی ہوتی ہے۔ (البدر جلد دوم نمبر ۱۰ صفحہ ۷۵ مطبوعہ ۲۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

ایک شخص نے حضرت مسیح موعودؑ سے سوال کیا۔ کہ جب خواب بیان کیا جاتا ہے۔ تو یہ بات مشہور ہے۔ کہ سب سے اول جو تعبیر معبر کرے۔ وہی ہوا کرتی ہے۔ اور اسی بنا پر یہ کہا جاتا ہے۔ کہ ہر کس و ناکس کے سامنے خواب بیان نہ کرنا چاہیئے۔ حضورؑ نے فرمایا۔ جو خواب مبشر ہے۔ اسکا نتیجہ انذار نہیں ہوسکتا۔ اور جو منذر ہے وہ مبشر نہیں ہوسکتا۔ اسلئے یہ بات غلط ہے۔ کہ اگر مبشر کی تعبیر کوئی معبر منذر کی کرے۔ تو وہ منذر ہو جائیگا۔ اور منذر مبشر ہوجاویگا ہاں یہ بات درست ہے۔ کہ اگر کوئی منذر خواب آوے تو صدقہ خیرات اور دعا سے وہ بلا ٹلجاتی ہے (البدر جلد دوم نمبر ۱۵ صفحہ ۱۱۷ مورخہ یکم مئی ۱۹۰۳ء)

کسی کے نام سے بطور تفاعل کے فال پر سوال ہوا۔ حضورؑ نے فرمایا کہ یہ اکثر جگہ صحیح نکلتا ہے۔ آنحضرتؐ نے بھی تفاعل سے کام لیا ہے۔ ایکدفعہ میں گورداسپور مقدمہ پر جا رہا تھا۔ اور ایک شخص کو سزا ملنی تھی۔ میرے دل میں خیال تھا۔ کہ اسے سزا ہوگی یا نہیں کہ اتنے میں ایک لڑکا ایک بکری کے گلے میں رسی ڈال رہا تھا۔ اسنے رسی کا حلقہ بنا کر بکری کے گلے میں ڈالا۔ اور زور سے پکارا۔ کہ وہ پھنس گئی وہ پھنس گئی۔ مینے اس سے یہ نتیجہ نکالا۔ کہ اسے سزا ضرور ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اسی طرح ایکدفعہ سیر کو جا رہے تھے۔ اور دل میں پگٹ کا خیال تھا۔ کہ بڑا عظیم الشان مقابلہ ہے دیکھئے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ ایک شخص غیر از جماعت نے راستہ میں کہا کہ السلام علیکم مینے اس سے یہ نتیجہ نکالا۔ کہ ہماری فتح ہوگی (البدر جلد دوم نمبر ۱۵ صفحہ ۱۱۷ مورخہ یکم مئی ۱۹۰۳ء)

خواب کی تعبیر کا بہتر طریق

خواب کی تعبیر کا بہتر طریق خیالات کا معلوم کرنا ہے۔ کہ کس چیز میں کس شے کا گمان ہوسکتا ہے۔ اور اس سے کیا مقصود ہوا کرتا ہے۔ (۱) کبھی ایسا ہوا کرتا ہے۔ کہ مسمّٰی سے اسم کی طرف ذہن منتقل ہوتا

ہے۔ جیسے ایکمرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اپنے آپکو عقبہ بن رافعہ کے گھر میں دیکھا۔ اور اسی خواب میں کوئی شخص آپؐ کے پاس ابن طاب (ایک خاص قسم کے چھوارے) تازہ لایا۔ آنحضرتؐ نے اُسکی یہ تعبیر فرمائی۔ کہ ہم دنیا میں رفعت یعنے سرفرازی اور آخرت میں عافیت کے ساتھ رہینگے۔ اور ہمارا دین طیّب یعنی پاکیزہ ہوگا

(۲) کبھی دو چیزوں میں التزام ہوتا ہے۔ اور ملزوم سے لازم کی طرف ذہن منتقل ہو جاتا ہے جیسے کوئی شخص خواب میں اگر تلوار دیکھے۔ تو اسکی تعبیر قتال ہوگی

(۳) کبھی ایک وصف سے ایک ذات کی طرف جو اس وصف کے مناسب حال ہوتی ہے منتقل ہوتی ہے۔ جس طرح آنحضرتؐ نے دو شخصوں کو جن پر مال کی محبت غالب تھی۔ خواب میں سونے کے دو کنگن کی صورت میں دیکھا (البدر جلد دوم نمبر ۱۶ صفحہ ۱۲۷ مطبوعہ ۸ مئی ۱۹۰۳ء)

خواب کے اقسام

ایک نو وارد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ سے سوال کیا۔ کہ خواب کیا شے ہے۔ میرے خیال میں تو یہ صرف خیالات انسانی ہیں حقیقت میں کچھ نہیں فرمایا کہ خواب کی تین قسمیں ہیں۔ نفسانی۔ شیطانی۔ رحمانی نفسانی جس میں انسان کے اپنے نفس کے خیالات ہی متمثل ہو کر آتے ہیں۔ جیسے بلی کو چھیچھڑوں کے خواب۔ شیطانی وہ جس میں شیطانی اور شہوانی جذبات ہی نظر آویں۔ رحمانی وہ جس میں اللہ کی طرف سے خبریں دیجاتی ہیں۔ اور بشارتیں دیجاتی ہیں

(سوال) کیا کسی بدکار آدمی کو بھی نیک خواب آتی ہے

(جواب) فرمایا کہ ایک بدکار آدمی کو بھی نیک خواب آجاتی ہے۔ کیونکہ فطرتاً کوئی بد نہیں ہوتا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے ما خلقت الجنّ و الانس الا لیعبدون۔ تو جب عبادت کیواسطے سب کو پیدا کیا ہے۔ سب کی فطرت میں نیکی بھی رکھی ہے اور خواب نبوت کا حصہ بھی ہے۔ اگر یہ نمونہ ہر ایک کو نہ دیا جاتا تو پھر نبوت کے مفہوم کو سمجھنا تکلیف مالا یطاق ہو جاتا۔ اگر کسی کو علم غیب بتلایا جاتا۔ وہ ہرگز نہ سمجھ سکتا۔ بادشاہ مصر کا جو کہ کافر تھا اُسے سچی خواب آئی۔ مگر آجکل سچی خواب کا انکار در اصل خدا کا انکار ہے۔ اور اصل میں خدا ہے اور ضرور ہے۔ اُسی کی طرف سے بشارتیں ہوتی ہیں۔ اور نیک خوابیں آتی ہیں۔ اور وہ پوری بھی ہوتی ہیں۔ جس قدر انسان صدق اور راستی میں ترقی کرتا ہے۔ ویسے ہی نیک اور مبشر

رؤیا بھی آتے ہیں (البدر جلد دوم نمبر ۱۷ صفحہ ۱۲۹ مطبوعہ ۱۵ رمئی ۱۹۰۳ء)

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ کہ رؤیا کا معاملہ بھی عجیب ہے پرپیچ در پیچ بات ہوتی ہے اور الگ الگ رنگ ہوتا ہے۔ صحابہ کرام رضؓ کی شہادت کو آنحضرتؐ نے گائیوں کے ذبح ہونیکے رنگ میں دیکھا۔ حالانکہ خدا اسبات پر بھی قادر تھا۔ کہ خواب میں خاص صحابہؓ ہی کو دکھلا دیتا (البدر جلد دوم نمبر ۲۰ صفحہ ۱۵۴ مورخہ ۵ رجون ۱۹۰۳ء)

ایک شخص نے اپنا خواب عرض کیا۔ کہ فلاں آدمی نے مجھے خواب میں ایسا کہا۔ حضورؑ نے فرمایا کہ خواب کا تعیین ہمیشہ صحیح نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ جسکو خواب میں دیکھا جاتا ہے۔ اس سے مراد کوئی اور شخص ہوتا ہے (بدر جلد اول نمبر ۲۱ صفحہ ۲ مطبوعہ ۲۴ راگست ۱۹۰۵ء)

فرمایا لکھا ہے۔ کہ جب مبشر خواب دیکھو۔ تو اُسکے بعد جہانتک ہو سکے نہیں سونا چاہیئے (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۳ صفحہ ۹ کالم ۳ مطبوعہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء)

مگر اسبات کے لئے کہ مضمون خواب حیز قوت سے حد فعل میں آوے۔ بہت سی محنتیں درکار ہیں۔ خواب کے واقعات اس پانی سے مشابہ ہیں۔ کہ جو ہزاروں من مٹی کے نیچے زمین کی تہ میں واقعہ ہے۔ جس کے وجود میں تو کچھ شک نہیں۔ لیکن بہت سی جانکنی اور محنت چاہیئے۔ تا وہ مٹی پانی کے اوپر سے بکلی دور ہو جاوے۔ اور نیچے سے پانی شیرین اور مصفّا نکل آوے

"ہمت مردان مدد خدا" صدق اور وفا سے خدا کو طلب کرنا موجب فتحیابی ہے۔
والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا الخ (الحکم جلد ۵ نمبر ۳ صفحہ ۳ کالم ۳ مطبوعہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۱ء)

اسبات کا جواب کہ پورا پورا علم جیسے بیداری میں ہوتا ہے۔ خواب میں کیوں نہیں ہوتا اور خواب کے دیکھنے والا اپنی خواب کو خواب کیوں نہیں سمجھتا۔ واضح ہو۔ کہ خواب اُس حالت کا نام ہے۔ کہ جب بباعث غلبہ رطوبت مزاجی کہ جو دماغ پر طاری ہوتی ہے۔ حواس ظاہری و باطنی اپنے کاروبار معمول سے معطل ہو جاتے ہیں۔ پس جب خواب کو تعطل حواس لازم ہے۔ تو ناچار جو علم اور امتیاز بذریعہ حواس انسان کو حاصل ہوتا ہے۔ وہ حالت خواب میں بباعث تعطل حواس نہیں رہتا۔ کیونکہ جب حواس بوجہ غلبہ رطوبت مزاجی معطل ہو جاتے ہیں۔ تو بالضرورت اس فعل میں بھی فتور آ جاتا ہے۔ پھر بعلت اس فتور

کے انسان نہیں سمجھ سکتا۔ کہ میں خواب میں ہوں یا بیداری میں۔ لیکن ایک اور حالت ہوتی ہے۔ کہ جس سے ارباب طلب اور اصحاب سلوک کبھی متمتع اور محظوظ ہو جاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ بباعث دوام مراقبہ اور حضور اور استیلاء شوق و غلبہ محبت ایک حالت غیبت حواس انپر وارد ہو جاتی ہے۔ جسکا یہ باعث نہیں ہوتا۔ کہ دماغ پر رطوبت مستولی ہو بلکہ اسکا باعث صرف ذکر اور شہود کا استیلاء ہوتا ہے۔ اس حالت میں چونکہ تعطل حواس بہت کم ہوتا ہے۔ اس جہت سے انسان اس بات پر متنبہ ہوتا ہے۔ کہ وہ کسی قدر بیدار ہے۔ خواب میں نہیں اور نیز اپنے مکان اور اسکے تمام وضع پر بھی اطلاع رکھتا ہے۔ یعنی جس مکان میں ہے۔ اس مکان کو برابر شناخت کرتا ہے۔ ارد گرد کے لوگونکی آوازیں بھی سنتا ہے۔ اور کل مکان کو بچشم خود دیکھتا ہے۔ صرف کسی قدر بہ جذبہ غیبی غیبت حس ہوتی ہے اور جو انسان خواب کی حالت میں اپنی رؤیا میں اپنے تئیں بیدار معلوم کرتا ہے یہ علم بذریعہ حواس نہیں۔ بلکہ اس علم کا منشاء صرف فقط روح ہے (الحکم جلد ۵ نمبر ۳ صفحہ ۴ کالم اول دوم مطبوعہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۱ء)

فرمایا۔ کہ ہر شخص کی خواب اسکی ہمت اور استعداد کے موافق ہوتی ہے۔ معبرین نے بھی لکھا ہے۔ خدا تعالے کا فیضان ظرف اور استعداد کے موافق ہوتا ہے خدا تو ایک ہی ہے لیکن جیسے روشنی صاف اور روشن چیز پر جیسے شیشہ ہے بہت صفائی سے پڑتی ہے اسی طرح پر خدائے تعالے کے فیضان کا حال ہے۔ ہمارے نبی کریمؐ کی ہمت بہت ہی بلند تھی اسلئے قرآن شریف جیسا کلام آپ پر نازل ہؤا۔ قرآن شریف میں خدا تعالے کی صاف تصویر نظر آتی ہے۔ اور اور کتابوں میں دھندلی سی روشنی پڑتی ہے (الحکم جلد ۶ نمبر ۲۸ صفحہ ۹-۱۰ مطبوعہ ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء)

ایک نوجوان نے عرض کی کہ میں اپنا خواب بیان کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا کل صبح کو بیان کرو مسنون طریق یہی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی صبح ہی کو خواب سُنا کرتے تھے (الحکم جلد ۶ نمبر ۲۸ صفحہ ۱۱ کالم ۲ مطبوعہ ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء)

اللہ تعالے نے وحی اور الہام کا مادہ ہر شخص میں رکھدیا ہے۔ کیونکہ اگر یہ مادہ نہ رکھا ہوتا۔ تو پھر حجت پوری نہ ہو سکتی اسلئے جو نبی آتا ہے۔ اسکی نبوت اور وحی و الہام کے سمجھنے کے لئے اللہ تعالے نے ہر شخص کی فطرت میں ایک ودیعت رکھی ہوئی ہے

اور وہ دولیت خواب ہے۔ اگر کسی کو کوئی خواب سچی کبھی نہ آئی ہو۔ تو وہ کیونکر مان سکتا ہے۔ کہ الہام اور وحی بھی کوئی چیز ہے۔ اور چونکہ خدا تعالےٰ کی یہ صفت ہے کہ لا یکلف اللہ نفسًا الا وسعہا اسلئے یہ مادہ اس نے سب میں رکھدیا ہے۔ میرا یہ مذہب ہے۔ کہ ایک بدکار اور فاسق فاجر کو بھی بعض وقت سچی رویا آجاتی ہے۔ اور کبھی کبھی کوئی الہام بھی ہو جاتا ہے۔ گو وہ شخص اس کیفیت سے کوئی فائدہ اٹھاوے یا نہ اٹھاوے۔ جبکہ کافر اور مومن دونوں کو سچی رؤیا آجاتی ہے۔ تو پھر سوال یہ ہے۔ کہ ان دونوں میں فرق کیا ہے؟ عظیم الشان فرق تو یہ ہے کہ کافر کی رؤیا بہت ہی کم سچی نکلتی ہے۔ اور مومن کی کثرت سے سچی نکلتی ہے۔ گویا پہلا فرق کثرت اور قلت کا ہے۔ دوسرے مومن کے لئے بشارت کا حصہ زیادہ ہے۔ جو کافر کی رویا میں نہیں ہوتا۔ سوم مومن کی رؤیا مصفا اور روشن ہوتی ہے۔ بجائیکہ کافر کی رؤیا مصفا نہیں ہوتی۔ چہارم۔ مومن کی رویا اعلیٰ درجہ کی ہوگی (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۱ صفحہ ۶ کالم ۳ مطبوعہ ۲۴ر اگست ۱۹۰۳ء)

خواب ہر ایک انسان کو عمر بھر میں کبھی مبشر اور کبھی وحشتناک ضرور آتے ہیں مگر وہی قضا مبرم اور فیصلہ کن نہیں ہوا کرتی۔ خدا تعالےٰ کی معرفت کا علم رکھنے والے جانتے ہیں کہ قضاء کبھی ٹل بھی جایا کرتی ہے۔ خواب کے حالات خواہ مبشر ہوں یا منذر دونوں صورتوں میں قضا معلق کے رنگ میں ہوا کرتے ہیں۔ انکے نتائج کے برلانے یا روکنے کے واسطے ضروری ہے۔ کہ انسان خدا تعالےٰ کے حضور دعا کرے۔ کہ اگر یہ امر میرے واسطے مفید اور تیری رضا کا موجب ہے۔ تو تو اسے جیسا مجھے خواب میں مبشر دکھایا ہے۔ ایسا ہی بشارت آمیز صورت میں پورا کر ورنہ منذر ہے۔ تو اُسکے خوفناک صورت سے اپنے آپکو حفاظت میں رکھنے کے لئے بھی استغفار اور توبہ کرتا ہے۔ اہلِ علم خوب جانتے ہیں کہ قضا ٹل جایا کرتی ہے۔ اسلئے انسان پوری تضرع خشوع خضوع اور حضور قلب سے اور سچی عاجزی فروتنی اور درد دل سے اس سے دعا کرے۔ خواب میں دیکھے ہوئے معاملات کے متعلق خواہ وہ کسی رنگ میں ہوں۔ دونوں صورتوں میں دعا کی ضرورت ہے (الحکم جلد ۴ نمبر ۱۴ صفحہ ۶ کالم ۱ مطبوعہ ۱۷ر اپریل ۱۹۰۰ء)

تعبیرین

(۱) ایک صاحب نے خواب سنایا۔ کہ اُسنے راتکو ہاتھی خواب میں دیکھا۔ اور یہ کہ حضرت اقدس ؑ اُسکے سر کو تیل لگا رہے ہیں۔

(تعبیر) حضرت اقدس ؑ نے تعبیر فرمائی کہ رات کے وقت ہاتھی دیکھنا عمدہ ہوتا ہے۔ اور یہ تیل لگانا بھی زینت ہے۔ یہ بھی اچھا ہے (اخبار البدر جلد اول نمبر سوم صفحہ ۲۱ مطبوعہ ۱۳ر شعبان ۱۳۲۰ھ)

(۲) ایک صاحب نے ایک خواب سنایا۔ کہ ایک شخص اُسے گالیاں دے رہا ہے

(تعبیر) حضرت اقدس ؑ نے تعبیر فرمائی۔ کہ جو شخص خواب میں گالی دینے والا ہوتا ہے۔ وہ مغلوب ہوتا ہے۔ اور جس کو گالی دیجاتی ہے وہ غالب ہوتا ہے (اخبار البدر جلد اول نمبر چہارم صفحہ ۲۵ مطبوعہ ۲۰ر شعبان ۱۳۲۰ھ)

(۳) بجلی چمکنے کی یہ تعبیر ہوتی ہے کہ وہاں آبادی ہوگی (" " نمبر ۸ صفحہ ۵۹ مطبوعہ ۱۸ر رمضان ۱۳۲۰ھ)

(۴) ایک صاحب نے خواب سنایا کہ حضرت مسیح موعود ؑ ہاتھی پر سوار ہیں۔ اور وہ آپ کے حکم میں چلتا ہے

(تعبیر) حضرت مسیح موعود ؑ نے فرمایا۔ کہ جو ہاتھی مینے خواب میں دیکھا تھا۔ اسکی بھی ایسی ہی حالت تھی۔ اور اس سے مراد طاعون ہے کہ ہم اسپر سوار ہیں (اخبار البدر جلد اول نمبر ۹ صفحہ ۶۸ ۲۵ر رمضان ۱۳۲۰ھ)

(۵) ایک شخص نے خواب میں میسنی روئی دیکھی

(تعبیر) اسکی تعبیر میں فرمایا۔ کہ اس سے مراد کچھ تکلیف ہے (اخبار البدر جلد اول نمبر ۹ " " ")

(۶) ایک صحابی ؓ نے ایک خواب سنائی جس میں دیکھا کہ زلزلہ آیا ہوا ہے۔

(تعبیر) فرمایا کہ یہی طاعون زلزلہ ہے (اخبار البدر جلد اول نمبر ۹ صفحہ ۶۸ مطبوعہ ۲۵ر رمضان ۱۳۲۰ھ)

(۷) ناموں کی نسبت حضور نے فرمایا کہ خوابوں میں ناموں کے الفاظ پر بڑا مدار ہوتا ہے۔ تفاول کیواسطے ہمیشہ نام کے معانی کی طرف غور کرنی چاہیئے لمبا سلسلہ نہ دیکھے نام کو دیکھے

(۸) خواب میں دشمن سے بھاگنا

(تعبیر) فرمایا کہ اسکے یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ دشمن پر فتح ہوگی۔ اسکی نظیر میں معبروں نے موسیٰ کے قصے کو پیش کیا ہے۔ کہ موسیٰ فرعون سے بھاگے وہ دشمن تھا۔ انجام کار آپ ہی فرعون پر غالب آئے (اخبار البدر جلد اول نمبر ۱۱ صفحہ ۸۲ مطبوعہ ۹ر جنوری ۱۹۰۳ء)

(۹) خواب میں نماز پڑھنے اور شیرینی کھانیکی تعبیر

(تعبیر) فرمایا اسکے یہ معنے ہیں کہ خدا تعالےٰ کسی وقت چاہیگا۔ تو نماز میں حلاوت عطا کریگا

(۱۰) تبّت یدا ابی لهب خواب میں پڑھنی

(تعبیر) حضورؑ نے فرمایا۔ کہ کسی دشمن پر فتح ہوگی (البدر جلد اول نمبر ۱۱ صفحہ ۸۴ مطبوعہ ۹ر جنوری ۱۹۰۳ء)

(۱۱) ایک صاحب نے خواب میں انگوٹھی دیکھی

(تعبیر) فرمایا۔ کہ انگوٹھی سے مراد یہ ہے کہ انسان اُسی حلقہ میں آجاتا ہے (البدر جلد اول نمبر ۱۱ صـ ۸۶ مطبوعہ ۹ر جنوری ۱۹۰۳ء)

(۱۲) ایک صاحب نے خواب سنائی جس میں ایک مردہ نے اُنکو اُنکی موت کی خبر دی تھی۔ اور یہ خواب بیعت سے پیشتر آئی تھی

(تعبیر) حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ کہ جو بیعت کرتا ہے اسپر بھی ایک موت ہی آتی ہے خوابوں میں موت سے مراد موت ہی نہیں ہوا کرتی۔ اور بھی موت کے بہت سے معنے ہیں۔ خدا کو کوئی نہیں پا سکتا جب تک اسکی اول زندگی پر موت نہ آوے (البدر جلد دوم نمبر ۱ و ۲ صفحہ ۳۔ مطبوعہ ۲۳ و ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء)

(۱۳) خواب میں دریا دیکھنا

(تعبیر) فرمایا کہ جو معارف اور علم رکھتا ہو اُسے دریا سے بھی تعبیر کیا کرتے ہیں (ایضاً)

(۱۴) خواب میں ابابیل دیکھنا

(تعبیر) ابابیل سے مراد وہ جماعت اور لوگ جو کہ اس سے فیوض حاصل کرتے ہیں (البدر جلد ۲ نمبر ۱ و ۲ صفحہ ۳ مطبوعہ ۲۳ و ۳۰ر جنوری ۱۹۰۳ء)

(۱۵) خواب میں اپنا ختنہ کرنا

(تعبیر) تقوےٰ کا طریق اختیار کرنا ہے۔ اس سے مراد شہوات کا کاٹنا ہے (البدر جلد ۲ نمبر ۳ صفحہ ۱۸ مطبوعہ ۶ر فروری ۱۹۰۳ء)

(۱۶) خواب میں قیامت کی خبر سننا

(تعبیر) اس سے مراد یہ ہے۔ کہ دینداروں کی فتح ہوگی۔ اور دشمنوں کو ذلت کیونکہ قیامت کو بھی یہی ہونا ہے قرآن شریف میں ہے فریق فی الجنة و فریق فی السعیر اسی دن ہوگا دنیا کی رنگا رنگ کی وبائیں بھی قیامت ہی ہیں (البدر جلد ۲ نمبر ۳ صفحہ ۱۸ مطبوعہ ۶ر فروری ۱۹۰۳ء)

(۱۷) مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کیا۔ کہ رات کو مینے خواب دیکھا۔ کہ سلطان احمدؓ صاحب آئے ہوئے ہیں

(تعبیر) فرمایا اس سے مراد یہ ہے۔ کہ خدا کی طرف سے کوئی نشان ظاہر ہو گا۔ سلطان سے مراد براہین اور نشان ہُوا کرتا ہے (البدر۔ جلد دوم نمبر۵ صفحہ ۳۷ مطبوعہ ۲۰ر فروری ۱۹۰۳ء)

(۱۸) فرمایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ ایک شخص قولنج کی بیماری میں مبتلا تھا۔ اُسے خواب میں کسی نے دیکھا۔ کہ وہ مرگیا ہے

(تعبیر) مینے اسکی تعبیر کی کہ وہ اچھا ہو جاویگا۔ آخر وہ اچھا ہوگیا (البدر جلد دوم نمبر۶ صفحہ ۴۳ مطبوعہ ۲۷ر فروری ۱۹۰۳ء)

(۱۹) ایک صاحب نے عرض کی۔ کہ خواب میں مینے اپنی مونچھوں کو کترے ہوئے دیکھا ہے

(تعبیر) فرمایا کہ لبوں کے کترنے سے مراد انکساری اور تواضع ہے۔ زیادہ لب رکھنا تکبّر کی علامت ہے جیسے انگریز اور سکھ وغیرہ رکھتے ہیں پیغمبر خدا نے اسی لئے اسے منع کیا ہے کہ متکبّر نہ رہے اسلام تو تواضع سکھاتا ہے۔ جو خواب میں دیکھے۔ تو اس میں فروتنی بڑھ جائیگی (البدر جلد دوم نمبر۸ صفحہ ۶۰ مطبوعہ ۱۳ر مارچ ۱۹۰۳ء)

(۲۰) ایک شخص کی خواب پر فرمایا۔ کہ مبصرین نے لکھا ہے۔ کہ اگر وبائی جگہ پر کوئی مامور یا نبی آ گیا ہُوا دیکھا جاوے۔ تو جاننا چاہیئے کہ وہاں آرام ہوگا۔ کیونکہ وہ لوگ خدا کی رحمت ساتھ لاتے ہیں (البدر جلد دوم نمبر۹ صفحہ ۶۵ مطبوعہ ۲۰ر مارچ ۱۹۰۳ء)

(۲۱) ایک نے خواب بیان کیا۔ کہ کان میں اسنے کچھ بات سُنی ہے

(تعبیر) فرمایا کہ دایاں کان دین ہوتا ہے۔ اور بایاں دنیا کان میں بات کا ہونا بشارت پر محمول کیا جاتا ہے (البدر جلد دوم نمبر۹ صفحہ ۶۸ مطبوعہ ۲۰ر مارچ ۱۹۰۳ء)

(۲۲) خواب میں کتا دیکھنا

(تعبیر) فرمایا کتے سے مراد ایک طماع آدمی ہے کہ تھوڑی سی بات پر راضی اور تھوڑی سی بات پر ناراض ہو جاتے ہیں (البدر جلد۲ نمبر۱۰ صفحہ ۷۷۔ ۲۷ر مارچ ۱۹۰۳ء)

(۲۳) بندر دیکھنا

(تعبیر) فرمایا۔ بندر سے مراد ایک مسخ شدہ آدمی ہے (البدر جلد دوم نمبر۱۰ صفحہ ۷۴ مطبوعہ ۲۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

(۲۴) دانت

(تعبیر) فرمایا کہ دانت کی داڑھ نکلکر اگر کاغذ کی نظر آوے۔ تو خطرناک ہوا کرتی ہے۔ دانت اگر ٹوٹ کر ہاتھ میں ہے تو عمدہ ہے (البدر جلد ۲ نمبر ۱۰ صفحہ ۷۴ مطبوعہ ۲۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

(۲۵) خواب میں اگر ایک کسی مسلمان کو چاندی دے

(تعبیر) تو اسکی تعبیر یہ ہوتی ہے۔ کہ اسے اسلام سے محبت ہے۔ اور وہ مسلمان ہو جاویگا (البدر جلد دوم نمبر ۳۱ صفحہ ۲۴۱ مطبوعہ ۲۱ اگست ۱۹۰۳ء)

(۲۶) ایک طالبعلم نے اپنا خواب سنایا جس میں اسنے قرآن مجید سے سورہ تبارك الذی اور عم یتسالون نکالکر حضورؑ کو دکھلائیں

(تعبیر) فرمایا کہ مبشر ہے تبارك الذی سے مراد برکات الٰہی ہیں۔ اور عم یتسالون سے مراد اسوقت کے منکرین کے اعتراضات ہیں (بدر جلد اول نمبر ۸ صفحہ ۷ مطبوعہ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء)

(۲۷) مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنا ایک خواب عرض کیا کہ میرے کپڑے کو ایسا معلوم ہوا کہ گویا آگ لگ گئی ہے۔ پانی ڈالا تو کپڑا بالکل صاف نکل آیا۔ گویا اسکو کچھ آنچ نہ پہنچی تھی (مولوی صاحب کے والد صاحب بیمار تھے)

(تعبیر) حضرتؑ نے فرمایا انکی صحت کی طرف اشارہ ہے (بدر جلد اول نمبر ۱۶ صفحہ ۳ مطبوعہ ۲۰ جولائی ۱۹۰۵ء)

(۲۸) منشی رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر دہلی کے خواب کی تعبیر میں فرمایا۔ کہ نماز عید شہر میں پڑھنا بہت بڑی کامیابی ہے (الحکم جلد ۲ نمبر ۲ صفحہ ۲ مطبوعہ ۶ مارچ ۱۸۹۸ء)

(۲۹) فرمایا کہ خواب میں دانت اگر ہاتھ سے گر ایا جاوے تو وہ منذر ہوتا ہے۔ ورنہ مبشر (الحکم جلد ۲ نمبر ۲۲-۲۳ صفحہ ۱۰ مطبوعہ ۲۶ و ۱۳ اگست ۱۸۹۸ء)

(۳۰) فرمایا تعبیر الرؤیا میں یہ صاف لکھا ہے۔ کہ جو لوگ ماموریں کو بری صورت میں دیکھتے ہیں وہ لوگ اپنی پردہ دری کراتے ہیں (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۸ صفحہ ۸ کالم ۳ مطبوعہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

(۳۱) جوان عورت خواب میں دیکھنا

فرمایا۔ جوان عورت اگر خواب میں دیکھی جاوے تو اس سے مراد دنیا کے اقبال اور فتوحات ہوتے ہیں۔ خواہ کسی قوم کی ہو (الحکم جلد ۸ نمبر ۲۲ صفحہ ۱۲ کالم ۱ مطبوعہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۴ء)

(۳۲) مردہ کو کلمہ پڑھتے سننا

(تعبیر) دین کا دوبارہ سرسبز ہونا (البدر جلد ۲ نمبر ۱۴ صفحہ ۱۰۸ کالم ۲ مطبوعہ ۲۴ر اپریل ۱۹۰۳ء)

(۳۳) بڑ کا دیکھنا

(تعبیر) بڑ یعنے بوہڑ کے درخت سے مراد نصاریٰ کا دین ہے۔ کہ جس کی عظمت اور سرکشی تو بہت ہے مگر پھل ندارد (البدر جلد ۲ نمبر ۱۴ صفحہ ۱۰۸ کالم ۲ مطبوعہ ۲۴ر اپریل ۱۹۰۳ء)

(۳۴) والدہ کا زندہ ہونا یا کسی اور مردہ کا زندہ ہونا

(تعبیر) کسی مردہ امر کا زندہ ہونا ہے (البدر جلد ۲ نمبر ۲۱ صفحہ ۱۶۲ کالم ۲ مطبوعہ ۱۲ر جون ۱۹۰۳ء)

ضروری اطّلاع

اِس نایاب کتاب کے بعد انشاء اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود ع کی مکمل ڈائری بترتیب تاریخ شائع ہوگی۔ اور ساتھ ہی اُسکے حضور مغفور ع کی جملہ کتب کا انڈکس کتابی صورت میں اور پھر اس انڈکس کا مضامین کے لحاظ سے انڈکس شایع کرنیکا ارادہ ہے احباب سے کوئی چندہ یا ڈونیشن طلب نہیں کیا جاتا۔ صرف اتنی ہی عرض ہے کہ مؤلّف کی حوصلہ افزائی کے لئے ان واجبی قیمت کی کتابوں کی خریداری فرماکر اس سلسلہ تالیفات میں مدد دیں۔ میں کسی سے اس دینی خدمت کے لئے کسی قسم کی اُجرت کا خواستگار نہیں۔ جو احباب میری اس ناچیز خدمت کو کسی عوضانہ کا مستحق خیال فرماویں وہ میرے اور میری بیوی بچوں کے لئے صالح خادمِ دین اور ہم سب کا انجام بخیر ہونے کے لئے دعا فرماویں اور یہی ہمارے لئے کافی ہے۔ والسلام

خاکسار

محمد منظور الٰہی احمدی جنجوعہ خادمِ مسیح موعود ع

لاہور
احمدیہ بلڈنگس

جولائی ۱۹۱۳ء

حضرت مسیح موعودؑ کے پاک کلمات کے قدردان خاص توجہ کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ارشاد حضرت اقدسؑ

(دربارہ ریویو آف ریلیجنز)

چونکہ ہماری تمام جماعت کو معلوم ہوگا کہ اصل غرض خدا تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے کہ جو جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائی ہیں انکو دور کرکے دنیا کے عام لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جائے اور اس غرض مذکورہ بالا کو جسکو دوسرے لفظوں میں احادیث صحیحہ میں کسرِ صلیب کے نام سے یاد کیا گیا ہے پورا کیا جائے اس لئے اور انہیں اغراض کے پورا کرنے کے لئے رسالہ انگریزی جاری کیا گیا ہے جس کا شیوع یعنی شائع ہونا امریکہ اور یورپ کے اکثر حصوں میں بخوبی ثابت ہو چکا ہے اور بہت سے دلوں پر اثر ہونا شروع ہو گیا ہے بلکہ امید سے زیادہ اس رسالہ کی شہرت ہو چکی ہے اور لوگ نہایت سرگرم شوق سے اس رسالہ کے منتظر پائے جاتے ہیں لیکن ابتک اس رسالہ کے شائع کرنے کے لئے مستقل سرمایہ کا انتظام کافی نہیں۔ اگر خدا نخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ اس سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہوگا اس لئے میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اسوقت توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد میں جہانتک ان سے ممکن ہے اپنی ہمت دکھلاویں دنیا جائے گذشتنی و گذاشتنی ہے اور جب انسان ایک ضروری وقت میں ایک نیک کام کے بجالانے میں پوری کوشش نہیں کرتا تو پھر وہ گیا ہوا وقت ہاتھ نہیں آتا اور خود میں دیکھتا ہوں کہ بہت سا حصہ عمر کا گذار چکا ہوں اور الہام الٰہی اور قیاس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ باقیماندہ تھوڑا سا حصہ ہے پس جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کریگا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اسکے مال میں کچھ کمی آجائیگی۔ بلکہ اسکے مال میں برکت ہوگی پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کرکے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمتگذاری کا ہے پھر بعد اسکے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اسوقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے

کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے اُمتیں انتظار کر رہی تھیں۔ اور ہر روز خدا تعالےٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالےٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائیگا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کریگا یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبّت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبّت کرو۔ اور خدا سے بھی صرف ایک سے محبّت کر سکتے ہو پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبّت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبّت کر کے اسکی راہ میں مال خرچ کریگا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اسکے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دیجاویگی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے پس جو شخص خدا کیلئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائیگا لیکن جو شخص مال سے محبّت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئیگا۔ یہ خیال مت کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو۔ کہ تم کوئی حصہ مال کا دیکر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لاکر خدا تعالیٰ اور اسکے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو۔ بلکہ یہ اس کا احسان ہی کہ تمہیں اس خدمت کیلئے بلاتا ہے۔ اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اس خدمت کے ساتھ دوسری خدمات میں بھی سُست مت ہو بہت نادان وہ شخص ہے کہ وہ اگر کوئی نیکی کرتا ہے تو اس طرح پر کہ ایک نیکی میں فتور ڈالکر دوسری نیکی بجالاتا ہے وہ خدا کے نزدیک کچھ چیز نہیں بلکہ تم ان نیکیوں اور خدمتوں کو بھی اپنے دستور کے مطابق بجالاؤ اور یہ نئی خدمت جو بتائی جاتی ہے اسمیں بھی پوری کوشش کا نمونہ دکھاؤ۔ اگر اس رسالہ کی اعانت کیلئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہکر اس بارہ میں کوشش کریں تو اسقدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔ سو اے جماعت کے سچّے مخلصو! خدا تمہارے ساتھ ہو تم اس کام کیلئے ہمّت کرو۔ خدا تعالےٰ آپ تمہارے دلوں میں القا کرے کہ یہی وقت ہمّت کا ہے اب اس سے زیادہ کیا لکھوں خدا تعالےٰ آپ لوگوں کو توفیق دیوے۔ آمین ثم آمین ✤

الراقم خاکسار میرزا غلام احمد